قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

شرحِ حدائقِ بخشش

شارح

عمدۃ الشارحین علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

مکتبہ وقار الملت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحقائق فی الحدائق

المعروف

شرح قصیدہ معراجیہ

اعلیٰ حضرت

جلد دہم

شارح عمدۃ الشارحین علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ناشر مکتبہ وقار الملت نزد لکی گراؤنڈ، کراچی پاکستان

Marfat.com

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سلسلہ مطبوعات نمبر۔۴

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— الحقائق فی الحدائق (جلد دھم)
المعروف شرح قصیدہ معراجیہ

مصنف ——— حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

ضخامت ——— ۲۲۴ صفحات

تعداد ——— ۱۰۰۰

سن اشاعت ——— مارچ ۱۹۹۷ء۔ شوال ۱۴۱۷ھ

ہدیہ ———

☆☆ ——— ناشر ——— ☆☆

مکتبہ وقار الملت کراچی

این پی۔ ۴'۳'۲'۱'، نزد کلری گراؤنڈ' نواب مہابت خانجی روڈ
کراچی' پاکستان۔ فون نمبر۔

......ملنے کے پتے

☆☆ ضیاء الدین پبلیکیشنز' کراچی۔

☆☆ حنفیہ پاک پبلیکیشنز' کراچی۔

☆☆ مکتبہ اویسیہ رضویہ' (سیرانی روڈ) بہاول پور۔

☆☆ مکتبہ رضویہ' آرام باغ روڈ' کراچی۔

☆☆ رضا دار الاشاعت' گنج بخش روڈ' لاہور۔

Marfat.com

تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عصر حاضر کی ایک ایسی علمی شخصیت ہیں کہ جن کے متعلق اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا اور لکھا جا رہا ہے' دنیا کی عظیم درسگاہوں سے محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے کئی علمی گوشوں پر Ph-D کے مقالے لکھے گئے' ارباب علم و دانش نے پر مغز مقالے لکھ کر ڈگریاں حاصل کیں۔ ہر محقق نے اپنے مقالے میں بڑی عرق ریزی سے کام لیتے ہوئے محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے اس علمی گوشے کو بڑے عمدہ طریقہ سے نبھایا جو اس مقالہ کا عنوان تھا' نیز دنیا کی عظیم جامعات میں ہنوز اس پر کام ہو رہا ہے اور عظیم تر مقالے زیر تکمیل ہیں۔

آج تک جو کچھ فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق چھپا' موصوف کی سیرت کے کئی گوشے اجاگر ہوئے تاہم ایسے پہلو اب بھی تشنہ ہیں جن کی طرف اہل علم و دانش کی توجہ ابھی نہیں ہوئی۔

فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ جہاں اور فنون میں یکتائے روزگار مانے جاتے ہیں' شعر و سخن کی صنف میں بھی منفرد مزاج پائے جاتے ہیں' حدائق بخشش کی دونوں جلدیں اس پر گواہ ہیں۔ یوں تو امام اہلسنّت نے مختلف بحر و مختلف زمینوں میں نعتیں کہیں اور بڑی سنگلاخ زمینوں میں بھی نعتیں کہیں تاہم فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام میں "قصیدہ معراجیہ" ایک خاص انفرادیت کا حامل ہے۔

ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا کہ اس کا محرک ایک شاعر کا قصیدہ معراجیہ تھا' وہ یوں کہ ایک صاحب حاضر بارگاہ رضویت ہوئے' اور اپنا قصیدہ معراجیہ سنانے کے ملتجی ہوئے' محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا' ابھی تو میرے پاس وقت نہیں آپ بعد نماز عصر تشریف لے آیئے' میں آپ کا قصیدہ سن لوں گا۔ شاعر محترم جب حاضر ہوئے تو فاضل بریلوی نے اسی اثناء میں ایک بہت ہی پر مغز قصیدہ معراجیہ کہہ لیا تھا' شاعر کا کلام سننے سے پہلے فرمایا' اس صنف میں' میں نے بھی کچھ کہا ہے

Marfat.com

اسے سن لیا جائے۔

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی زبان حق ترجمان سے برجستہ قصیدہ معراجیہ کے ۶۷ اشعار شاعر موصوف نے جب سنے' ان اشعار کی معنویت' لفظوں کا اتار چڑھاؤ' جملوں کی نشست و برخاست' حضور ﷺ کے ایک مختصر سفر کی جو تعریف ان اشعار میں سمو دی گئی تھی' کو سن کران پر سکتہ طاری ہو گیا اور وہ اپنا کلام سنائے بغیر فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی نشست سے چلے گئے۔ یہ حقیقت ہے کہ قصیدہ معراجیہ واقعات و معجزات کا مجموعہ نہیں بلکہ حضور ﷺ کی تعریف و توصیف میں ایک پروقار شب کی وہ منظر کشی کی گئی ہے کہ شعراء کی عقلیں دنگ اور حیران ہیں' یقین جانیے کہ گذشتہ صدی کے شعراء کے کلام پر صرف قصیدہ معراجیہ ہی کو رکھ دیا جائے تو بلاشبہ ان سب پر بھاری ہوگا۔

یوں تو شعری دنیا میں معراج شریف پر کئی قصیدے کہے گئے اور بلاشبہ محسن کاکوروی کا قصیدہ اپنے اندر بڑی گرانقدر معنویت رکھتا ہے' ایسا لگتا ہے کہ محسن کاکوروی نے بحیثیت شاعر پوری عقل و خرد کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی زندگی کا ایک ایسا شاہکار پیش کیا ہے جو قدر کی نگاہ سے آج تک دیکھا جاتا ہے مگر یہ عنوان اپنے اندر اتنی باریکیاں اور ایسی نزاکتیں رکھتا ہے کہ بڑے بڑے صاحب علم و فضل یہاں ٹھوکر کھا گئے۔ خود محسن کاکوروی بھی باوجود اتنی کاوشوں کے اپنے دامن کو نہ بچا سکے' مگر محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے باوجود تمام نزاکتوں کے' بلاشبہ کہا جاسکتا ہے کہ کہیں ٹھوکر نہیں کھائی۔ ملاحظہ ہو وہ قصیدہ کا آغاز یوں کرتے ہیں۔

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

اس میں ایک شعر ملاحظہ ہو جس پر گھنٹوں لکھا جا سکتا ہے۔

کمان امکاں کے جھوٹے نقطو! تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

اور یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ موسیٰ علیہ السلام بارگاہ ایزدی میں ملتجی ہیں کہ یا رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں' مگر نہ دیکھ پائے' اس منظر کو محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے یوں

Marfat.com

پیش کیا ہے' غور کیجئے کیسی نفاست ہے۔

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

معراج شریف کا سب سے نازک ترین پہلو جہاں بڑے بڑے صوفیاء غش کھا گئے' محدث بریلوی کتنی آسانی سے یہ کہتے ہوئے گزر گئے۔

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

قصیدہ معراجیہ کا تتمہ ملاحظہ فرمائیے کہ پڑھ کر دل باغ باغ ہو جائے۔

نبی رحمت' شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

اور اس کے بعد کہتے ہیں۔

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پرواہ ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے

نیز مخدوم و محترم استاذ العلماء' فاضل جلیل' شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ' بہاولپور' نے حدائق بخشش کی مکمل شرح تحریر فرمائی' صرف قصیدہ معراجیہ کی شرح پر تقریباً ۲۲۰ صفحات تحریر فرمائے جو ایک عظیم علمی کارنامہ ہے' علامہ موصوف نے قصیدہ معراجیہ کا ایک ایک شعر نقل فرما کر پہلے حل لغات پیش کیا اور اس کے بعد شعر کی بہترین اور پر مغز شرح تحریر فرمائی ہے۔ ایک ایک شعر کی شرح پر کئی کئی صفحات علامہ موصوف نے تحریر فرمائے' علمی دنیا میں بے شک یہ کام بھی ایک انفرادیت کا حامل ہے۔ اس شرح کے منظر عام پر آنے کے بعد ارباب علم و دانش کی نظر میں اس قصیدہ کی طلب اور بڑھ جائے گی۔

علامہ موصوف کی یہ بڑی گرانقدر خدمت ہے' اس پورے قصیدہ کی شرح کو پڑھ کر قارئین کو اندازہ ہوگا کہ محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی فکر عشق رسول' مدحت رسول میں کن بلندیوں پر ہے۔ ان کے مخالفین جو انہیں برا کہتے نہیں تھکتے' اس قصیدے کی معنویت پر ٹھنڈے دل سے نظر کریں تو ان پر منکشف ہوگا کہ وہ ان

Marfat.com

کے برابر تو کیا ان کی گرد تک نہیں پہنچ سکتے۔

رب کریم اپنی رحمت خاص اور اپنے پیارے حبیب کے صدقہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے مرقد پرانوار پر کروڑہا رحمتیں نازل فرمائے اور اس قصیدہ کے شارح حضرت علامہ اویسی صاحب قبلہ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ اس نعت کے بیشمار مخفی گوشوں کو موصوف نے اجاگر کیا۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

فقیر خاک پائے امام احمد رضا

سید شاہ تراب الحق قادری رضوی

خطیب میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی
بروز دوشنبہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
رَسُوْلِہِ الْاَعْلٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امّا بعد! حدائق بخشش میں قصیدہ معراجیہ شریف کی شرح مستقل طور پر ایک علیحدہ تصنیف کا رنگ اختیار کر گئی۔ اسی لیے ایک علیحدہ جلد میں شائع کیا جا رہا ہے۔ خداوندِ قدوس سے التجاء ہے کہ اسے حدائق بخشش کی طرح دوسری جلدوں سمیت جامۂ قبولیت عنایت فرمائے کہ میرے لیے توشۂ آخرت و موجب مغفرت اور مستفیدین کے لیے مشعلِ راہ ہدایت ثابت ہو (آمین)

بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
۸ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ بروز اتوار
بہاولپور۔ پاکستان

Marfat.com

قصیدۂ معراجیہ

تعارف

قارئین کرام یہ وہی قصیدۂ معراجیہ ہے کہ اُردو کے ایک مشہور نعت گو شاعر حضرت محسؔن کاکوروی نے ایک بار اپنا قصیدہ سنانے کے لیے حضرت رضاؔ کی بارگاہ میں بریلی حاضری دی ان کا قصیدہ بھی معراجیہ ہی تھا جس کا مطلع ہے۔

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لائی ہے صبا گنگا جل

ظہر کی نماز کے بعد حضرت محسؔن کاکوروی نے اس کے اشعار سنانے شروع کئے۔ ابھی دو ہی اشعار پڑھ سکے تھے کہ حضرت رضاؔ نے فرمایا کہ اب بس کیجیے عصر کی نماز کے بعد بقیہ اشعار سُنے جائیں گے۔ اسی ظہر و عصر کے درمیان آپ نے اپنا یہ قصیدہ معراجیہ کہا اور جب مجلس بیٹھی تو پہلے حضرت رضا نے اپنا قصیدہ سُنایا۔ اسے سُن کر حضرت محسن نے فرمایا۔ مولانا: اب بس کیجئے اس کے بعد میں اپنا قصیدہ نہیں سُنا سکتا۔"

محدث اعظم ہند حضرت مولانا سید محمد اشرفی کچھوچھوی بیان فرماتے ہیں کہ لکھنؤ کے ادیبوں کی ایک شاندار محفل میں اعلیٰحضرت کا قصیدہ معراجیہ میں نے اپنے مخصوص انداز میں پڑھ کر سنایا تو سب جھومنے لگے۔ میں نے اعلان کیا کہ اُردو ادب کے نقطۂ نظر سے میں ادیبوں کا فیصلہ اس قصیدہ کی زبان کے متعلق سُننا چاہتا ہوں۔ تو سب نے کہا" اس کی زبان تو کوثر و تسنیم کی دھلی ہوئی ہے۔

Marfat.com

اسی طرح کا ایک دوسرا واقعہ دھلی میں بھی پیش آیا تو سرآمد شعراء دہلی نے جواب دیا کہ "ہم سے کچھ نہ پوچھئے آپ عمر بھر پڑھتے رہیئے۔ ہم عمر بھر سنتے رہیں گے۔

معراجنامہ اس قصیدہ معراجیہ کے بارے میں جناب مرزا نظام الدین بیگ لکھتے ہیں کہ پیش نظر معراج نامہ قصیدے کے انداز میں ہے جس میں ۹۷ اشعار ہیں اس کی تکنیک ماقبل کے سارے معراجناموں سے بالکل مختلف جن کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں معراج کی روایات کا بیان نہیں ہے بلکہ یہ شب معراج کا تہنیت نامہ ہے جس میں بہجت آگین افکار کی نغمگی کا بہاؤ پورے قصیدے کو اپنے لپیٹ میں لیے ہوئے ہے۔

زبان اس کی زبان نہایت سادہ، شائستہ اور بامحاورہ ہے۔ روزمرہ کا ہر محل اور مناسب صرف قریب قریب ہر شعر میں نظر آتا ہے۔ زبان کی سلاست یہاں تک ملحوظ رہی گئی ہے کہ آیت کریمہ یا احادیث کی تلمیحات تک سے امکانی طور پر کلام کو بچانے کی کوشش کی گئی ہے جب کہ معراج کے ذکر میں ایسا کرنا بہت دشوار ہے۔ ایسا نہیں کہ امام موصوف کی فکر نے ان مقامات کو چھوا نہیں جہاں تلمیح کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ بلکہ ان مقامات کو ایسے سلیس انداز میں بیان کرتے ہیں جہاں اس کی ضرورت ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اور مطلب واضح ہو جاتا ہے مثلاً قاب قوسین کی ترجمانی دیکھئے۔

"محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل کمان حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے"

عربی اور فارسی کے ایسے الفاظ جو صوتی اعتبار سے سماعت پر گراں گزرتے

Marfat.com

میں بہت کم استعمال ہوئے ہیں۔ بیشتر خالص اردو کے مترنم الفاظ مصرعوں میں نگینے کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

خبر یہ تحویل مہر کی تھی کہ رُت سہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیب تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے
اٹھی جو گرد رہ منوّرہ وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل امنڈ کے جنگل ابل رہے تھے

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا کی زبان کی یہ شستگی مرئی اور غیر مرئی دونوں تھی۔ مرئی اس لحاظ سے کہ فن شاعری کے ذوق نے انہیں اساتذہ فن کے افکار سے آشنا کیا ہوگا ان کا زمانہ بہ اعتبار ترقی زبان کلاسیکی عہد ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں داغ دہلوی کی فصیح البیانی اور سحر طرازی کا طوطی بول رہا تھا کوئی وجہ نہیں کہ داغ کی شیریں بیانی امام موصوف کے گوش زمزمہ نیوش نہ ہوئی ہو جب کہ ان کے برادر خورد مولانا محمد حسن رضا کے شاگرد تھے۔ لہٰذا زبان کی سادگی اور صفائی پر بطور خاص ان کی توجہ رہی ہوگی۔

زبان کی سادگی غیر مرئی اس لحاظ سے کہہ رہا ہوں کہ ان کے تہنیت نامہ معراج میں مضامین کی آورد نہیں بلکہ آمد ہی آمد ہے۔ بیان میں تصنع کے بجائے خلوص کی کارفرمائی ہے۔ ان کی فکر شعری کے سوتے ذہن سے نہیں بلکہ قلب کی گہرائیوں سے پھوٹتے ہیں۔

اپنے معراج نامہ میں امام احمد رضا نے عروس فن کے لب و رخسار کو خالص اردو الفاظ اور بندشوں کے سامان آرائش سے سجایا ہے اور اس کاوش میں ایک ماہر فن کی چابک دستی کا پورا پورا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔

بہ الفاظ دیگر اس میں فن کے وہ تمام محاسن موجود ہیں جو ایک اچھے فن پارے

Marfat.com

میں ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

حسنِ کلام | بندشیں چست اور برمحل شریں الفاظ کا دروبست، تشبیہات کی سادگی، اور نکھار، استعارات کی جودت، لہجے میں گھلاوٹ اور وارفتگی، طرز ادا میں نفاست، جذبات میں خلوص اور بے ساختگی فکر میں رعنائی اور رفعت خیال کی شادابی اور طہارت، ان ہی عناصر کے امتزاج سے امام رضا کے تہنیت نامہ کے چہرہ کا غازہ تیار ہوا ہے۔ انداز بیاں کا نکھار ملاحظہ ہو۔

یہ جوشش نور کا اثر تھا کہ آب گوہر کمر کمر تھا
صفائے رہ پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

وہ ظل رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

یہ ان کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شے کا ہو رہا تھا
نجوم و افلاک جام و مینا اجالتے تھے کھنگالتے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا
گرہ میں کلیوں کے باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

بچا جو تلووں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

Marfat.com

منظر نگاری اس تہنیت نامہ میں سرور و نشاط کی کیفیت نے ایک متحرک بہاریہ فضا پیدا کر دی ہے. جس کی عکاسی امام احمد رضا نے نہایت وارفتہ اور پر کیف انداز میں کی ہے. ان کے لہجے کی گھلاوٹ کیف و مستی کے تصوراتی منظر کو ہماری آنکھوں کے سامنے مجسم کر دیتی ہے اور ہم اس کی سرمستیوں کے بہاؤ میں بہنے لگتے ہیں ملاحظہ ہو.

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
ادھر سے انوار ہنستے آتے ادھر سے نفحات اٹھ رہے تھے
وہ چھوٹ پڑتی تھی ان کے رخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی پھیلی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے.
نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے
خوشی کے بادل امنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمہ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آ رہے تھے.
یہ جھوما میزاب زر کا جھومر کہ آ رہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے
دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلاف مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے
پہاڑیوں کا وہ حسن تزئین وہ اونچی چوٹی وہ نازو تمکیں
صبا سے سبزے میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے
نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آب رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حباب تاباں کے تھل ٹکے تھے

Marfat.com

پرانا پر داغ ملگجا تھا اٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجوم تار نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بادلے تھے
خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

ملاحظہ کیجئے منظر کشی کتنی فطری ہے وارفتگی بیان میں رنگ بیان کہیں شوخ نہیں ہونے پاتا۔ پوری سنجیدگی کے ساتھ ایک لطیف نشاطیہ رو ہے جو پورے منظر پر چھائی ہوئی ہے۔ پرواز تخیل کا سنبھالا ہوا اور متوازن انداز ہے جو بیل بوٹے سجائے گئے ہیں ان میں مقامی بو باس ہے یعنی امام رضا کی IMEGERY میں ملکی رنگ پوری طرح غالب ہے جو اردو شاعری کا اپنا مزاج ہے۔

موسیقی شاعری اور موسیقی کا چولی دامن کا ساتھ ہے شعر میں موسیقی کا دارومدار بحر کے انتخاب پر منحصر ہے۔ امام رضا کے مزاج کی نغمگی ملاحظہ کیجئے اپنے تہنیت نامہ کے لیے جس بحر کا انتخاب کیا گیا ہے وہ بالذات مترنم بحر ہے اس تہنیت نامہ میں کوئی شعر ایسا نہیں جس میں موسیقی کا زیر و بم موجود نہ ہو۔ اس کے سانچے میں جو ہلکے پھلکے خالص اردو الفاظ جوڑے گئے ہیں ایک سیال نغمے میں ڈھل گئے ہیں چند مثالیں ملاحظہ ہوں

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے
براق کے نقش سم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن مہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے۔

Marfat.com

زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے۔

شاعرانہ نکتہ سنجی ان کے معراج نامہ میں شاعرانہ نکتہ سنجیوں کے ایسے فنکارانہ نمونے نظر آتے ہیں کہ ذوقِ جمال جھوم اٹھتا ہے۔ ان کو کسی خیال کی توجیہ شاعرانہ پیش کرنے کا بڑا پاکیزہ سلیقہ آتا ہے۔ یہ شعر ملاحظہ کیجئے۔

ستم کیا کیسی مت کٹی تھی قمر وہ خاک ان کے رہگزر کی
اٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ دیکھنا سب مٹے تھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال وجلال کی کیفیت کا پرتو اور اس کے اثرات ملاحظہ ہوں۔

نقاب الٹے وہ مہر انور جلال رخسار گرمیوں پر
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی ٹپکتے انجم کے آبلے تھے۔

اب ذرا سی خیال کا عروج بھی دیکھئے۔

وہ ظل رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے۔

سدرۃ المنتہیٰ واقعات معراج میں مقام سدرۃ المنتہیٰ ایک نازک مقام ہے شعراء نے طرح طرح سے اس کی ترجمانی کی ہے۔ لیکن امام رضا کا فکری پیمانہ اس مقام کی ترجمانی میں سب سے الگ چھلکتا نظر آتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

چلا وہ سروِ چماں خراماں نہ رک سکا سدرہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این وآں سے گذر چکے تھے

Marfat.com

جھلک سی اک قدسیوں پہ آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے۔
تھکے تھے روح الامیں کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے
روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اک بھبوکا پھوٹا
خرد کے جنگل میں پھول چمکا دہر دہر پیڑ جل رہے تھے
جلو میں جو مرغ عقل اڑے تھے عجب برے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیور آ گئے تھے
قوی تھے مرغان وہم کے پر اڑتے تو اڑنے کو اور دم بھر
اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خون اندیشہ تھوکتے تھے۔

مقام اعلیٰ کی ترجمانی میں ان کی فکر کی چابک دستی کا کمال یہ ہے کہ وارفتگی اور سرشاری میں بھی کوئی فرق نہیں آیا اور احتیاط کا دامن بھی فکر کے ہاتھوں سے چھوٹنے نہیں پایا۔ پوری کیفیت کے ساتھ اس نازک مقام سے گزر گئے انداز بیاں کا شاعرانہ حسن اور لہجے کی شگفتگی بھی پوری طرح برقرار رہی۔ باوجود سرشاری اور طرب انگیزی کے ان کا شاعرانہ شعور بے خود نہیں ہونے پایا۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدود کا احساس چونکا دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

طرب کی نازش کہ ہاں لچکیے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکیے
یہ جوش ضدین تھا کہ پودے کشاکش آرہ کے تلے تھے

ساکنان سماوی کا رد عمل

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم کا عرشیوں پر رد عمل جس شاعرانہ نکتہ سنجیوں کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

Marfat.com

سنا یہ اتنے میں عرش حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف ترے تھے
یہ سن کے بے خود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر ان کے تلوؤں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے
جھکا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزم بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے
ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضور خورشید کیا چمکتے چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے
یہ ان کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شئے کا ہو رہا تھا۔
نجوم و افلاک جام و مینا اجالتے تھے کھنگالتے تھے

نہ حکیمانہ موشگافیاں ہیں نہ صوفیانہ دقیقہ سنجیاں بلکہ لہجے میں خالص شاعرانہ رچاؤ ہے۔ محب و محبوب کی قربتوں اور فاصلوں کی گنگا جمنی بھی دیکھتے چلئے۔

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے
سراغ این متیٰ کہاں تھا نشان کیف والی کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے
ادھر سے پیہم تقاضے آنا ادھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے
بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رکتے
جو قرب انہیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

Marfat.com

ہوا یہ آخر کہ ایک بجرا تموج بحر ہو میں ابھرا
دنا کی گودی میں ان کو بے کر فنا کے لنگر اٹھا دیئے تھے
کسے ملے گھاٹ کا کنارہ کدھر سے گزرا کہاں اتارا
بھرا جو مثل نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

معراج کے ان نازک مقامات کی عکاسی کتنے پرکشش انداز میں ہوئی ہے خیال بھی بلند ہے اور اظہار خیال بھی ارفع مطالب الفاظ اور بندشوں کے سلاسل میں کہیں مقید نہیں یعنی تعقید خیال کہیں محسوس نہیں ہوتی بلکہ تخیلات کی ایک بسیط کہکشاں ہے جو فکر کے افق پر پھیلی ہوئی نظر آرہی ہے۔

لامکانی کی کیفیت کی ترجمانی

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھے تو عقل انسانی نے سپر ڈال دی کہ یہ لامکان کی کیفیت تھی۔ واقعہ معراج میں اس اہم کیفیت کی ترجمانی دنیا کے عظیم شعراء نے کی ہے۔ یہاں میں دو بہت بڑے فارسی شعراء کے معراج نامہ سے ان کے وہ اشعار پیش کر رہا ہوں۔ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی تمام جہات سے آزاد ہو کر وحدت کلی میں جذب ہو گئی اس خیال کی ترجمانی نظامی گنجوی اس طرح کرتے ہیں۔

بازار جہت بہم شکستی
وز زحمت فوق و تحت رستی

مقام قوب قوسین کی ترجمانی ملاحظہ ہو۔

قاب قوسین دراں اثناء
ازدنی شد بقاب او ادنی

ان ہی مقامات کو جناب امیر خسرو نے اس طرح بیان کیا ہے۔

Marfat.com

گریباں جہت را پارہ کردہ
جہاں بے جہت نظارہ کردہ
جلوہ کردہ از درائی کو توسینش
سربدرگاہ قاب توسینش

اب اسی خیال کو امام احمد رضا کے یہاں بھی دیکھئے کتنی تمکنت اور کیسے وقار کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

خرد سے کہدو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقتاً فعل تھا ادھر کا
تنزلوں میں ترقی افزا دنیٰ تدلیٰ کے سلسلے تھے۔

وحدت کلی میں گم ہونے کی کیفیت جس شاعرانہ لطافت سے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے پیش کی ہے نظامی جیسا دردی کش بادہ عرفاں اور بیلی سخن کا اداشناس بھی نہ پیش کرسکا۔ ہاں امیر خسرو نے لامکانی کی کیفیت اچھے انداز میں پیش کی ہے لیکن امام رضا کی فکر نے جو نادر پیرایہ اختیار کیا ہے اس کی ہمہ گیری ان دونوں اساتذہ سے کہیں زیادہ ہے۔ ان کے دوسرے شعر میں مسئلہ وحدت جس بلاغت سے پیش ہوا ہے وہ امام رضا ہی کی فکر رسا کے بس کی بات تھی۔ "تنزلات" وحدت الوجود کی اصطلاح ہے۔ جب ذات احدیت عالم کثرت میں نزول کرتی ہے اس عالم کو تنزلات کہتے ہیں نقطہ وحدت بلواسطہ تجلیات دائرہ موجودات ممکنہ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ محمود شبستری نے اپنی مثنوی "گلشن راز" میں اس کی وضاحت یوں کی ہے۔

Marfat.com

یکی خط است ز اول تا بہ آخر
بر و خلق جہاں گشتہ مسافر

اب ذرا یہ شعر دیکھئے۔

پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقتاً فعل تھا ادھر کا
تنزلوں میں ترقی افزا دنیٰ تدلیٰ کے سلسلے تھے

مصرع ثانی میں تصوف کی اصطلاح "تنزلات" کے ساتھ آیات کریمہ کے لفظ دنیٰ نے مل کر کتنے بلیغ معنی پیدا کر دیئے ہیں "تدلیٰ" کا ٹکڑا اضافی ہے۔ جو زور کلام کے لیے لایا گیا ہے۔ یہی نہیں بیان کی قدرت دیکھئے انداز بدل کر اسی خیال کو یوں پیش کرتے ہیں۔

کمان امکاں کے جھوٹے نقطو تم اوّل آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

ان نازک مقامات کو اسی کی فکر چھو سکتی ہے جو بحر علم کا شناور بھی ہو وادی عرفان کا مالک بھی اور ساتھ ہی عروس سخن کا اداشناس بھی۔

بلاشبہ امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز کا معراج نامہ اُردو کی نعتیہ شاعری میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے اس معراج نامہ میں مروجہ روش سے ہٹ کر ایک نئے انداز کا گہرا رنگ ہے جس میں معراج کی روایتی تفصیل کے بجائے ایک تاثراتی فضا پورے قصیدے پر پھیلی ہوئی ہے۔ جس میں ساز و آہنگ کا ارتعاش روح کو بالیدگی عطا کرتا ہے یہ معراج نامہ موضوعاتی ہوتے ہوئے ان کے انداز بیان کی وجہ سے تاثراتی فضا میں ڈھل گیا ہے

Marfat.com

اور یہی

اس کی بنیادی صفت ہے جو اس کو دوسرے معراج ناموں سے ممتاز کرتی ہے۔ خوش ذوقی فنی مہارت، بالغ نظری جمالیاتی احساس، قادرالکلامی، ندرت فکروخیال اور جذباتی صداقت، یہی وہ عناصر ہیں جن کی ترکیب سے اس کی تشکیل ہوئی ہے۔ اس کا نمایاں پہلو خلوص ہے امام رضا نے اپنے خیالات کو ہمارے سامنے عقل و ذہن کی سطح سے اتار کر احساس اور جذبے کی گہرائیوں میں ڈبو کر پیش کیا ہے۔ اسی لیے ان کا خیال ہمارے دلوں میں اتر جاتا ہے ان کا انداز بیان نہ خطیبانہ ہے نہ صوفیانہ بلکہ شاعرانہ ہے۔ ان کی فکر نے معراجنامہ کی زبان اور بیان کو ایک نیا اور دلکش پیکر دیا ہے وہ تخیل سے واقعات کی تفصیل کا کام لیتے بلکہ تاثر کے بہاؤ کو جذبے کی صداقت اور خلوص کی گہرائی کے ذریعے مربوط طور پر پیش کرتے ہیں۔ یہی تاثراتی ارتباط خیال اور اس کی خوبصورت پیش کش جو ان کے سلیس مترنم کلام کے ذریعہ ابھرتی ہے اس معراجنامہ میں ان کا فنی اسلوب بن گئی ہے۔ اپنے اس انفرادی انداز کی وجہ سے وہ محسن کاکوروی پر بھی فائق ہیں۔ محسن کے معراجنامہ میں انداز بیان کا نکھار فارسی کی کلاسیکی بندشوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کے برعکس معراجنامہ رضا میں ان کے ہلکے پھلکے مترنم خالص اردو الفاظ نے جو سحر آفرین کیفیت پیدا کی ہے اس کی لذت بہت گہری ہے اور یہی ان کے نطق کا اعجاز ہے۔ جو خلوص انفاس کے بغیر ممکن نہیں۔

Marfat.com

نعت ۸۱

معراجِ نظم نذرِ گدا بحضورِ سلطان الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ

والثناء در تہنیت شادی اسریٰ

حل لغات معراج

لفظ معراج مشتق عروج سے ہے عروج لفظی معنیٰ زینہ بلندی۔ سیڑھی اور شریعت میں شب معراج اس رات کو کہتے ہیں۔ جس رات میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم یہاں سے وہاں تک یہاں سے مراد زمین اور وہاں سے مراد لامکان . . . .

وہی لامکاں کے مکیں ہوتے سرِ تخت عرش نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جسکے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جسکا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تیری گذر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت ملک میں کوئی شے نہیں، وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

نظم۔ موتیوں کا پرونا۔ دھاگے میں پرونا اور مجازاً بمعنی کلام موزون۔ نذر اپنے

Marfat.com

اوپر کوئی چیز واجب کرنا عہدو پیماں ہو یا کوئی اور سے عرف شرع میں اپنے اوپر کوئی عمل واجب کرنا مثلاً روزہ ۔صدقہ ۔ نوافل ۔ حج یا جانور قربان کرنا وغیرہ عرف عام میں تحفہ ۔ ہدیہ ۔ نیاز ۔ وہابیہ اسی عرف کو شرعی معنیٰ بتا کر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں حالانکہ قاعدہ ہے عرف کا غلبہ شرعی معنیٰ کا اعتبار اٹھا دیتا ہے جب تک کہ شرعی معنیٰ کا قرینہ نہ ہو ہم اہلسنت اسی عرفی معنیٰ پر کہتے ہیں پیران پیر رضی اللہ عنہ) کی نذر یا کسی اور شیخ کی نذر یا کسی استاد کی نذر یعنی ہدیہ ۔تحفہ نذرانہ اسی معنی پر ہوتا ہے ۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نذرانہ ۔پیر کا نذرانہ اور جہاں فقہ وغیرہ میں ہے ۔ النذر لغیر اللہ حرام یا شرک ۔ وہاں شرعی معنیٰ مراد ہے ۔

گدا ۔ بھکاری ۔ فقیر ۔ منگتا ۔ حضور ۔ درگاہ ۔ جناب ۔ سلطان الانبیاء ۔ انبیاء علیہ السلام کے شہنشاہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ افضل الصلوٰۃ والثناء برگزیدہ درود وسلام اور مدح و ثناء اور تعریف ۔ تہنیت (عربی) مصدر ۔ مبارکبادی ۔ شادی ۔ خوشی جشن

اسراء ۔ الاسراء ۔ رات کو چلنا یہی اسراء کا معنی ہے مثلاً کہا جاتا ہے ۔ اسری وسری الی سار لیلا ۔ یعنی وہ رات کو گیا ۔ اسی سے السریۃ السرایا کا واحد ہے اس لیے کہ وہ لشکر دشمن پر حملہ کرنے کے لیے خفیہ جاتا ہے ۔ اب معنیٰ یہ ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے محبوب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کے وقت سیر کرائی ۔

ازالہ وہم

حضر نے فرمایا کہ اسریٰ کہنے سے وہمیوں کے تمام توہمات کافور ہو گئے اس لیے کہ اگر سار کہا جاتا تو لوگ کہتے کہ نبی علیہ السلام بشر ہو کر اوپر کیسے گئے اور پھر آن کی آن میں کیسے واپس آ گئے اور کرات زمہریر و نار وغیرہ سے کیسے گزرے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف منسوب فرما دیا کہ جیسے اسکی قدرت پر وہ کبھی ایسے اوہام باطلہ دل میں نہیں لاتے

Marfat.com

اسکی مثال یہ حدیث ہے۔

حبب الی من دنیاکم ثلاث۔

اس میں اگر حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم احببت فرماتے تو بعض گندے مزاجوں میں وہم پیدا ہوتا کہ حضور نبی کریم علیہ السلام بھی دنیوی امور کی محبت میں گرفتار ہیں (معاذ اللہ) لیکن حضور علیہ السلام نے اس وہم کو دفع فرمایا کہ مجھے دنیوی امور سے اگر کوئی تعلق ہے تو وہ نفسانیت سے نہیں بلکہ امور الٰہی سے ہے۔

عقیدہ ۱۸:۔

اسراء عرف قرآن میں بیت المقدس تک جانا ہے اور معراج بیت المقدس سے اوپر آسمانوں پر آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا عروج وصعود ہے۔ اسراء کا ذکر آیت میں وضاحت سے پایا جاتا ہے۔ معراج کا ذکر کسی آیت سے ایسا روشن اور صاف نہیں بلکہ احادیث کی مدد سے سورۃ نجم کی بعض آیات سے قیاس اور اجتہاد سے مستنبط ہے۔

آسمانوں سے عرش اعلیٰ پھر وریٰ الوریٰ کا ثبوت اخبار احاد سے ہے۔ اسی لیے اسکا منکر کافر و فاسق بھی نہیں۔ والتفصیل فی المطولات

حدیث معراج شریف | مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں حدیث معراج شریف اختصاراً عرض کر دوں تاکہ قصیدہ معراج شریف کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

انس بن مالک حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے اس رات کی کیفیت بیان فرمائی جس میں آپکو معراج ہوئی تھی۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ

میں حطیم کعبہ میں تھا کہ یکایک میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے میرا سینہ یہاں سے لیکر یہاں تک چاک کیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے جارود سے پوچھا وہ میرے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب ہے انہوں نے بتایا کہ حلقوم شریف سے لیکر ناف مبارک تک۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر اس آنے والے نے میرا سینہ چاک کرنے کے بعد میرا دل نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان وحکمت سے لبریز ہوگیا۔ اس قلب کو سینۂ اقدس میں اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا اس کے بعد میرے پاس ایک جانور سوار ہونے کے لیے لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا۔ (جارود نے حضرت انس سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس نے فرمایا ہاں) وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا۔ اس پر سوار ہوا پھر جبریل مجھے لیکر چلے۔

مسلم شریف کی روایت میں آسمان پر جانے سے پہلے بیت المقدس تشریف لیجانے کا ذکر اس طرح وارد ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں براق پر سوار ہوکر بیت المقدس آیا اور میں نے اپنی سواری کو اسی حلقے میں باندھ دیا۔ جس میں انبیاء علیہم السلام اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے۔ پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا۔

(مسلم شریف ص ۹۱)

اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ پھر نماز کا وقت آگیا اور میں نے انبیاء علیہم السلام کی امامت کی۔ (مسلم شریف ص ۹۲)

اور مسلم شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ بیت المقدس شریف جاتے ہوئے میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ اسکے بعد ہم آسمان پر پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے اس کا

Marfat.com

دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا جبریل ہے۔ پھر آسمان کے فرشتوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کہ وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں۔ کہا گیا انہیں خوش آمدید ہو۔ انکا آنا بہت اچھا اور مبارک ہے دروازہ کھول دیا گیا جب میں وہاں پہنچا تو آدم علیہ السلام ملے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا خوش آمدید ہو صالح بیٹے اور صالح نبی کو۔ پھر جبریل علیہ السلام (میرے ہمراہ) اوپر چڑھے۔ یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور انہوں نے اسکا دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبریل دریافت کیا گیا تمہارے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ پھر پوچھا گیا کہ وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں اس (دوسرے آسمان کے دربان) نے کہا خوش آمدید ہو۔ ان کا آنا مبارک ہے۔ یہ کہہ کر دروازہ کھول دیا۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو یحیٰی اور عیسٰی علیہما السلام ملے اور وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ یحیٰی اور عیسٰی ہیں آپ انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا ان دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا خوش آمدید ہو اخ صالح اور نبی صالح کو۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان پر لے گئے اور اسکا دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبریل دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہیں انہوں نے بتایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پھر دریافت کیا گیا وہ بلائے گئے ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں پھر کہا یہ یوسف علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے کہا خوش آمدید ہو اخِ صالح اور نبی صالح کو اسکے بعد جبریل علیہ السلام چوتھے آسمان پر مجھے لے گئے اور اس کا دروازہ کھلوایا گیا۔ پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبریل۔ پھر دریافت کیا گیا کہ تمہارے

Marfat.com

ہمراہ کون ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پھر پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ چوتھے آسمان کے دربان نے کہا انہیں خوش آمدید ہو ان کا آنا بہت ہی اچھا اور نہایت مبارک ہے اور دروازہ کھول دیا گیا۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو ادریس علیہ السلام ملے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ادریس ہیں۔ انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد کہا خوش آمدید ہو اخ صالح اور نبی صالح کو۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے ساتھ لیکر اوپر چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور انہوں نے اسکا دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبریل، دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں پانچویں آسمان کے دربان نے کہا انہیں خوش آمدید ہو ان کا آنا بہت ہی اچھا اور مبارک ہے پھر جب میں وہاں پہنچا تو ہارون علیہ السلام ملے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ہارون علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کیجئے میں نے انکو سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا خوش آمدید ہو اخ صالح اور نبی صالح کے لیے۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے اوپر چڑھا لے گئے یہاں تک کہ ہم چھٹے آسمان پر پہنچے۔ جبریل علیہ السلام نے اسکا دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبریل دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں اس فرشتے نے کہا انہیں خوش آمدید ہو انکا آنا بہت ہی اچھا اور مبارک ہے میں وہاں پہنچا تو موسیٰ علیہ السلام ملے، جبریل علیہ السلام نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا خوش آمدید ہو اخ صالح اور نبی صالح کو۔ پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ رو دئیے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ

Marfat.com

میں اس لیے روتا ہوں کہ میرے بعد ایک مقدس لڑکا مبعوث کیا گیا جس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہونگے۔

پھر جبریل علیہ السلام مجھے ساتویں آسمان پر چڑھا لے گئے اور اس کا دروازہ کھولا پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبریل۔ پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تو اس فرشتے نے کہا انہیں خوش آمدید ہو۔ ان کا آنا بہت اچھا اور نہایت مبارک ہے پھر جب میں وہاں پہنچا تو ابراہیم علیہ السلام ملے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آپکے باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا خوش آمدید ہو ابن صالح اور نبی صالح کو پھر میں سدرۃ المنتہیٰ تک چڑھایا گیا تو اس درخت سدرہ کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح تھے۔ اور اسکے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے اور وہاں چار نہریں تھیں۔ دو پوشیدہ اور دو ظاہر۔ میں نے پوچھا اے جبریل یہ نہریں کیسی ہیں انہوں نے کہا ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ تو جنت کی نہریں ہیں اور جو ظاہر ہیں وہ نیل وفرات ہیں پھر بیت المعمور میرے سامنے ظاہر کیا گیا اسکے بعد مجھے ایک برتن شراب کا اور ایک دودھ کا اور ایک برتن شہد کا دیا گیا۔ میں نے دودھ کو لے لیا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا یہی فطرت (دین اسلام) ہے آپ اور آپ کی امت اس پر قائم رہیں گے اس کے بعد مجھ پر ہر روز پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں واپس آیا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزر ہوا موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے کہا ہر روز پچاس نمازوں کا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا قسم ہے اللہ کی آپ کی امت ہر روز پچاس نمازیں نہیں ادا کر سکے گی قسم ہے اللہ کی آپ سے پہلے میں نے لوگوں کو آزمایا ہے۔ اور میں نے بنی اسرائیل

Marfat.com

کو بیحد سمجھایا کہ وہ رب تعالیٰ کی عبادت کریں مگر انہوں نے عبادت نہ کی آپ اپنے رب کی طرف لوٹ کر جائیں اور اس سے اپنی امت کے لیئے تخفیف کا سوال کریں آپ نے فرمایا۔ پھر اللہ نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں میں پھر جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی۔ پھر جب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر وہی بات کہی میں پھر دربار الٰہی میں حاضر ہوا تو اس نے دس نمازیں اور کم کر دیں اور مجھ کو حکم ہوا کہ ہر روز دس نمازیں پڑھیں اسکے بعد بھی موسیٰ علیہ السلام نے مجھے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی میں نے پھر رب تعالیٰ کی طرف رجوع کیا پھر اس نے مجھ کو ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا اب کی بار کیا حکم ہوا میں نے کہا میرے رب نے مجھ کو ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کی بھی طاقت نہیں رکھے گی۔ بے شک میں نے آپ سے قبل لوگوں کا خوب امتحان لیا ہے۔ اور میں نے انکے سمجھانے میں بڑی محنت کی ہے آپ پھر اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے اپنی امت کے لیئے نماز کی تخفیف کا سوال کریں آپ نے فرمایا کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ میں نے اپنے رب سے یہاں تک سوال کیا ہے کہ اب مجھے حیا آتی ہے لیکن رب تعالےٰ سے میں اتنی نمازوں کے ساتھ راضی ہوں اور اسکو تسلیم کرتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں وہاں سے آگے گیا تو کسی پکارنے والے نے پکارا۔ میں نے اپنے فریضہ کو نافذ کیا اور اپنے بندوں پر تخفیف کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے جو پانچ نمازیں پڑھے گا وہ ثواب پچاس نمازوں کا پائے گا۔ اس حدیث میں مسجد اقصیٰ کا ذکر نہیں۔ ثابت بنانی کی حدیث میں ہے

Marfat.com

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں براق پر سوار ہوا یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں آیا اور میں نے براق کو اس حلقہ سے باندھا جس سے انبیاء اپنا براق باندھتے تھے۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد دو برتن لائے گئے ایک دودھ کا اور ایک شراب کا۔ میں نے دودھ کو پسند کیا جبریل علیہ السلام نے کہا آپ نے فطرت کو پسند کیا۔

اس حدیث میں دودھ اور شراب کے دو برتنوں کا پیش خدمت ہونا بیت المقدس میں کہا گیا ہے اور سابقہ حدیث میں اسکا ذکر آسمان پر بیت المعمور میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے دونوں جگہ ایسا ہوا ہو۔ نیز اس حدیث میں انبیاء کے ساتھ نماز پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں۔ جبکہ دیگر حدیثوں میں ذکر آیا ہے۔ مرقات میں ملا علی قاری نے رقم فرمایا ہے کہ یہ وہ نماز ہے جس میں انبیاء علیہم السلام نے آپکی اقتداء کی اور آپ کا اس میں امام الاصفیاء ہونا ثابت ہوا۔

ثابت بنانی کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تیسرے آسمان پر پہنچے تو وہاں یوسف علیہ السلام کو دیکھا۔ آپ نے یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔

اذا هو قد اعطى شطر الحسن۔ اسکو یعنی یوسف کو آدھا حسن دیا گیا یا اس سے جنس حسن مراد ہے یا اس سے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ والے مراد ہیں۔ یعنی انکے زمانہ کے حسینوں کے مقابلہ میں تنہا یوسف علیہ السلام کو آدھا حسن دیا گیا اور دوسرے تمام حسینوں کے مابین باقی آدھا حصہ حسن کا بانٹا گیا ہے

مرقاۃ شریف صہ ۱۴۹ ج ۱۱ میں ہے۔

ترجمہ:۔ متاخرین سے بعض حفاظ نے جو ہمارے معتبر مشائخ سے ہیں کہا

Marfat.com

ہے کہ بیشک سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم یوسف علیہ السلام سے زیادہ حسین تھے اس لیے کہ یوسف علیہ السلام کے متعلق نقل نہیں کہ انکے چہرے کی روشنی دیواروں پر پڑتی تھی۔ وہ آئینہ کی مانند نہیں تھا کہ اس میں منعکس ہو۔ وہ چیز جو اس کے سامنے ہو لیکن یہ شان ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت کے حق میں بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے آپکے اکثر جمال کو چھپا رکھا تھا اس لیے کہ اگر آپکے جمال کو اس کی حقیقت سے ظاہر کیا جاتا تو وہ اس کی طاقت نہ رکھتے تھے جیسا کہ بعض محققین کا قول ہے لیکن جمال یوسفی کو لوگوں سے چھپایا نہیں گیا۔ ثابت بنانی کی روایت میں یہ بات بھی زائد ہے کہ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں

اور جو جماعت ایک بار داخل ہوئی پھر وہ داخل نہیں ہوتی اور اس میں یہ بھی ہے کہ اے محبوب آپ کی امت سے جو کوئی پانچ نمازیں پڑھے گا وہ ثواب پچاس نمازوں کا پائے گا اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسکو کیا نہیں اس کے لیے ایک نیکی کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جس نے اس کو کیا اسکے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور اسکو کیا نہیں اس کے لیے وہ برائی نہیں لکھی جاتی اور جس نے اسکو کیا اس کے لیے صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے۔

ابن شہاب عن انس کی روایت میں پہلی روایتوں سے یہ چیز زائد ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرج عنّی سقف بیتی و انا بمکۃ جب میں مکہ میں تھا تو میرے گھر کی چھت کو پھاڑا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جبرئیل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اُمِّ ہانی کے گھر کی چھت کو پھاڑ کر نازل ہوئے اور امِّ ہانی کے گھر کو اپنا گھر اس نسبت سے فرمایا کہ اس رات آپ وہاں آرام فرما تھے۔ (مرقات)

اسی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے

Marfat.com

وہاں آدم علیہ السلام کو اس حال میں پایا کہ ان کے دائیں جانب کچھ لوگ ہیں اور ان کے بائیں جانب کچھ لوگ ہیں جب وہ بائیں جانب دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ جو آدم کی دائیں جانب ہیں وہ آدم کی وہ اولاد ہے جو جنت میں جائے گی اور جو بائیں جانب ہیں وہ آدم کی وہ اولاد ہے جو دوزخ میں جائے گی۔

اس روایت میں یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ثم عرج بی حتی ظہرت لمستوی اسمع فیہ صریف الاقلام پھر مجھ کو اوپر چڑھایا گیا یہاں تک کہ میں مقام مستوی پر بلند ہوا۔ اس میں میں نے قلموں کے چلنے کی آواز کو سنا۔ مرقات میں ہے مستوی قرار پکڑنے کی یا بلندی چاہنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اتنی بلندی پر پہنچے کہ جو ملائکہ جہان کی مقادیر و قضا کو لکھنے والے ہیں ان کے قلموں کے چلنے کی آواز مسموع فرمائی۔ مرقات میں اس کی شرح میں لکھا ہے۔

وھذا واللہ ھو المنتھی الذی لا تقدم فیہ لاحد علیہ کذا حققہ بعض الشارحین من علمائنا۔ قسم ہے اللہ کی یہی ہے وہ منتہیٰ کہ اس میں آپ پر کسی کو تقدم حاصل نہیں یعنی آپ کے سوا یہاں کوئی نہیں پہنچا۔ ایسا ہی ثابت کیا ہے اسکو ہمارے علماء سے بعض شارحین نے انتہیٰ۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل میرے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ وہ پہنچا سدرۃ المنتہیٰ تک۔ سدرۃ المنتہیٰ کو کئی رنگوں نے ڈھانکا ہے ان رنگوں کی کیفیت کو اللہ ہی جانتا ہے آپ نے فرمایا۔ پھر مجھ کو جنت میں داخل کیا گیا میں نے وہاں دیکھا کہ اسکے گنبد موتیوں کے بنے ہوئے ہیں۔ اور وہاں کی مٹی کستوری

Marfat.com

کی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پر ہے جو چیز زمین سے اوپر چڑھتی ہے اس کی انتہی وہاں تک ہے۔ پھر اسکو وہاں سے اوپر کیا جاتا ہے اور جو چیز اوپر سے نازل ہوتی ہے اس کی انتہا بھی وہاں تک ہے پھر وہاں سے اسکو نیچے کیا جاتا ہے۔ ڈھانکا ہے سدرہ کو جس نے اسکو ڈھانکا۔ راوی نے اسکی تفسیر کی کہ وہ سونے کے پروانے ہیں۔ جنہوں نے اس کو ڈھانکا ہے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا ہوئیں پانچ وقت کی نماز سورہ البقرہ کی آخری آیات اور اس شخص کی مغفرت جس نے آپ کی امت سے کسی چیز کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرایا۔

صحاح کی احادیث میں جو واقعہ معراج کا ہے وہ بعض اختلاف کے ساتھ یہی ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

۱۔ وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے

حل لغت

سرور (فارسی) سردار۔ کشور (فارسی مؤنث) ولایت دیس ملک۔ رسالت۔ پیغمبری۔ طرب۔ عربی مؤنث۔ خوشی فرحت۔ مہمان (فارسی) مہ اور ماں سے مرکب ہے مہ بمعنی چاند اور ماں بمعنی بمثل یعنی چاند جیسا چونکہ مہمان شرعاً ایک محبوب اور باہر سے آیا ہوا شخصیت

Marfat.com

ہوتی ہے اسی لیے اس نام سے موسوم کرتے ہیں۔

شرح: وہ کشور رسالت کے سرور جو عرش الٰہی پر جلوہ گر ہوئے تھے عرب کے مہمان کے لیے نئے اور نرالے فرحت کے سامان تیار کیے گئے تھے۔

معراج کی تعداد حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسری بی فی قفص من لؤلؤ فراشہ من ذھب (روح البیان صـ۱۰۳ ج ۵ از بحر العلوم مجھے موتیوں والے قفص میں سیر کرائی گئی جبکہ بستر سونے کا تھا۔

حضرت شیخ الاکبر قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج چونتیس بار ہوئی صرف ایک بار جسمانیت سے باقی روحانیت سے اور یہ گنتی قبل نبوت اور اس کے بعد تاوصال مکمل ہوئی۔

عقیدہ ۱:۔ اہلسنت کے نزدیک معراج بیداری اور روح مع الجسد یعنی اسی بشری شکل وصورت میں ہوئی۔

معراج جسمانی کی عقلی دلیل جسمانی معراج کی عقلی دلیل لفظ عبدہٖ سے واضح ہے اس لیے کہ عبد روح مع جسد کو کہا جاتا ہے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے براق لایا گیا اور براق جسم (ثقیل شے) اٹھانے کے لیے ہو سکتا ہے ورنہ روح کے لیے براق کس لیے؟ تیسری دلیل یہ ہے کہ اگر روح سے معراج ہوتی تو پھر معراج کے منکرین کو انکار کیسا اس لیے کہ روح سے معراجی واقعات کو منکرین بھی محال نہیں سمجھتے انہیں انکار تھا تو جسمانیت سے (وہو المقصود)

Marfat.com

بدعتی کی علامت کاشفی نے لکھا کہ وہ بدعتی گروہ ہے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کو ثقیل سمجھ کر جسمانی معراج کا انکار کرتا ہے اس لیے کہ وہ نہ صرف شان نبوت کا منکر ہے بلکہ اسے قدرت حق کا بھی انکار ہے۔

آنکہ سرشت تنش از جان بود
سیر و عروجش بتن آسان بود

ترجمہ:۔ جس کی تخلیق ہی روحانی ہو اس کے لیے جسم کے ساتھ معراج کو جانا کیا مشکل ہے؟

نبی علیہ السلام کی بشریت بھی نوری تھی اسکی ایک دلیل واقعہ معراج بھی ہے کہ آپ بشری شکل میں نوری بشریت سے پرواز فرمائی چنانچہ صاحب روح البیان صفحہ ۱۰۳ جلد ۵ آیت ہذا کے تحت لکھتے ہیں کہ

و قد ذکروا ان جبریل علیہ السلام اخذ طینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعجنھا بمیاہ الجنۃ و کدورۃ فکان جسدہ الطاھرۃ من العالم۔	احادیث میں مذکور ہے کہ جبریل علیہ السلام نے حضور علیہ السلام کے جسم مبارک کا خمیر لیا تو اسے بہشت کے پانیوں سے دھویا یہاں تک کہ اس سے جملہ کثافتیں اور کدورتیں دور ہوئیں اس اعتبار سے آپکا جسم بھی آپ کی روح پاک کی طرح علوی ہوگا۔

فائدہ:۔ اسی لیے ہم سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کہتے ہیں کہ آپ

Marfat.com

نور ہیں اور آپ کی بشریت بھی نوری ہے۔ فافھم ولا تکن من الوھابین الجاھلین۔

شب معراج میں سواریاں

یاد رہے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج سواریاں کے محتاج نہیں تھے بلکہ سواریوں سمیت ہر شئے حضور علیہ السلام کی نظر کرم کے محتاج تھے بلکہ یوں کہو کہ جونہی آپ تشریف لے گئے تو ہر ایک کو معراج ہو گئی۔

شب معراج میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی سواریاں تھیں براق مکہ سے بیت المقدس تک۔ معراج یعنی سیڑھی بیت المقدس سے آسمان دنیا تک، ملائکہ کے پر ساتویں آسمان تک۔ جبرئیل کا پر سدرۃ المنتہی تک اور اس سے اوپر رفرف قاب قوسین او ادنیٰ تک۔

آپ کے معراج کی مسافت مقام او ادنیٰ سے مقام اوحیٰ تک تین لاکھ سال کی مسافت کے برابر ہے بعض نے تین لاکھ پچاس ہزار سال بتائی ہے۔

فائدہ:۔ رات کو معراج ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سراج ہیں اور سراج رات ہی کو روشن ہوتا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم بدر ہیں۔ بدر بھی رات کو طلوع کرتا ہے۔

فائدہ:۔ ساری زمین کا پانی بیت المقدس کے صخرہ کے نیچے سے پھوٹتا ہے مسجد اقصیٰ ان چار مسجدوں سے ایک ہے جس میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا وہ چار مسجدیں یہ ہیں۔

۱۔ مسجد مدینہ
۲۔ مسجد اقصیٰ
۳۔ مسجد مکۃ ۴۔ مسجد قباء

Marfat.com

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک

۲۔ ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

حل لغات لَے (اردو) (مؤنث) سر۔ لہجہ۔ شوق۔ دُھن۔ گھر۔ گانے والوں کا ایک طریقہ۔ عنادل۔ عندل کی جمع۔ بُلبُل۔

شرح ہر ملک ہر فلک اپنی اپنی سُر اور لہجہ میں بلبلوں کے طرز پر یہی کہہ رہے تھے آج رحمت کی بہار ہے چمن کو شادیاں اور آبادیاں مبارک۔

معراج کی حکمتیں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس خاکدان عالم سے شب معراج آسمان پر بلانے اور عجائب وغرائب قدرت دکھانے میں کئی حکمتیں تھیں۔

۱۔ ایک رات حضور علیہ السلام کی امت گنہگار مع اعمال حضور پر پیش کی گئی آپ ان کے جرم وگناہ حد سے زیادہ شمار سے باہر دیکھ کر نہایت ملول ومحزون ہوئے اللہ تعالےٰ کو اپنے پیارے حبیب کا غمگین ورنج آلودہ ہونا اچھا نہ معلوم ہوا۔ اور شب معراج حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر اپنے دریا ہائے رحمت وخزائن مغفرت دکھائے تاکہ کثرت گناہ امت سے غمگین نہ ہوں اور دیکھیں کہ ان کی امت کے جرم وگناہ زیادہ ہیں یا ان کے رب عزوجل کے خزائن مغفرت ودریائے رحمت

آفاق تیر گرچہ زردی سیاہ ماست
دریائے رحمت تو فزوں از گناہ ماست

Marfat.com

۲۔ آج کی شب اپنے حبیب (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنے حضور میں بلا کر اپنا دیدار دکھائیں تمام آسمان و عرش و کرسی جنت و دوزخ و مافیہا کی سیر کرائیں تاکہ رعب وادب خوف و خطرات کے قلب سے زائل ہو جائے اور قیامت جیسے دہشت و ہولناک دن میں بیخوف و خطر تاج شفاعت فرق انور پر رکھ کر اپنے رب احکم الحاکمین کے حضور حاضر ہو کر حرف شفاعت زبان پر لائیں اور امت گنہگار کی شفاعت فرما کر جنت میں لیجائیں کہ قاعدہ ہے۔ جب کوئی پہلی بار کسی حاکم ذی وجاہت کے حضور یا مقام ہولناک میں جاتا ہے تو اس کے رعب وادب کے باعث زبان سے بات نکلنا دشوار ہوتا ہے۔ لرزہ بدن پر طاری ہوتا ہے اور اس مقام میں خوف کے باعث چلنا مشکل ہو جاتا ہے دل میں سو سو طرح سے خوف و ہراس پیدا ہوتا ہے اور جب دوبارہ ایسی جگہ جانے کا اتفاق پڑتا ہے تو پہلے کی طرح دوبارہ جانے میں خوف و ہراس طاری نہیں ہوتا۔

۳۔ بادشاہ حقیقی نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا اور حبیب کو اپنے تمام خزائن و دفائن پر مطلع کرنا۔ اور عجائب و غرائب مملکت کی سیر کرانا چاہیئے جیساکہ بادشاہان مجازی کا دستور ہوتا ہے کہ وہ جب کسی کو اپنی محبت کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں تو تمام خزائن و دفائن سے اسے مطلع کرتے ہیں اور عجائب و غرائب ملک کی سیر کراتے ہیں اور تمام اشیاء کا اسے مختار و مدار المہام بناتے ہیں لہذا اس بادشاہ حقیقی نے پہلے تمام خزائن و دفائن زمین پر حضور کو مطلع فرمایا جیساکہ حدیث میں آیا۔ زویت لی الارض فاریت مشارقها و مغاربها میرے لیے زمین سمیٹی گئی اور اسکے مشارق و مغارب مجھے دکھلاتے گئے پھر شب

Marfat.com

معراج اپنے پاس بلا کر عجائب و غرائب سموات و دوزخ و جنات و مافیہا کی سیر کرائی اور ان کے مفاتیح حضور کو عطا فرمائیں اور سب کا مالک و مختار بنایا جسے جو چاہیں دیں جسے چاہیں نہ دیں۔ ؎

کل عالم و مافیہ کے سیاہ و سفید کا
خالق نے انہیں مالک و مختار کر دیا

۴- اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا فرمائے تو ان دونوں نے آپس میں مفاخرت و مباحات کی زمین نے کہا کہ میں تجھ سے بہتر ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیوت و بحار و اشجار و اثمار و انہار و پہاڑ و خوش و طیور چرند و پرند جن و انس جمادات نباتات معدنیات وغیرہ سے زیب و زینت دی اور رنگ برنگ کے پھولوں پھلوں سبزیوں ترکاریوں سے آراستہ و پیراستہ فرمایا آسمان نے کہا میں تجھ سے بہتر ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے چاند و سورج ستاروں و سیاروں سے مزین فرمایا اور مجھ میں عرش و کرسی لوح و قلم دوزخ و جنت اور اس کے اشجار اثمار انہار حور و غلماں ملائکہ پیدا فرمائے زمین نے کہا کہ مجھ میں اللہ تعالیٰ نے ایسا برکت والا گھر بنایا کہ جس کی زیارت و طواف کو انبیاء و اولیاء اور تمام مسلمان راہ دور و دراز سے آتے ہیں آسمان نے کہا مجھ میں بیت المعمور ہے کہ جسکے طواف کو فرشتے آتے ہیں اور مجھ میں جنت ہے کہ جہاں تمام انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین کی روحیں آکر جمع ہوتی ہیں اور بعد حشر ہمیشہ اس میں رہیں گی زمین نے کہا کہ میں تجھ سے بدرجہا بہتر ہوں کہ مجھ میں سید المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العالمین باعث موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات رونق افروز ہوئے اور احکام شریعت جاری کیے اللہ کے دین کو مجھ پر پھیلایا جب یہ آسمان نے سنا جواب سے عاجز و ساکت ہو کر جناب

Marfat.com

باری میں عرض کی کہ الٰہی تو ہی مضطر و پریشان کی دعا مقبول کرنے والا ہے میں زمین سے مناظرے میں ساکت اور جواب سے عاجز ہو گیا لہٰذا تجھ سے ملتجی ہوں کہ تو اپنے حبیب لبیب کو مجھ پر بلاتا کہ میں بھی زمین کی طرح اس کے قدوم میمنت لزوم کے باعث فخر کردن پس اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اپنے حبیب کو آسمان پر بلایا اور اسے خجلت و شرمندگی سے رہا کیا۔

۵۔ اپنے حبیب کو آسمان پر بلا کر تمام ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین پر آپ کا فضل و شرف ظاہر فرمائے اور سب کا امام و پیشوا بنائے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بیت المقدس میں حضور امام الانبیاء ہوئے اور ان پر حضور کا فضل و شرف ظاہر ہوا اور بیت المعمور میں امام الملائکہ کئے گئے تاکہ ان پر بھی آپکا فضل و بزرگی عیاں ہو۔ یا یہ حکمت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو رحمتِ عالم فرمایا آپکی رحمت سے زمین والے تو مستفیض ہوئے تھے آسمان والے رہے جاتے تھے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے حضور کو آسمان پر بلایا اور اپنے حبیب کی رحمت سے آسمان والوں کو بھی مستفیض فرمایا تاکہ کوئی فرد عالم آپ کی رحمت سے محروم نہ رہے۔

۶۔ جب اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام پر آیۃ الکرسی نازل فرمائی اور جبرئیل نے اسکے فضائل و فوائد آپکے روبرو بیان کیے آپ کو اسکے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ لہٰذا اللہ تعالےٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر بلا کر کرسی دکھائی آپ نے دیکھا کہ وہ زمرد سبز کی ہے اور ایک روایت میں سونے کی ہے اور ایک روایت میں موتی کی اور اسکے پائے مروارید کے ہیں اور اس قدر بڑی ہے کہ تمام آسمان و زمین اسکے اوپر مثل ایک حلقہ کے ہیں اور اس پہ بخط نور آیۃ الکرسی لکھی ہے اور آس پاس اس کے چالیس ہزار

Marfat.com

کرسیاں اور رکھی ہیں اور ہر ایک پر ایک فرشتہ کھڑا ہوا آیۃ الکرسی پڑھ رہا ہے اور ثواب ان کا قاری آیۃ الکرسی کو امت محمدیہ سے بخشتا ہے۔

۷۔ جب بعد وفات ابو طالب کفار عرب نے حضور کو بے حد ایذا دینا شروع کی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نہایت حسرت و یاس سے فرمایا کاش اگر آج کوئی میرا دوست ہوتا تو کام آتا۔ رفیق ہوتا تو غمخواری کرتا یار ہوتا تو دلداری کرتا اب ان کافروں نے محمد کو تنہا پاکر ایذا دینا اور بُرا کہنا شروع کیا ہے۔ یہ فرماکر شام کو اپنی پھوپھی ام ہانی کے گھر جاکر ایک حجرے میں ملول و مغموم عبادت الٰہی میں مشغول ہوتے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو ملول و مغموم دیکھ کر دلداری و غمخواری فرمائی اور اسی رات جبرئیل کو بھیج کر اپنے پاس بلایا اور اپنے عجائب و غرائب قدرت دکھاکر دیدار و کلام سے مشرف فرماکر حضور کی تسکین خاطر فرمائی۔ بھید و اسرار کی باتیں کہا کرتا ہے رازِ دل عیاں کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کو بھی اپنے محبوب کو اپنے حضور بلاکر مغیبات دو عالم پر مطلع کرنا اور راز و اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی سے آگاہ کرنا مقصود تھا۔ لہٰذا اللہ تعالےٰ نے بھی اپنے حبیب سے راز دل کہنے اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی پر مطلع کرنے کے واسطے رات کو دن پر اختیار فرمایا۔

> ۳۔ وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
> اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

Marfat.com

حل لغات ...... رچی تھی : ماضی از رچنا' سمانا' معطر ہونا' رنگ لانا' شادی کی دھوم دھام ہونا (یہاں یہی مراد ہے)' مچی تھی : ماضی از مچنا' ہونا' عمل میں آنا' **نفحات** : **بفتحات** بوہائے خوش (یعنی خوشبوئیں) غیاث' دھومیں : دھوم کی جمع غل غپاڑہ' شہرت' افواہ۔

شرح ...... شب معراج ادھر آسمانوں میں ادھر زمین پر شادی کا سماں تھا اور خوب افواہیں پھیلی ہوئی تھیں کہ آج رات مرشد کائنات ﷺ معراج کے لئے تشریف لیجا رہے ہیں۔ آسمانوں سے انوار کی چمک تھی ادھر زمین سے خوشبوئیں مہک رہی تھیں جیسے شادیوں میں عموماً ہوتا ہے کہ شادی والوں کے متعلقین کے ہاں چہل پہل ہوتی ہے اور یہاں تو معاملہ کچھ ایسا ہے کہ کائنات کے مرشد اور ملک و ملکوت کے امام ﷺ کا مریدین و معتقدین کو دیدار سے سرشار فرماتا ہے۔

لطیفہ : کسی فلسفی (دہریہ) نے فقیر اویسی غفرلہ سے پوچھا کہ حضور سرور عالم ﷺ کا آسمانوں کو پار کر کے عرش تک **پہونچنا** ناممکن سا ہے اس لئے کہ درمیان میں کئی کرے ایسے ہیں جن سے کسی بھی بشر کا وہاں سے گزرنا محال ہے **مثلاً** کرہ زمہریر' کرہ شمس وغیرہ وغیرہ۔ میں نے کہا کہ پہلے تم ان کروں سے تو پوچھو کہ جب ان کے آقا و مرشد ﷺ وہاں **پہونچے** انہیں (کروں کو) ہوش بھی رہا تھا یا دیدار مرشد ﷺ سے مہلت بھی پائی؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان تمام کروں کے مبدا دراصل حضور ﷺ ہی ہیں تو پھر فروع کی کیا مجال کہ اصل کے سامنے اپنی ہستی کا دم مارے۔

۴۔

یہ چھوٹ پڑتی تھی ان کے رخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی

وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

Marfat.com

حل لغات چھوٹ۔ رہائی۔ آزادی۔ فرصت۔ مہلت۔ کمی۔ چاندنی۔ چاند کی روشنی۔ چھٹکی از چھٹکنا (بکسر الجیم العجمی) بکھرنا۔ تتر بتر ہونا۔ روشنی ہونا۔ جگمگا از جگمگانا۔ جگ مگ کرنا۔ روشن ہونا۔ نصب کھڑا کرنا۔ گاڑنا۔

شرح ان کے رُخ کے نور کی وجہ سے نور والوں کو اپنے نور کی کمی محسوس ہوتی ہے اس لیے کہ اس رات (معراج) میں عرش تک روشنی ہی روشنی پھیلی ہوئی تھی وہ رات کیا روشن تھی۔ درحقیقت جگہ جگہ پر نورانی آئینے گاڑے گئے تھے جن پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور جگمگا رہا تھا۔

شب معراج آرائش کا انتظام رجب المرجب کی ستائیس تاریخ دو شنبہ کا دن ہے کنول آفتاب اپنی نیلگوں جھیل میں غوطہ زن ہو چکا ہے۔ لیلائے شب گیسوئے دراز کھولتے ہوئے سکان ربع مسکون پر سایہ فگن ہو چکی ہے آسمان نے نیلگوں پیرہن اتار کر موتیوں جڑی سیاہ چادر اوڑھ لی ہے۔ چار سو سناٹا ہی سناٹا ہے۔ لوگ میٹھی نیند سو رہے ہیں کہ صناع ازل کا شاہکار اقلیم قدسیت کا تاجدار، جویلئے حقیقت ترجمان فطرت آمنہ کا لال" عبد اللہ کا گوہر تابدار اپنی چچا زاد بہن اُمّ ہانی کے گھر محو خواب استراحت ہے آنکھیں سو رہی ہیں مگر دل یاد الٰہی میں بیدار ہے اچانک رحمت خداوندی موجزن ہوئی۔ وصل حبیب کے لیے لقائے مطلوب کے لیے طالب سراپا انتظار بن کر سید الملائکہ حضرت جبریئل کو حکم دیتا ہے کہ میکائیل سے کہو کہ تقسیم رزق کا پیمانہ ہاتھ چھوڑ دے۔ عزرائیل سے کہو کہ قبض ارواح سے ہاتھ روک لے۔ اسرافیل سے کہو کہ وہ نرسنگھے کو منہ سے ہٹا دے۔ جنتوں کو سجایا جائے پرچم رحمت وبخشش لہرایا جائے۔ نقارہ جود وسخا بجایا جائے۔ گردش لیل ونہار رک جائے۔

Marfat.com

انہار تلاطم سے اور شمس وقمر گردش سے باز رہیں۔ شیطان کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جائے۔ حوران خلد آراستہ و غلمان جنت پیراستہ ہو کر طربیہ نغموں کا آغاز کریں اور تمام ملائکہ اپنے فرائض سے سبکدوش ہو کر سراپا انتظار بن جائیں۔

نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا!

۵۔ حجر کے صدقے کمر کے اِک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

حل لغات پھبن۔ سجاوٹ۔ خوبصورتی۔ زیبائش۔ نکھرا از نکھرنا بمعنی صاف اجلا سنورا از سنورنا۔ درست ہوا۔ آراستہ ہوا۔ حجر سے حجر اسود مراد ہے کمر سے مراد کعبہ کا کونہ۔ تیل بدن کا کالا نقطہ۔ آنکھ کی پتلی ذرا سا تھوڑا۔ بناؤ۔ ٹیپ ٹاپ سجاوٹ۔

شرح جب حضور سرورکشور رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کی قدم بوسی پر بیدار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام نے پیغام وصل دیا اور کعبہ معظمہ میں تشریف لے جانے کی التجا کی قدم نازک اٹھا اور رحمت مجسم صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ میں جلوہ ریز ہوتے نورانی رخساروں کی تابش سے کعبہ بجلی کی طرح چمکنے لگا۔ اس کو امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ بیان فرماتے ہیں کہ شب معراج کعبہ معظمہ ایک نئی دلہن کی طرح نہایت ہی حسین و جمیل روپ میں تھا۔ روشن ہو کر آراستہ پیراستہ سنورا اور سنور کے خوب نکھرا یعنی آج اسکے حسن وجمال کا انتہائی جوش جوبن تھا۔ حجر اسود پر قربان جاؤں کہ وہ کعبہ معظمہ کی کمر میں ایک تل کی طرح ہے لیکن اس میں بھی لاکھوں سجاوٹوں کے رنگ بھر دیئے

Marfat.com

گئے کہ اب کعبہ کے حسن وجمال میں اس کے رنگ نے اورنکھار پیدا کر دیا۔

اعدائے رضا کے بغض و عداوت کا نمونہ

اہل علم کو معلوم ہے کہ یہ قصیدہ معراجیہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی علمی۔ روحانی۔ عرفانی شخصیت کو اجاگر کرنے کا جیتا جاگتا اور روشن اور چمکتا ہوا ثبوت ہے لیکن خدا تعالیٰ تعصب کا بیڑا غرق کرے کہ حسن کو قبیح کہنے کی گندی عادت میں مبتلا رہتا ہے۔ ویسے تو اعدائے رضا کو امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی ہر ادا ناپسند ہے بالخصوص آپکی وہ ادائیں جو آپکے کمال علمی کا آئینہ ہیں مخالفین کو اور زیادہ کھٹکتی ہیں نہ صرف ہمارے دور میں اعدائے رضا کا بُرا حال ہے بلکہ خود آپکے اعدا حسد اور بغض کی آگ میں جلے بھنتے رہتے تھے جیسا کہ آپکی زندگی کے حالات گواہ ہیں چند نمونے فقیر اسی شرح حدائق شریف کی جلد سوم میں عرض کر چکا ہے انکی عداوت کا نمونہ اس شعر کے ساتھ چند دیگر اشعار معراجیہ بھی ہیں جنہیں پڑھ سنکر اعدائے رضا نے شور مچایا کہ احمد رضا کافر ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔ (معاذاللہ)

ریاست بہاولپور کے دیوبندی وہابی مولویوں کا جاہلانہ شور و غوغا

فقیر مخالفین کے غوغاء شور اور امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کا پرزور جواب من وعن نقل کر کے اسکا نام تجویز کرتا ہے

"محمد رسول اللہ عروس مملکۃ اللہ"

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

مسئلہ ۱۔ از گڑھی اختیار خان تحصیل خان پور ریاست بہاولپور مرسلہ

Marfat.com

جناب محمد یار صاحب واعظ ۹ شعبان المعظم ۱۳۴۴ھ قبلہ معتقدین دام ظلہم۔ از خاکسار محمد یار مشتاق دیدار بعد نیاز۔ شب معراج آپکا قصیدہ معراجیہ پڑھا گیا جس پر وہابیوں نے دولہا دلہن کے متعلق شور اٹھایا کہ اللہ جل جلالہ وحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ان الفاظ کا استعمال کرنا موجب کفر ہے۔ شب برات کو یہاں گڑھی اختیار خان میں ان الفاظوں کے متعلق وہابیوں کی طرف سے میرے ساتھ ایک طویل بحث ہونے والی ہے۔ ؎

اے مجدد بن بے سر و سامان مدد دے
قبلہ دین مدد دے کعبہ ایمان مدد دے

ضرور مہربانی فرما کر دلائل قاطع سے اس تشبیہ کا ثبوت مدلل کر کے اس ہفتہ میں بھیج کر مسلمانانِ اہل سنت وجماعت کو عزت بخشی حضور پر فرض سمجھی جارہی ہے یہ فی سبیل اللہ بصدقہ روضہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کام کو سب کاموں پر مقدم فرما کر وہ تحریر فرمادیں کہ موجب اطمینان اہل اسلام ہو۔

الجواب:۔ اللہ عزوجل نے وہابیہ کی قسمت میں کفر لکھا ہے انہیں ہر جگہ کفر ہی کفر سوجھتا ہے۔ قصیدہ مذکورہ میں دو جگہ دلہن کا لفظ ہے اور چار جگہ دولہا کا وہ اشعار یہ ہیں۔

؎ نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے
نظر میں دولہا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منہ پر آنچل تجلی ذات بحت کے تھے

Marfat.com

دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اڑ رہا تھا، غزال نافے بسا رہے تھے

خدا ہی دے صبر جانِ پرغم۔ دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لیکے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

بچا جو تلوؤں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

جھلک سی اک قدسیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

انتباہ:۔ ان میں کونسی جگہ اللہ عزوجل کو معاذ اللہ دلہن یا دولہا کیا گیا ہے ولکن الوھابیۃ قوم یفترون۔ وہابیہ کے بنائے مذہب کذب وافترا پر ہے اور کیونکر نہ ہو کہ ان کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی نے اپنے معبود کے لیے جھوٹا ہونا روا رکھا ہے ہاں سخت نبی رکھنے کے لیے جھوٹ سے بچنا ہے اب اگر یہ بھی جھوٹ سے بچیں تو عابد و معبود برابر ہو جائیں۔ اس لیے ان کے دین میں نماز سے بھی بڑھ کر فرض ہوا کہ جھوٹ بکا کریں کہ کسی طرح اپنے ساختہ معبود سے تو کم رہیں۔ ضعف الطالب والمطلوب لبئس المولی ولبئس العشیر۔ شعر اول میں تو دلہن کسی کو بھی نہ کہا۔ اپنے معنی حقیقی پر ہے زینت کعبہ کو نئی دلہن کی زیبائش سے تشبیہ دی ہے جس طرح ان حدیثوں میں جنت کی جنبش سرور کو دلہن کی نازش سے۔

حدیث

خطیب نے تاریخ بغداد میں عقبہ بن عامر جہنی اور طبرانی نے معجم اوسط میں عقبہ اور انس دونوں اور ازدی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

Marfat.com

روایت کی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت کو دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین علی جدہما الکریم وعلیہما الصلوٰۃ والتسلیم کا اس میں تشریف رکھنا معلوم ہوا۔ ماست الجنۃ میسا کما تمیس العروس جنت خوشی میں جھومنے لگی جیسے نئی دلہن خوشی سے جھومے۔

شعر سوم میں کعبہ معظمہ کو دلہن کہا اور مکان آراستہ کو دلہن کہنا محاورہ صحیحہ شائعہ بے حد شائع ہے۔ امام احمد مسند میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ عسقلان احدی العروسین یبعث منہا یوم القیمۃ سبعون الفا بغیر حساب علیہم عسقلان دو دلہنوں میں ایک ہے روز قیامت اس میں سے ستر ہزار ایسے اٹھیں گے جن پر حساب نہیں۔

حدیث ۴

مسند الفردوس میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ طوبیٰ لمن اسکنہ اللہ تعالیٰ احدی العروسین عسقلان اوغزۃ شادمانی ہے اسے جس کو اللہ تعالےٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ

فائدہ:۔

باقی چار اشعار میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دولہا کہا ہے اور وہ بے شک تمام سلطنت الٰہی کے دولہا ہیں۔ امام احمد قسطلانی۔ مواہب لدنیہ شریف میں نقل فرماتے ہیں۔ ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رای صورۃ ذاتہ المبارکۃ فی الملکوت فاذا ھو عروس المملکۃ۔ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

Marfat.com

شب معراج عالم ملکوت میں اپنی ذات مبارکہ کی تصویر ملاحظہ فرمائی تو دیکھا کہ حضور تمام سلطنت الٰہی کے دولہا ہیں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دلائل الخیرات شریف میں ہے۔ اللھم صل علی محمد بحر انوارك و معدن اسرارك و لسان حجتك و عروس مملكتك.
الٰہی درود بھیج محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر جو تیرے انوار کے دریا اور تیرے اسرار کے معدن اور تیری حجت کی زبان اور تیری سلطنت کے دولہا ہیں۔

فائدہ:۔

علامہ محمد فاسی اس کی شرح مطالع المسرات میں فرماتے ہیں۔ مملکتك هو موضع الملك شبه بمجتمع العرس وما فيه من الاحتفال والتناهي فى الصنيع والتانق فى محسناته و ترتيب اموره و كونه جديدا ظريفا واهله فى فرح و سرور ونعمة و حبور فرحين بعروسهم راضين به محبين مكرمين له مؤتمرين لامره متنعمين به بانواع المشتهيات بدليل اثبات اللازم الذى هوالعروس والمعهود تشبيه لمجتمع العرس بالمملكة و عكس التشبيه هنا لاقتضاء المقام ذلك ليفتد ان سرالمملكة و نكتتها و معناها الذى لاجله كانت هو المصطفى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كما ان سر لمجتمع العرس و نكتته و معناه الذى

Marfat.com

لاجل کان ھو العروس والمصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھو الانسان الکبیر الذی ھو الخلیفۃ علی الاطلاق فی الملک والملکوت قد خلعت علیہ اسرار الاسماء والصفات ولکن من التصرف فی البسائط والمرکبات والعروس بجالی بشانہ شان الملک السلطان فی نفوذ الامر و خدمۃ الجمیع لہ و تفرغھو لشانہ و وجدانہ ما یحب و یشتھی مع الراحۃ و اصحابہ فی مؤنتہ و تحت اطعامہ فتم التشبیہ و تمکنت الاستعارۃ۔

اس عبارت سراپا بشارت کا خلاصہ یہ ہے کہ امام محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ الشریف نے اس درود مبارک میں سلطنت کو برات کے مجمع سے تشبیہ دی کہ اس میں کیسا اجتماع ہوتا ہے اور اس کی آرائش انتہا کو پہنچائی جاتی ہے سب کام قرینے سے ہوتے ہیں ہر چیز نئی اور خوش آئند۔ لوگ دولہا پر شاد و فرحاں اسکے چاہنے والے اس کی تعظیم و اطاعت میں مصروف۔ اس کے ساتھ قسم قسم کی من مانی نعمتیں پاتے ہوئے اور عادت یوں ہے کہ برات کے مجمع کو سلطنت سے تشبیہ دیتے ہیں یہاں اس کا عکس کیا کہ سمجھا جائے کہ جس طرح برات کے مجمع کا مغز و سبب دولہا ہوتا ہے۔ یوہیں تمام سلطنت الٰہی کے وجود کا سبب اور اس کے اصل و راز و مغز و معنی صرف مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ع

دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

Marfat.com

اس لیے کہ حضور تمام ملک وملکوت پر اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں جن کو رب عزوجل نے اپنے اسماء وصفات کے اسرار کا خلعت پہنایا اور ہر مفرد ومرکب میں تصرف کا اختیار دیا۔ دولہا بادشاہ کی شان دکھاتا ہے اس کا حکم برات میں نافذ ہوتا ہے سب اس کی خدمت کرتے اور اپنے کام چھوڑ کر اس کے کام میں لگے ہوتے جس بات کو اس کا جی چاہے موجود کی جاتی ہے چین میں ہوتا ہے اور سب براتی اس کی خدمت میں اور اس کے طفیل میں کھانا پاتے ہیں۔ یوہیں مصطفے صلے اللہ اللہ علیہ وسلم عالم میں بادشاہ حقیقی عزوجل کی شان دکھاتے ہیں ان کا حکم نافذ ہے سب ان کے خدمتگار زیر فرمان ہیں وہ جو چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ موجود کر دیتا ہے۔

حدیث ۵

ماأری ربك إلا یسارع في هواك صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں۔ میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے تمام جہاں حضور کے صدقہ میں حضور کا دیا کھاتا ہے کہ۔

انما انا قاسم واللہ یعطی۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر نعمت کا دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔ یوں تشبیہ کامل ہوئی اور حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام سلطنت الٰہی کے دولہا ٹھہرے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

فائدہ ۱۔ بیہقی شعب الایمان میں امیر المومنین مولا علی رضی اللہ تعالے عنہ سے بسند حسن روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لکل شیئ عروس و عروس القرآن الرحمن۔ ہر شے کی جنس

Marfat.com

میں ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۃ الرحمن دلہن ہے۔ یہاں کسے دولہا ٹھہرائیے گا۔ تو قصیدہ سے وہ مہمل ملعون خیال پیدا کرنا کسی ایسے ہی کا کام ہو گا۔ مگر حدیثیں تو اس سے بڑھ کر اوہام باطلہ والوں پر قہر ڈھائیں گی۔

حدیث ۷

حاکم صحیح مستدرک اور امام الائمہ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور بیہقی سنن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ تعالیٰ یبعث الایام یوم القیامۃ علی ہیأتہا و یبعث یوم الجمعۃ زہراء منیرۃ لاہلہا فیحفون بہا کالعروس تہدی الی کریمہا بے شک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو ان کی شکل پر اٹھائے گا اور جمعہ کو چمکتا روشنی دیتا جمعہ پڑھنے والے اس کے گرد جھرمٹ کئے ہوئے جیسے نئی دلہن کو اسکے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کر کے لے جاتے ہیں۔

حدیث ۸

امام اجل ابو طالب کی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء میں فرماتے ہیں۔ قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الکعبۃ تحشی کالعروس المزفوفۃ (قال الشارح الی بعلہا) وکل من حجہا یتعلق باستارہا یسعون حولہا حتی تدخل الجنۃ فیدخلون معہا۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائے گا جیسے شب زفاف دولہن کو دولہا کی طرف لے جاتے ہیں تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اس کے پردوں سے لٹکے ہوئے

Marfat.com

اس کے گرد دوڑتے ہوں گے۔ نہایہ امام ابن الاثیر میں ہے

حدیث ۹

نہایہ ابن الاثیر میں یزف علی بینی و بین ابراهیم علیہ الصلوٰۃ والسلام الی الجنۃ ان کسرت فمعناہ یسرع من زف۔ فی مشیتہ اذا اسرع و ان فتحت فھو من زفت العروس ازفھا اذا اهدیتھا الی زوجھا۔ یعنی اسی باب سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضٰی میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیچ میں جنت کی طرف یوں لیے جائے جائیں گے جیسے نئی دولہن کو دولہا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

امام اجل ابن المبارک وابن ابی الدنیا والوالشیخ اور ابن النجار کی کتاب الدرا الثمینہ فی تاریخ المدینہ میں کعب احبار سے راوی کہ انہوں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بیان کیا اور کتاب التذکرہ میں امام ابوعبداللہ محمد القرطبی کے لفظ یہ ہیں۔

ابن المبارک نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا تو اس وقت کعب الاحبار حاضر تھے تو کعب الاحبار نے کہا کہ ستر ہزار فرشتے ہر صبح اتر کر مزار اقدس حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا طواف کرتے

Marfat.com

ہیں اور اس کے گرد حاضر ہو کر صلوٰۃ سلام عرض کرتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یونہی طواف کرتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں۔

فائدہ:۔ مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔

ما من فجر یطلع الا نزل سبعون الف ملك یحفون۔ الحدیث	ہر فجر کو ستر ہزار ملائکہ اتر کر مزار اقدس کا طواف کرتے ہیں۔

فائدہ: امام زرقانی رحمہ اللہ نے یَحُفُّوْنَ کا معنی یطوفون لکھا (طواف کرتے ہیں)۔

حتی اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفا من الملائكة یزفونه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم۔	جب حضور انور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھیں گے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے جو حضور بارگاہ عزت یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال

اعزاز و اکرام و فرحت و سرور راحت و آرام و تزک و احتشام کے ساتھ دولہا کی طرف لے جاتے ہیں۔

فائدہ لغویہ:۔

یزفون کا معنی طیبی (شرح مشکوٰۃ) اور مجمع بحار الانوار و المدارج الشریفہ اور تذکرہ اور مواہب لدنیہ وغیرہ میں یزفون کا معنی یوقرو صلے اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم التوقیر۔ بمعنی التعظیم لکھا ہے

Marfat.com

اور مجمع بحار الانوار میں طیبی شاعر مشکوٰۃ کی علامت لگا کر اس طرح لکھا جو ہم نے پہلے حضرت علی المرتضیٰ کی حدیث نہایہ ابن الاثیر سے نقل کی اور انہوں نے ہر دونوں وجہوں میں۔

فی سبعین الفا من الملائکۃ یزفونہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ستر ہزار فرشتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتکریم اور آپ کے مزار کا طواف کرتے ہیں۔

نقل فرمایا ہے۔

یعنی یزفون بمعنی یطوفون ہو تو بھی صحیح ہے اور اگر بمعنی یوقرون ہو تو بھی۔ اسی لیے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے دونوں مطالب بیان فرمائے ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی
اور
امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محقق دہلوی قدس سرہٗ مدارج میں اسی حدیث کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔

چوں مبعوث می گردد از قبر شریف بیرون می آمد میاں ایں فرشتگان زفاف می کنند اورا زفاف در اصل بمعنی بیرون عروس بخانہ بخانہ زوج ومراد اینجا لازم معنیٰ است کہ بیرون محبوب است پیش	جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مزار شریف سے باہر تشریف لائیں گے درمیان میں لیکر ملائکہ آپکو بارگاہ حق میں لے جائیں گے۔ زفاف دراصل بمعنی دولہن کو اپنے گھر سے شوہر کے گھر میں لیجانے کو کہتے ہیں لیکن یہاں

Marfat.com

محب یعنی بیرون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرگاہ عزت۔ — لازمی معنیٰ ہے وہ یہ کہ محبوب کو محب کے ہاں لیجانا یعنی حضور علیہ السلام کو بارگاہ حق تک پہنچانا

اب وہابیہ بولیں کس کس کو کافر کہیں گے مگر انکو اس پر...... ۔ ان کے اصل مذہب کی تباہی اسی پر ہے کہ اللہ و رسول تک کو مشرک بناتے ہیں پھر اور کسی کی کیا گنتی۔ ان کے امام نے تقویۃ الایمان میں صاف لکھ دیا ہے کہ جو کہے اللہ و رسول نے دولتمند کر دیا۔ تو وہ مشرک ہے حالانکہ بعینہٖ یہی کلمہ خود اللہ عزوجل و سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم قرآن عظیم و حدیث صحیح میں فرمایا۔

قال اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

وَمَا نَقَمُوْا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ — اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں دولتمند کر دیا اپنے فضل سے۔

(پ ۱۰ توبہ)

صحیح حدیث بخاری و صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

و ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ — ابن جمیل کو کیا برا لگا آخر یہی کہ وہ محتاج تھا۔ اللہ و رسول نے اسکو دولتمند کر دیا۔

انتباہ، مسلمان دیکھیں کہ وہ بات جو اللہ جل جلالہٗ نے فرمائی اللہ کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ وہابیہ کا امام منہ بھر کے کہہ رہا ہے کہ جو ایسا کہے وہ مشرک ہے۔ بھلا جس مذہب میں اللہ و رسول تک (معاذ اللہ)

Marfat.com

مشرک ٹھہریں اس سے مسلمانوں کو کافر کہنے کی کیا شکایت

(فتاوی رضویہ شریف ص ۱۹۸-۲۰۲ ج ۶)

اضافہ اویسی غفرلہ شب معراج ہی خود شاہد ہے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دولہا اور تمام انبیاء و ملائکہ علی نبینا وعلیہم السلام کو استقبالی اور باراتی بنایا۔

سنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو دولہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی کہا چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسری بہ ریحہ ریح عروس واطیب من ریح عروس۔ سبل الہدی)

شب اسریٰ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دولہا بنایا گیا تو اس کے بعد آپکے جسم سے عروس کی خوشبو کیطرح خوشبو آتی بلکہ آپکی خوشبو عروس کی خوشبو سے بھی معطر تھی۔

فائدہ: عروس لغت میں دولہا دولہن دونوں کو کہا جاتا ہے چنانچہ غیاث اللغات میں ہے عروس بفتح اول زن نوکد خدا و مرد نوکد خدا عورت نوشادی شدہ (دولہن) مرد نوشادی شدہ (دولہا)

Marfat.com

نظر میں دولہا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے

۶۔ سیاہ پردے کے منہ پر آنچل تجلی ذات بحت کے تھے

حل لغات آنچل (مذکر) پلّو۔ کنارہ۔ شال یا اوڑھنی کا دامن۔ بحت خالص۔ صرف ذات بحت۔ تصوف کی اصطلاح میں۔ تجلی۔ اصطلاح تصوّف میں وہ انوار غیوب جو دل پر کھلتے ہیں۔

شرح دولہائے کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں خصوصی تجلیات تھیں ان سے بوجہ حیا محراب نے سر جھکا دیا۔ اس کے سیاہ پردے سے اسکے چہرے پر ذات حق تعالٰی کے جلووں کا پلّو پڑا ہوا تھا۔

حقیقت کعبہ اس شعر میں حقیقت کعبہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس کی تحقیق و تفصیل تو فقیر اویسی غفرلہ نے رسالہ "کعبہ کا کعبہ" میں عرض کردی ہے۔ یہاں حضرت علامہ محمد عبدالوحید قدس سرہٗ کی تحقیق مع تشریح پر اکتفا کرتا ہے۔

جسکا ترجمہ مولانا دوست محمد اجمیری مرحوم نے ماہیۃ الحق میں کیا، وہ لکھتے ہیں۔

یہ کہ مکہ معظمہ محل نور حجابی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مسجود الیہ ہے کہ اسی طرف سجدہ کیا گیا اور حقیقت اس نور حجابی کی تعین ذاتی ہے جو باعتبار فعّالیت کے مبالغۂ فاعل ہے۔ (یعنی سب سے بڑھ کر کرنیوالا)

Marfat.com

مبدو ربوبیت ہی کہ جہاں سے ظہور ربوبیت کی ابتدا ہے اور یہی یقین ذاتی وجود باوجود حضور صلے اللہ علیہ وسلم (جو عالم کا مبدار اور مواد ہے) علت ہی ہے۔ یعنی سبب ظہور وجود مبارک ہے۔ اور یہی تعین ذاتی کہ علت وجود باوجود حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہے خدا کے خدائی مرتبوں سے جو شامل مسجودیت ہیں وہ مرتبہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مسجود لہ ہے اسی لیے آپ نے سجدہ کیا ہے۔

(خلاصہ از اویسی غفرلہ) یہ کعبہ شریف ایک نور محجوب کا مرکز اسی لیے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا مسجود الیہ ہے اور اس نور کی حقیقت تعین ذاتی ہے یعنی صفت ربوبیت کی ابتدار کا مظہر چونکہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور مبارک کا سبب ہے اسی لیے آپ نے اسکی تعظیم وتکریم سے اسکی طرف سجدہ کیا اس کے بعد ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔

ترجمہ:۔ اگرچہ حقیقت نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبدار تعین ہے کہ جہاں سے آپ کے تعین کی ابتدار ہوئی حقیقت نور حجابی سے اعلیٰ وافضل ہے کیونکہ مبدار ہونا حقیقت نور محمدی کا حقائق الٰہیات کے لیے ہے لیکن وہ نور حجابی خدا تعالیٰ کے منسوبات سے ہے کیونکہ اسکو خدا تعالےٰ کے ساتھ قیام حقیقی ہے اور یہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حادثی مخلوقات خدا سے ہے کہ اس کو خدا تعالےٰ کے ساتھ قیام مجازی ہے۔ اور کلام ان دونوں کے نفس وجود میں ہے نہ ان دونوں کی حقیقت میں خلاصہ یہ ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کعبہ کی حقیقت کو مسجود الیہ بنانا بھی اس کی افضلیت سے نہیں۔

پھر فرمایا کہ

ترجمہ:۔ اور استحالہ ذات مبارک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا انوار حجابی کلی

Marfat.com

آودانی سے ہے پس یہ استحالہ شریف جزئی آنی ہو گا۔ اور فضیلت نور حجابی کعبہ معظمہ
کی کلیتہً آپکے سبب ہے اور کلی کو فضل جزئی پر جزئی کا احاطہ کرنیکے سبب ہے
اور یہ بیان کرنا حقیقت میں جواز ہے۔ سوال مقدر کا جو اسی عبارت سے نکلتا ہے
اور مکہ معظمہ کا سب جگہوں سے محبوب تر جگہ ہونا حضرت محبوب رب العالمین
کی خاطر عاطر میں خدائے مقصود و معبود کا محل نور حجاب ہونے کے سبب سے
ہے اور مدینہ مکرمہ کا جواب رب العالمین میں احب البقاع ہونا سبب فرودگاہ
وجود باجود حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ پس شرف مکان کا مکین کے شرف کے
سبب خود فارق بیّن فضل و منزلت میں ہے جس سے علانیہ منزلت میں فرق ظاہر
ہے اور مدینہ مکرمہ کے فضل میں جو مکہ معظمہ پر ہے جیساکہ حدیث سے ظاہر ہے
فضل جزئی کی تاویل ہو سکتی ہے بخلاف فضل مکہ مکرمہ کے کہ بہتر خدا کی زمین اور
محبوب تر خدا کی زمین اس کا وصف ہونے کے سبب سوائے کلی کے اور فضل
اسکا نہیں ہو سکتا۔

اور قطع نظر اس فضل کے انتساب میں یہی فضل مقصود ہے اگر کوئی
اور فضل ہو گا وہ غیر مقصود ہے اور البتہ وہ زمین جو حضرت کے جسد طیب کے
حمل سے مشرف ہے یعنی وہ زمین جس نے جسد مبارک کو اٹھا رکھا ہے تمام
روئے زمین اور آسمان سے اشرف ہے سوائے اس زمین کے کہ محل نور حجابی
ہے اور سوائے عرش عظیم کے جو نور مسجودلہ کا محل ہے اگر تو ہمارے علماء کے
اختلافی مطالب اور انکی دلیل جو کچھ انہوں نے اختیار فرمائی ہیں معلوم کرے گا اور
اس فقیر کی دلیل کو (جو بہتر اختیار کی ہے) تو انشاء اللہ تعالےٰ مطلب کو صحیح پہنچ جائیگا
اور بے شک عنصر قلب شریف حضرت عرش عظیم کی ماہیت سے افضل ہے
کیونکہ عنصر مسلوبات روح میں تابع روح ہے پس جیسے روح اعلیٰ کو روح تابع ہے

Marfat.com

افضلیت ہے حکم میں روح اعلیٰ کے مسلوبات روح تابع کے مسلوبات سے فوقیت و فضیلت ہے اس طرح عنصر اعلیٰ روح کو فوقیت و فضل ہے عنصر روح تابع سے اس لیے کہ عنصر تابع روح ہے اور البتہ عنصر قلبی افضل ہے عنصر قلب سے اپنے اپنے حد کے تفاوت پر جبکہ تبع و پیروی روح میں موجودات محمدی کا آپ کے مخصوصہ ملوبات سے فرق کا لحاظ کریں۔ اور قلب بسیط آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم عرش عظیم سے افضل ہے بلکہ فضیلت کے بعد بڑھ کر فضیلت ہے اس لیے کہ تعین عرش عظیم نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک جزو قلیل ہے باوجود حمل انوار قدیم کے متعدد آنوں میں لبسبب لزوم تجدد اپنے امکان کے اور آن واحد میں لبسبب لزوم قرار اپنے تشخص زائد کے کیونکہ حدوث ماہیت امکانی کے لیے جدت لازمی ہے اور جدت بعد فنا تعداد امکان و زمان کی مستلزم ہے لہٰذا تعین عرش کو حمل انوار قدیم کا متعدد آوان میں باعتبار تجدد خلق ماہیت ضروری ہے اور تشخص زائد کو جو ماہیت پر ایک شئے زائد علاوہ ماہیت ہے اپنے دوام بقا میں فنا نہ ہونے کے سبب قرار لازمی ہے۔ کہ آن و زمان واحد کا مستلزم ہے لہٰذا تشخص عرش کو حمل انوار قدیم کا بسبب لزوم قرار آن واحد میں ہوگا۔ فقیر اویسی غفرلہ نے جس کتاب کا حوالہ دیا ہے کتاب و مصنف رحمہ اللہ کا تعارف ملاحظہ ہو۔

تعارف مصنف کتاب

اس کتاب کا تعارف اور مصنف کے القابات ماہیۃ الحق کے دیباچہ میں لکھا کہ۔

این کتاب مسمی بہ تذکرۃ الحق از تصنیف عارف باللہ واصل الی اللہ بمالک کامل مخزن حقائق منبع دقائق محقق الملۃ والدین۔ مظہر علمائے راسخین کاشف اسرار

Marfat.com

غیبی واقف علم لدنی صوفی صافی شیخ الوقت فقیر کامل حضرت استادی مولانا مولوی محمد عبدالوحید المخاطب بہ محمد امیر رحمتہ اللہ تعالےٰ۔

اسکے بعد ایک صفحہ تقریباً کتاب کی توصیف میں لکھا۔ اس کا ترجمہ کرنے والے ان کے شاگرد مولانا دوست محمد اجمیری مرحوم ہیں اسکا نام ماہیتہ الحق رکھا پرانی اردو ہے فقیر نے اسے جوں کا توں رہنے دیا چند مقام کی اصلاح کر کے پھر اسے اس کے حال پہ چھوڑ دیا البتہ صلعم کاٹ کر فقیر نے صلے اللہ علیہ وسلم کا اضافہ کیا ہے گزشتہ ۱۴ صدی کے اوائل کی تصنیف ہے اس کا اول و آخر گم ہے کتاب کا اکثر مواد فتوحات مکہ شریف سے ماخوذ ہے بہرحال حقیقت کعبہ پہ جو مختصر لکھا ہے خوب لکھا ہے ہم نے اپنے موضوع کے مطابق پاکر اس باب کا ترجمہ لکھ دیا ہے تاکہ واضح ہو کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت کعبہ کے بھی کعبہ ہیں۔ چنانچہ اسی کتاب مذکور میں ہے

اور لغین قلب بسیط شریف ایک عظیم کلی ہے انوار قدیم کا آوان متعددہ میں حامل ہونے کے سبب خود کے امکان کے تجدد لازم ہونے سے اور آن واحد میں اپنے تشخص زائد کے قرار کے لازم ہونے سے اور انصاف کلی کا تشرف جو آوان میں ہوتا ہے ایک دوسرا افضل ہے کہ عرش عظیم کو اس سے ایک جزئی حصہ بھی نہیں ہے اور اس تبیین یعنی بیان کرنے میں حقیقت کے جواب ہے فکری خطاؤں کا پس نسبتیں کہ وجہ مخصوصہ رکھتی ہیں انکو اپنے اپنے محل میں ٹھہراتے ہیں فکر سلیم چاہیئے تاکہ جو جس چیز سے کہ حاصل ہونا چاہیئے حاصل ہووے اور اسی طرح تعظیم و محبت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے آثار کی جن کی حقیقتیں مختلف ہیں اور نسبت متحد ہے مختصر یہ ہے شعر

Marfat.com

جس جانشان پلئے مبارک ہو آپ کا
برسوں ہی سجدے سے اہل بصیرت کیا کریں

اگر سن لو کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی اثر ہے گو محقق نہ ہو تو تعظیم و محبت لازم ہے کیونکہ اس کی نفی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور ہمارے سلف کی یہی عادت ہے ورنہ تعظیم و محبت میں بے ادبی ظاہر ہے چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالےٰ کے حال میں مذکور ہے کہ مدینہ منورہ میں جہاں کہیں پرانی عمارت دیکھتے تھے پورے ادب کے ساتھ چڑھتے تھے یہ خیال کر کے کہ شاید کبھی اس رسول خدا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنے دست مبارک لگائے ہوں یہاں سے ظاہر ہے کہ تعظیم آثار کے لیے صحت روایت درکار نہیں صرف احتمال کافی ہے۔

(ماہیتہ الحق صـ ۲۲۵ تا صـ ۲۲۳)

حاضر و ناظر کے متعلق ایک دلیل

کعبہ ایک کمرہ ہے جو مکہ معظمہ میں ہے لیکن اس کے جلوے ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ ورنہ کعبہ تو ایک کمرہ ہے وہ کل مخلوق کا قبلہ کیسے جبکہ عالم دنیا کے نمازی مختلف جہان و مختلف مقامات پہ نماز ادا کرتے ہیں تو سب کو تو ایک کمرہ آگے نہیں بلکہ وہی حقیقت کعبہ سب کی قبلہ ہے اسی حقیقت کعبہ کے لیے حکم ہے کہ اُدھر پیٹھ کر کے نہ بیٹھو۔ پاخانہ۔ پیشاب کے وقت اس طرف پیٹھ ہو اور منہ نہ ہو یہاں تک کہ ایک صحابی نے مدینہ طیبہ میں اس طرف تھوکا تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے پیچھے نماز پڑھنے سے روک دیا اور اب بھی یہی حکم ہے کہ قبلہ کی طرف تھوکنا مکروہ ہے۔

اسی حقیقت کعبہ کے انوار ذرہ کائنات میں پھیلے ہوتے ہیں اسی لیے علماء فرماتے ہیں کہ ہر وقت قبلہ رخ بیٹھنے والے کا چہرہ نورانی ہو جاتا ہے

Marfat.com

یہ انوار اسی حقیقت کعبہ کے ہیں جس کا نقاب یہی ظاہری کعبہ ہے۔

نکتہ :۔ کعبہ ایک مرکز میں رہ کر ہر جگہ حاضر و ناظر اور لباس کے اندر ایسا نور کہ کائنات کے ذرہ ذرہ میں جلوہ گر ہے لیکن افسوس کہ کعبہ کے کعبہ (صلے اللہ علیہ وسلم) سے انکار

قبلۂ الہی

نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کا قبلہ (کعبہ) تسلیم کرنے میں بدقسمت امتی پس وپیش کر رہا ہے۔ حضرت علامہ سید آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں تو ثابت فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم خود اللہ تعالیٰ کی توجہ کے بھی آپ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ (مرکز توجہ) ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو۔

و قیل المراد بها ان لکل احد قبلة فقبلة المقربین العرش والروحانیین الکرسی والکروبین البیت المعمور والانبیاء قبلك بیت المقدس و قبلتك الکعبة و هی قبلة جسدك و اما قبلة روحك فانا و قبلتی انت۔

(روح المعانی پ ۲ رکوع ا ص ۱۴ تحت آیة ولکل وجهة الخ)

بعض نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص کا اپنا قبلہ ہے اس معنی پر مقربین کا قبلہ عرش اور روحانیوں کا کرسی کروبیوں کا بیت المعمور حضور علیہ السلام کے پہلے اکثر الانبیاء کا بیت المقدس اور آپ کا قبلہ کعبہ لیکن یہ جسم کا کعبہ ہے اور آپکے روح کا قبلہ ذات باری تعالیٰ ہے۔ اور باری تعالیٰ کا قبلہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

Marfat.com

انتباہ یہاں قبلہ سے مراد مرکز توجہ ہے نہ یہ کہ اللہ بھی نماز پڑھتا ہے باطن تو اسکی نماز کا قبلہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں؟ (معاذاللہ)

صاحب روح المعانی کا مطلب یہاں قبلہ سے مرکز توجہ ہے اور بس۔

مجدد دین وملت شیخ الاسلام حضرت امام احمد رضا محدّث بریلوی قدس سرہٗ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلّی کا ایک ظِل
روشن انہیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے

؎ ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منٰے
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

ان اشعار کے تحت مزید تحقیق و تفصیل فقیر کی شرح حدائق بخشش ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

خوشی کے بادل امنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آ رہے تھے

حل لغات

امنڈ از امنڈنا۔ ابلنا۔ بھر آنا۔ جمع ہونا۔ طاؤس مور (خوشنمار نگ) پرند کا نام۔ نغمہ۔ راگ۔ گیت۔ سریلی آواز۔ سماں زمانہ۔ وقت۔ موقع محل۔ لطف۔ جوبن۔

شرح

خوشی کے بادل جمع ہو کر آئے دلوں کے مور نے اپنے رنگ دکھائے وہ نغمۂ نعت کا سماں ایسا تھا کہ خود حرم شریف بھی وجد کناں تھا۔

مروی ہے کہ جب آپ کی سواری بطحا سے روانہ ہوئی تو میدان بطحی آپ کے نور سے روشن ہو گیا اور بہشت سے خوشبو چلی صلوٰۃ وسلام کی صدا ہر طرف سے گونجی اور مرحبا کے نعرے لگے۔

دونوں عالم میں نور علیٰ نور کیوں کیسی رونق افروز آج رات ہے
یہ مسرت ہے کس کی ملاقات کی عید کا دن ہے یا آج کی رات ہے
طور چوٹی کو اپنے جھکانے لگا۔ چاندنی چاند ہر سُو بچھانے لگا۔
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا۔ رشک صبح وصفا آج کی رات ہے

فائدہ

جب روانگی کا سماں ہو تو حرم کو وجد نہ آیا ہو گا تو کیا ہو گا۔

Marfat.com

۸۔ یہ جھوما میزابِ زر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

حل لغات جھوما از جھومنا۔ لہرانا۔ جھکنا۔ میزابِ زر۔ سونے کا پرنالہ مراد میزابِ رحمت جو کعبہ کا پرنالہ شریف ہے۔ جھومر۔ ایک قسم کا زیور جو ماتھے پر خوبصورتی کے لیے لگایا جاتا ہے۔ گردہ ڈھلک از ڈھلکنا اوپر سے نیچے کو آنا۔ ٹپکنا۔ پھوہار ترشح، ہلکی ہلکی بارش۔ جھڑ از جھڑنا گرنا۔

شرح میزابِ رحمت کا جھومر جھکا ایسا جھکا کہ کان پر ڈھلک آگیا ہلکی ہلکی بارش برسی تو موتی ہی گرے جن سے حطیم شریف کی گود موتیوں سے بھر گئی۔

۹۔ دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے۔

حل لغات گستاخ۔ شوخ۔ چالاک۔ بے شرم (بے ادب) شریر۔ پہلا دوسرا معنیٰ مراد ہے آنچلوں۔ آنچل

Marfat.com

کی جمع ۔ پلو۔ کنارہ۔ شال یا اوڑھنی کا دامن ۔ مشکیں سیاہ ۔ مشک جیسی خوشبو کا ۔ مشک کے رنگ کا۔ غزال (بکسر الغین) ہرن کا بچہ نافے نافہ کی جمع بمعنی کستوری کی تھیلی جو ہرن سے نکلتی ہے۔ بسا از بسانا۔ خوشبودار کرنا۔ آباد کرنا۔ پہلا معنی ہی مراد ہے ۔

شرح دلہن (کعبہ) کی خوشبو سے کپڑے مست تھے ۔ بادنسیم چالاک کے پلو سے جو غلاف سیاہ (خوشبودار) اڑ رہا تھا ہرن اپنی خوشبو کی تھیلی کو خوشبودار بنا رہا تھا ۔

۱۰۔
پہاڑیوں کا وہ حسنِ تزئین وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں
صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

حل لغات تزئین ۔ آرائش ۔ زینت سجاوٹ تمکین طاقت بل ۔ عزت ۔ قدر شان و شرافت ۔ دھانی ہلکا سبز رنگ ۔ ایک قسم کے چاول دھان بونے کے قابل زمین ۔ چنے ہوئے از چننا اکٹھا کرنا۔ سمیٹنا۔ چھانٹنا تعمیر کرنا۔ سجانا سلیقہ سے رکھنا چنت ڈالنا ۔

شرح شبِ معراج پہاڑیوں کے حسن و سنگار کا کیا کہنا اور ان کی اونچی چوٹی کا ناز و عزت اور شان و شرافت اللہ ۔ اللہ ۔ کیا خوب کر بادِ صبا سے لہریں آئیں تو انہوں نے سبز رنگ کے دوپٹے اپنے اوپر سجا رکھے تھے ۔

Marfat.com

نہا کے نہروں نے وہ دمکتا لباس آبِ رواں کا پہنا
۱۱۔
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حباب تاباں کے تھل ٹکے تھے

حل لغات

نہا۔ نہانا کا اسم دمکتا چمکتا۔ آبِ رواں۔ بہتا پانی چلتا پانی۔ باریک ڈوریا (کپڑا) یہاں یہی مراد ہے۔ چھڑیاں چھڑی کی جمع۔ پتلی لکڑی۔ ہاتھ کی لکڑی۔ بید۔ قمچی۔ دھار لچکا جھٹکا۔ ہچکولہ۔ موج۔ ایک قسم کا پتلا گوٹہ۔ حباب پانی کا بلبلہ۔ شیشے کے گولے۔ ایک قسم کا زیور۔ تاباں روشن چمکدار۔ بل کھائی ہوئی۔ تھل۔ جگہ۔ ٹھکانا۔ ٹکے ماضی ٹکنا ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔ نیچے بٹھ جانا۔

شرح

نہروں نے غسل کر کے آبِ رواں (باریک کپڑا) کا چمکدار لباس پہن رکھا تھا۔ اس نہر کی موجیں بید یعنی ہاتھ کی لکڑیاں (چابک) تھیں اور پانی کی دھار یعنی پانی کا تیز بہاؤ ایک قسم کا پتلا گوٹہ معلوم ہوتا تھا اس میں چمکدار بلبلے جگہ بنا کر آرام سے بیٹھے ہوئے تھے۔

اس شعر میں جو علم معانی و بیان کے دریا بہا دیئے ہیں۔ چونکہ میرے موضوع سے متعلق نہیں اسی لیے اس فن کے ماہر کو دعوت سخن ہے۔ لکھے جتنا جی چاہے۔

انتباہ

اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے کلام منظوم (حدائق بخشش) کے اکثر اشعار کا یہی حال ہے۔

Marfat.com

۱۲۔

پرانا پُر داغ ملگجا تھا اٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجوم تارِ نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بادلے تھے،

حل لغات داغ دھبہ۔ نشان۔ عیب۔ زخم۔ رنج۔ صدمہ۔ ملگجا کچھ میلا کچھ رجلا۔ کچھ صاف کچھ نہیں۔ چاندنی چاند کی روشنی۔ ہجوم کسی پر یکبارگی ٹوٹ پڑنا۔ بھیڑ بھاڑ۔ انبوہ۔ تار تاگہ کسی دھات کا لمبا ڈورا۔ سلسلہ۔ ریزہ۔ ٹکڑا۔ بادلے بادلہ کی جمع زری ایک قسم کا کپڑا جو ریشم اور چاندی کے تاروں سے بُنا جاتا ہے۔

۱۲۔ شرح چاند کی روشنی کا پرانا فرش جو جگہ جگہ پہ داغدار اور میلا کچیلا ہو چکا تھا اسے اٹھا لیا گیا تھا۔ اس کے بجائے عرش سے تا فرش قدم قدم پر نوری مخلوق کی پُر انبوہ اور مسلسل نگاہوں کے سنہری فرش بچھے ہوئے تھے۔

۱۳۔

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پَر جہاں بچھے تھے

حل لغات غبار گرد دھول۔ کدورت۔ رنج۔ کینہ۔ بیزاری۔ کہر۔ دھند۔

Marfat.com

دھواں۔ نثار قربان۔ رہگزر راہ۔ عام سڑک۔

۱۲۔ شرح ہم غبار بن کر قربان جائیں لیکن اب وہ راستہ کہاں ملے۔ جہاں ہمارے دل اور حوروں کی آنکھیں اور فرشتوں کے پر بچھے ہوئے تھے۔

> خدا ہی دے صبر جانِ پُرغم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
>
> ۱۴۔ جب اُن کو جُھرمٹ میں لے کے قُدسی جِناں کا دولہا بنا رہے تھے

حل لغات جُھرمٹ۔ عورتوں کا حلقہ۔ بھیڑ۔ درمٹ۔ سڑک کوٹنے کا آلہ۔ قدسی پاک۔ فرشتہ۔ نیک آدمی۔ جناں (بکسر الجیم وتخفیف النون جنت کی جمع۔

۱۴۔ شرح خدا تعالیٰ صبر کی دولت بخشے جان پُرغم ہے۔ اے عزیز میں تجھے وہ عالم کیسے دکھا دوں۔ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ملائکہ کرام حلقہ باندھ کر جنّت کا دولہا بنا رہے تھے۔

غسل نبوی کا منظر مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السّلام راہوار براق لیکر حاضر ہوئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواب میں تھے بپاس ادب بیدار نہ کر سکے انتظار میں کھڑے تھے۔ فرمانِ الٰہی پہنچا قَبِّلْ قَدَمَیْہِ میرے حبیب کے پائے مبارک کو

ل؎ ایک روایت میں ہے کہ حکم ہوا اے جبرئیل دور رہ ہم خود اپنے حبیب کو لطف وکرم سے بیدار کریں گے چنانچہ حضور بیدار ہوئے جبرئیل کو کھڑا اور خوشخبری معراج سناتے پایا۔

Marfat.com

چوم کہ تیرے لبوں کی سردی سے محبوب کی آنکھ کھلے اور تجھے اس کے صلہ میں خدمت اس در کی ملے اسی دن کے واسطے تجھے میں نے کا نور سے پیدا کیا تھا چنانچہ جبرئیل نے اپنا مونھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک پر ملا

غزل

ہے یہ معراج کی شب اے مرے سرور جاگو
آیا جبریل ہے لینے کو پیمبر جاگو
شمع کا نور لیے در پہ ہیں حاضر ملکوت
خلق کے راہنما ہادی و رہبر جاگو
منتظر دید کا ہے آج خداوندِ جہان
چل کے دکھلا دو ذرا روی منور جاگو
حورین جنت کی ہیں مشتاق لقائی احسن
اے شہ حُسن اُٹھو ساقیِ کوثر جاگو
خوابِ راحت سے جگاتا ہے تمہیں یہ خادم
نرگسیں چشم کرو وا گُلِ خوشتر جاگو
چل کے بخشش کرو امت کی بلاتا ہے کریم
یہ شبِ قدر ہے اے شافع محشر جاگو
لایا جنت سے ہوں راہوار سواری کے لیے
برج خوبی کے درخشندۂ اختر جاگو

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کے لبوں کی سردی محسوس فرما کر بیدار ہوئے جبرئیل کو بالین پر کھڑا پایا اور عرض کرتے سُنا۔

Marfat.com

ان اللہ جل جلالہ یقرئک السلام وھو
یدعوک وانا حاملک الی اللہ تعالیٰ۔

آپ کے رب تبارک وتعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور بلایا ہے اور میں اس تک لیجانے والا ہوں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصدِ طہارت فرمایا خطاب آیا اے جبرئیل بہشت میں جا اور وہاں سے آب کوثر لا۔ اُس سے میرے حبیب کو نہلا ابھی کلام تمام نہ ہونے پایا تھا اور حضور بند قبا نہ کھولنے پائے تھے کہ داروغہ بہشت دو صراحیاں یاقوت کی آب کوثر سے بھری ہوئی اور ایک طشت زمردین جس کے چار پہلو تھے اور ہر پہلو پر ایک ایک گوہر تاباں رکھا تھا لایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے غسل دیا۔ پھر حلۂ بہشتی پہنایا اور عمامہ نورانی باندھا۔

فائدہ عمامہ کو داروغہ بہشت نے سات ہزار برس پہلے خلقت آدم علیہ السلام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تیار کیا تھا اور چالیس ہزار فرشتہ اُس کے گرد نہایت تعظیم سے کھڑے ہو کر تسبیح وتہلیل کیا کرتے تھے اور عقب ہر تسبیح حضور پر درود پڑھا کرتے تھے جب داروغہ بہشت اُسے لے کر چلا تو سب اُس کے ہمراہ آ کر حضور کی زیارت سے مشرف ہوئے اور اس عمامے میں چالیس ہزار نقش اور ہر نقش میں چار خط تھے اول میں محمد رسول اللہ دوم میں محمد نبی اللہ سوم میں محمد خلیل اللہ چہارم میں محمد حبیب اللہ لکھا تھا پس جبرئیل نے ردائے نور حضور کو اڑھائی نعلین سبز زمردین پہنائیں پٹکہ یاقوت سرخ کا کمر سے باندھا تازیانہ زمرد سبز کا جس میں چار سو موتی آفتاب کی مانند چمکتے ہوئے جڑے تھے ہاتھ میں دیا اور دست اقدس تھام کر مسجد حرام میں لائے۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں تشریف فرما کر آب زمزم

Marfat.com

سے وضو کیا اور سات مرتبہ طواف خانہ کعبہ ادا فرما کر حطیم میں قدرے استراحت فرمائی تھی کہ جبرئیل طشت طلائی پر از حکمت وعرفان وکرمت وایمان لے کر حاضر ہوئے اور حضور کو چت لٹا کر سینہ مقدس چیرا اور دل مبارک نکال کر چاک وپاک کیا حکمت وعرفان ونور ایمان سے بھرا اور سینہ وعروق کو آبِ زمزم سے صاف وشستہ کر کے اُس میں رکھا۔ رکھتے ہی زخم بھر آیا کسی قسم کا درد والم محسوس نہ ہوا۔

نکتہ: سینہ مقدس چاک وپاک کرنے میں یہ بھید تھا کہ آپ کا حوصلہ بقدر اُن ترقیات وکمالات کے کہ جو آج کی رات عنایت ہوں، فراخ وکامل ہو جائے اور قلب مبارک حکمت وایمان سے بھرنے میں یہ حکمت تھی کہ انوار و تجلیات اور علوم ومعارف کی استعداد وقابلیت اور عجائب وغرائب ملک و والملکوت دیکھنے سے حکیم مطلق کی کمال قدرت پر اطمینان کلی حاصل ہو۔ پھر جبرئیل نے دست مبارک پکڑا اور خانہ کعبہ سے بطحا مکہ میں لائے۔

فائدہ شق صدر حضور چار مرتبہ ہوا۔ ایک زمانہ رضاعت میں دوسرے قریب بلوغ۔ تیسرے مسند نبوت پر جلوہ فرما ہونے سے پہلے چوتھے شب اسرا، اس کی تحقیق وتفصیل فقیر کی کتاب معراج مصطفٰے میں ہے۔

اتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

Marfat.com

حل لغات صدقہ وہ چیز جو خدا تعالےٰ کے نام پر دی جائے۔ خیرات۔ بٹ تقسیم۔ مچل مچل تکرار تاکید لفظی ہے۔ مچل مچلنا کا اسم ہے۔ بپھرنا۔ ضد کرنا۔ جبین۔ پیشانی۔ ماتھا۔

شرح شب معراج حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کی خیرات اتار کر نور کے احاطے تقسیم کیے جا رہے تھے۔ چاند اور سورج بپھرے ہوئے تھے اور بضد تھے کہ ہمیں تو صرف جبین اقدس (سے جو نور ٹپک رہا ہے) کی بھیک نصیب ہو۔

۱۶۔ وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

حل لغات چھلک۔ لبریز۔ لبالب۔ بھرا ہوا۔ چھلکنا کا اسم ہے کناروں تک بھر کر ٹپکنا۔ ڈھلکنا۔ نیچے گرنا۔ جوبن سیان پن۔ اٹھتی جوانی۔ بچپن۔ نوجوان عورت کے پستان۔ ٹپک ٹپکنا کا اسم قطرہ قطرہ گرنا۔ رسنا۔ چھننا۔ پکے پھل کا گرنا۔ کٹورے کٹورہ کی جمع پانی پینے کا پیالہ آباد۔ خوب بسا ہوا۔

شرح وہی شب معراج والا نور تو لبریز اور لبالب ہو کر تا حال موجود ہے اور وہی جوبن تو ابھی تک ٹپک رہا ہے آپ کے نورانی غسل کے وقت جو نورانی پانی گرا تھا وہ ستاروں نے نوری پیالے پُر کر لیے تھے۔

Marfat.com

بچا جو تلووں کا اُن کے دھوون بنا وہ جنّت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے ۱۷

حل لغات
تلووں تلوا کی جمع پاؤں کی ایڑھی اور پنجے کے بیچ کا حصہ۔ دھوون کسی چیز کا دھلا ہوا پانی رنگ و روغن چمک دمک۔ چہرہ مہرہ اُترن اترے ہوئے کپڑے۔

شرح
حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل مبارک کی فراغت کے بعد آپ نے جو پاؤں مبارک دھوئے آپ کے پاؤں کے تلووں سے جو پانی گرا وہ جنّت کا چہرہ مہرہ اور اس کی چمک دمک بنی اور آپ نے غسل کے بعد جو پہلی پوشاک اقدس اتاری وہ جنّت کے باغات کے نوری پھول ہیں۔

مروی ہے کہ جونہی حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبرئیل علیہ السلام کی آواز کو مسموع فرمایا بیدار ہوئے اور جبرئیل علیہ السلام کو پوچھا اے جبرئیل تو رحمت کی آیت لے کر آیا ہے یا عذاب کی۔ جبرئیل نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دربار میں بلایا ہے۔ ایک راز کے لیے جو آپکے اور آپ کے رب کے درمیان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے جبرئیل کریم نے مجھ کو اپنے پاس بلایا ہے۔ وہ میرے ساتھ کیا معاملہ کرے گا۔ جبرئیل نے عرض کی۔ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ تاکہ وہ آپ کے اگلے پچھلے لوگوں کے گناہ بخشے۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا یہ تو میرے لیے ہے میری امت کے لیے جو بمنزلہ میری عیال کے ہے کیا ہے۔ جبرئیل نے عرض کی آپ کی امت کے لیے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کا رب یہاں تک عطا کرے گا کہ آپ امت کے بارے میں راضی ہو جائیں گے۔

———— رضوان نے عمامہ کو جنت سے لیا تو فرشتوں نے عرض کی۔ اے ہمارے رب تو نے ہم کو اس عمامہ والے پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اب تو ہم کو اسے آنکھوں سے دیکھنے کا شرف بھی عطا فرما۔ ہم کو اجازت دے کہ ہم بھی رضوان کے ساتھ تیرے محبوب صاحب عمامہ کے درِ اقدس پر حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اجازت دی۔ وہ رضوان جنت کے ہمراہ حاضر ہوئے ہیں۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی جو طشت میں جمع ہے میکائیل کو دو اور پھر اس کے بعد اسرافیل کو اور عزرائیل کو دو۔ عزرائیل کو حکم ہوا کہ وہ یہ پانی جنت الفردوس میں لے جائے اور حوروں کو کہے کہ وہ اس پانی کو اپنے مونہوں پر ملیں۔ جب حوروں نے وہ پانی اپنے منہ پر ملا تو ان کا نور اور حسن پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو گیا۔ راویوں نے ذکر کیا کہ جب جبرئیل علیہ السّلام نے آپ کی خدمت میں براق پیش کیا آپ اس پر سوار ہوں تو براق نے شوخی کی۔ جبرئیل علیہ السّلام نے کہا اے براق تو حیا نہیں کرتا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے نہیں سوار ہوا تیری پشت پر کوئی جو افضل ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براق نے کہا اے جبرئیل کیا یہ نبی عربی ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں۔ براق نے کہا یہ صاحب حوض المورود ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں۔ اس نے کہا یہ قائد ہے جبرئیل نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کیا یہ شفیع المذنبین ہے۔ کہا ہاں۔

Marfat.com

۱۸۔ خبر یہ تحویلِ مہر کی تھی کہ رُت سُہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیبِ تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

حل لغات تحویل حوالہ کرنا۔ سپردگی۔ امانت۔ پونجی کسی ستارے کا عمل ہونا۔ رُت ہر چیز کا زمانہ فصل موسم۔ سہانی سہانا کی مونث دلپسند۔ من بھاتی۔ پیاری۔ جوڑا پوری پوشاک۔

خبر سورج کی تحویل کی یہ تھی کہ سہانی گھڑی کا موسم بدلے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نورانی عالم کی پوشاک زیب تن فرمائی اور یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے۔

۱۹۔ تجلیِ حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

حل لغات تجلی روشنی چمک اصطلاح صوفیہ وہ انوارِ غیوب جو دل پر کھلتے ہیں۔ سہرا پھولوں یا موتیوں کی وہ لڑیاں جو دولہا دلہن کے سر سے منہ پر لٹکائی جاتی ہے۔ نچھاور۔ نثار۔ بکھیرا۔ اتارا۔ پرے۔ اس طرف۔ دور۔ الگ جما کر حال ہے۔ مصدر جمانا ترتیب سے لگانا۔ چسپاں کرنا۔ راضی کرنا۔ ٹھاننا مضبوط کرنا۔ دو رویہ (دو طرفہ)

Marfat.com

شرح حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سرِ مبارک پر تجلیٔ حق کا سہرا سجایا گیا اور آپ پر صلوٰۃ وسلام کے تحفے نچھاور کئے گئے۔ دونوں طرف قدسی فرشتے دور منظم طور سلامی کے لئے کھڑے تھے۔

۲۰۔ جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

حل لغات واں وہاں لپٹ لپٹنا کا اسم چمٹنا پیچھے لگنا۔ چپکنا۔ الجھنا۔ مصروف ہونا۔ بل کھانا تہ ہونا یہاں بمعنی چمٹنا کا اسم یعنی چمٹ کر ترکیب میں حال ہے۔ اترن۔ اترے ہوئے کپڑے نامرادی بدنصیبی۔ ناکامی۔

شرح کاش ہم بھی وہاں گلشن کی خاک ہوتے اور آپ کے قدموں کو چمٹ کر آپ کا اترا ہوا لباس لے لیتے۔ لیکن کیا کریں ہماری قسمت میں تو یہ ناکامی لکھی تھی۔

Marfat.com

> ابھی نہ آئے تھے پشتِ زین تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک
>
> ۲۱۔
>
> صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے۔

حل لغات

شلک توپوں کی باڑ۔ توپ کی آواز سر ہوئی پیچھے لگی۔ صدا گنبد کی آواز۔ آہٹ فقیر کی آواز۔ مبارک نیک۔ اچھا۔ خوشخبری۔ مبارک باد۔ مستانہ مست کی طرح مستانے کی مانند۔ وہ شخص جس کی چال سے مستی ظاہر ہو۔ مجذوب۔ جھومتے از جھومنا۔ جھکنا۔ لڑکھڑانا ہاتھی کی سی چال چلنا۔ لہرانا۔

شرح

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابھی زین مبارک پر مکمل طور رونق افروز بھی نہیں ہوئے تھے مغفرت امت کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ادھر شفاعت نے مبارکباد کی صدا دی اور بیچارے گناہ مستانہ وار جھوم رہے تھے۔ اچھا ہوا ہم آپ کی امت کی اذیت رسائی سے بچ گئے۔ اگر امت کو ایذا پہنچتی تو ہماری وجہ سے اور یہ حضور علیہ السّلام کے غم کا سبب تھا۔ لیکن اب آپ کو مغموم کرنے کے ارتکاب کی بے ادبی سے ہم بچے اس طرح ہمارا آقا خوش ہوا۔ ہم بھی خوشی سے مستانہ وار جھوم رہے ہیں۔

اُمت کی بخشش کا مژدہ

روایات میں ہے کہ ستر ہزار نورانی فرشتوں نے براق کے گرد حلقہ کیا ہوا تھا۔ جبریل نے رکاب اور میکائیل لگام تھامے ہوئے تھا۔ جب رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

براق پر سوار ہونے لگے تو رحمتِ کردگار کے تمام دروازے کھلے ہوئے دکھائی دیئے۔ آپ کو اپنی گنہگار اُمت یاد آگئی۔ موقع غنیمت جان کر فرمانے لگے اے جبریل جب تک میری گنہگار اُمت کے متعلق مجھے کوئی مژدہ نہیں مل جاتا۔ اس وقت تک میں براق پر نہیں بیٹھوں گا۔ یہ سُننا تھا کہ رحمتِ حق موجزن ہوئی ندا آئی اے میرے پیارے حبیب آپ اپنی امت کا غم نہ کھائیں۔ روزِ محشر آپ مقام محمودہ پر فائز ہوں گے۔ جب آپ کے لب ہائے مبارک امت کی شفاعت کے لیے کھلیں گے۔ ہماری اجابت بڑھ کر اسے گلے لگا لے گی اور ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ آج کی طرح روزِ محشر آپ کے ساتھ آپ کی اُمت کے لیے بھی براق بھیجیں گے۔ تاکہ وہ آنکھ جھپکتے میں پل صراط سے گذر کر جنت الفردوس میں داخل ہو جائے۔ (ریاض الازہار ص ۲۰۹)

اپنی امت کے حق میں مژدہ شفاعت لے کر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس انداز سے براق پر سوار ہوئے کہ جبریل نے رکاب پکڑی میکائیل نے لگام تھامی۔ ستر ہزار فرشتے نور کی قندیلیں اور کافور کی بتیاں روشن کئے ہوئے براق کے اردگرد پرے جمائے کھڑے تھے کہ آپ کی سواری رواں دواں ہوئی ادھر سواری چلی ادھر رحمت خداوندی کی باد بہاری۔ ؎

باغ عالم میں باد بہاری چلی
سرور انبیاء کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذات باری چلی
ابر رحمت اٹھا آج کی رات ہے

Marfat.com

عجب نہ تھا رخش کا چمکنا غزالِ دم خوردہ سا بھڑکنا
۲۲۔
شعاعیں بکے اڑا رہی تھیں تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے

حل لغات

عجب نیا۔ عمدہ۔ نادر۔ رخش بالفتح رنگ سپید و سرخ درم آمیختہ لیکن مجازاً ہر گھوڑے کو رخش کہتے ہیں اس کی وجہ تسمیہ غیاث میں ملاحظہ ہو۔ یہاں براق شریف مراد ہے۔ غزال ہرن کا بچہ رم خوردہ سا حرف تشبیہہ۔ مثل۔ مانند جیسے کالا سا وغیرہ بھڑکنا شعلہ زن ہونا۔ غصہ آنا سخت گرم ہونا۔ شعاعیں شعاع کی جمع چمک۔ سورج کی کرن بکے بکا (بضم الباء) ہندی لفظ ہے دھوئیں کا اکٹھا ہو کر نکلنا۔ مشت خاک۔ صاعقے۔ صاعقہ کی جمع بجلی۔ جلانے والی بجلی۔

۲۲۔ شرح

براق کے چمکنے سے تعجب کیوں ایسے اس غزال تیز رفتار کا بھڑکنا اس لیے کہ اس وقت نورانی شعاعیں بکے اڑا رہی تھیں اور آنکھوں پر چمکدار بجلی تڑپ رہی تھی۔ یعنی ہر طرف نور ہی نور اپنے جوبن جوش و خروش سے موجزن تھا۔

اوصاف براق

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا وہ براق دنیا کے جانوروں جیسا نہ تھا گدھے سے اونچا خچر سے چھوٹا اس کا چہرہ انسانوں جیسا تھا اس کی کلغی آبدار موتیوں کی سی اور یاقوت کی شاخوں سے آراستہ اور تیز روشنی سے چمک رہی تھی اور اس کے دونوں کان سبز زمرد کے تھے۔ اس کی دونوں آنکھیں چمکتے ستارے کی طرح

Marfat.com

تھیں۔ اس کی شعاعیں سورج کی طرح بکھر رہی تھیں۔ خاکستری رنگ۔ چتکبرا اس کی تین ٹانگیں سفید تھیں ہاں آگے کی جانب داہیں ٹانگ سفید نہ تھی اس پر موتیوں اور جواہرات سے جڑی ہوئی پالان تھی اس کی مزید خوبیاں کیا ہی بتاؤں نہایت ہی خوبصورت اور آدمی کی طرح سانس لیتا تھا۔ (الاسرار لابن عباس ص۱۵)

براق کا عشق نبوی

جبرئیل بموجب فرمان رب جلیل بہشت میں براق لینے آئے دیکھا کہ چالیس ہزار براق وہاں چر رہے ہیں اور سب کی پیشانی پر نام نامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہے۔ اوران میں ایک براق نہایت مغموم و محزون سر نیچے ڈالے ایک سمت کھڑا ہے۔ دریائے اشک آنکھوں سے بہا رہا ہے جبرئیل نے اُس کے پاس جا کر باعثِ رنج و ملال دریافت کیا کہا اے جبرئیل چالیس ہزار برس سے آتشِ عشق محمدی دل میں شعلہ زن ہے۔ جس کے باعث نہ رات کو آرام نہ دن کو چین ہے پس جبرئیل نے اُسی براق کو حضور کی سواری کے واسطے پسند کیا اور اپنے ہمراہ لے کر دولتسرائے سلطان انس و جان پر آئے۔ (روض الاظہار ص۲۰۷)

براق کی ناز برداری

حضور علیہ السلام براق پر سوار ہونے لگے تو وہ بدکنے لگا۔ سبب پوچھا گیا تو کہا کل قیامت میں مجھے شرف نصیب ہو آپ نے اس کے ساتھ وعدہ فرما لیا۔

(معارج النبوة ص۴۵ ج۳)

Marfat.com

ہجوم اُمید ہے گھٹاؤ مُرادیں دے کر انہیں ہٹاؤ
۲۳۔
ادب کی باگیں لیے بڑھاؤ ملائکہ میں یہ غُلغُلے تھے

حل لغات گھٹاؤ (ہندی) کمی۔ کسر۔ کوتاہی دریا کا اتار۔ یہی مراد ہے۔ باگیں باگ کی جمع ملائکہ فرشتے غُلغُلے غلغلہ۔ غل۔ شور۔ ہلڑ۔ دھاک۔

۲۳۔ شرح ہجوم امید ہے انہیں گھٹاؤ یوں کر انہیں مرادیں دے کر راستہ سے ہٹاؤ۔ ادب کی باگیں لیے ہوئے آپ کو آگے بڑھاؤ۔ ملائکہ کرام میں یہی شور وغل تھا۔

اٹھی جو گرد رہِ منوّر وہ نور برسا کہ راستے بھر
۲۴۔
گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل اُمنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

حل لغات گرد (بالفتح کاف عجمی) غبار۔ راکھ۔ دھول۔ منور روشن۔ چمکنے والا۔ بھر تمام۔ سارا۔ مقدار گھرے از گھرنا۔ گھیرے میں آنا۔ چھانا امنڈنا۔ جل تھل۔ پانی ہی پانی امنڈ اُبل۔ بھرا ہوا۔ جمع ابل جوش از ابلنا جوش میں آنا۔ پکنا۔ چھلکنا ٹپکنا بدکنا۔

Marfat.com

۲۴- شرح نورانی گرد جو اٹھی تو اس سے نور برسا اور تمام راستہ پر بادلوں نے گھیرا ہوا تھا اور بادلوں میں نوری بارش سے جل تھل ہی جل تھل تھی اور پانی اُبل اُبل کر بہ رہا تھا کہ اتنا نورانی پانی کہ گویا جنگل میں پانی ابل رہا تھا۔

یہ اس روایت کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کے دائیں بائیں اسّی اسّی ہزار ملائکہ دو رویہ کھڑے تھے اور ہر ایک کے ہاتھ میں نورانی شمع تھی حتیٰ کہ ان کی چمک سے بطحا کا دالان روشن تھا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام وہاں تشریف لے گئے آپ کی ذات بابرکات کے نورانی پرتو سے ایسی روشنی ظاہر ہوئی کہ تمام شمعوں پر غالب آگئی بلکہ اس وقت چاند سورج ہوتے تو ماند پڑ جاتے۔ اس وقت جبرئیل علیہ السّلام کو وحی ہوئی کہ میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ستر ہزار حجابات سے پوشیدہ کیا ہوا ہے۔ اس وقت صرف ایک حجاب اٹھا ہے کہ تمام شمعیں بجھ گئی ہیں۔ حالانکہ یہ فرشتے عرش سے شمعیں لائے تھے۔ (معارج)

۲۵-

ستم کیا کیسی مَت کٹی تھی قمر وہ خاک اُن کے رہ گزر کی
اٹھا نہ لایا کہ مَلتے مَلتے یہ داغ سب دیکھتا مٹے تھے

حل لغات مت (بفتح المیم) مؤنث ہوش۔ عقل۔ رائے رہگزر راستہ۔ سڑک۔

Marfat.com

شرح اے چاند تیری عقل کیوں کٹ گئی تو نے اپنے اوپر ظلم کیا یہ جو تیرے منہ پر داغ اور چھائیاں ہیں. تو نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ مبارک کی خاک کیوں نہ اٹھائی. اگر اسے اٹھا کر تو اپنے چہرے پر ملتا رہتا تو دیکھتا کہ یہ چہرے کے تمام داغ مٹ جاتے.

> بُراق کے نقشِ سُم کے صدقے وہ گُل کھلائے کہ سارے رستے
> مہکتے گُلبن مہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے ۲۹

حل لغات بُراق وہ خوبصورت گھوڑا جس پر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات سوار ہوئے.

سُم چوپایہ کا کھُر. گھوڑے کا ٹاپ گل کھلانا. پھول کھلانا کسی انوکھی بات کا ظاہر کرنا مہکتے از مہکنا. معطر ہونا. خوشبو دینا. گلبن. درخت. گلسرخ. ہرے بھرے ہرسبز. شاداب. سیر حاصل کامیاب. پھلنا پھولنا. لہلہانا موج مارنا. لہرانا. سرسبز ہونا. پھلنا پھولنا.

شرح براق کے سم کے نقش کے صدقے اس نے وہ گل کھلائے کہ تمام راستے مہک رہے تھے اور تمام درخت خوشبوناک تھے تمام باغات ہرے بھرے اور سرسبز و شاداب تھے اور لہلہا رہے تھے.

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے ابھی تھوڑی مسافت طے کی کہ ایک شخص نے داہنی جانب سے آواز دی. یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لا تعجل فانك اخطأت الطريق - اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی نہ کرو کہ تم راہ بھول گئے ہو میں نے بموجب وصیت جبرئیل کچھ اس کی طرف التفات نہ کیا پھر وہی آواز بائیں جانب سے آئی میں نے کچھ توجہ نہ کی کہ ایک عورت طرح طرح کے زیورات سے آراستہ میرے براق کے سامنے آئی اور کہا اے محمد ذرا ٹھہر و کہ مجھے آپ سے ایک بھید کی بات کہنا ہے میں نے اس کی جانب نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا اور بہت تیز براق کو چلایا پھر جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کیا چیزیں تھیں کہا کہ پہلا شخص یہود تھا اگر آپ اس کی طرف التفات کرتے تو آپ کی تمام امت بعد آپ کے یہودی ہو جاتی اور دوسرا شخص نصاریٰ تھا اگر اس کی طرف توجہ کرتے تمام امت نصاریٰ ہو جاتی اور وہ عورت دنیا تھی اگر آپ اُس کی جانب نظر کرتے تو تمام امت آپ کی حرص دنیا میں مبتلا ہو جاتی اور آخرت پر دنیا کو اختیار کرتی۔

حکمت: ان تینوں شخصوں کے ملنے اور پکارنے اور حضور کے ان کی طرف التفات نہ کرنے میں یہ تھی کہ آپ پر امتِ مرحومہ کا حال منکشف ہو جائے کہ وہ ہمیشہ راہ حق میں ثابت قدم رہے گی۔ دین اسلام کو چھوڑ کر دوسرے دین کی طرف مائل وملتفت نہ ہو گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اُن کی فکر میں رہتے اور کہتے دیکھئے میری اُمت میرے بعد دین حق پر قائم رہتی ہے یا نہیں۔ لہٰذا اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس فکر کو رفع فرمایا

روایت ہے کہ پھر آپ ایک بڑے پتھر پر گزرے۔ جس میں ایک چھوٹا سا سوراخ تھا اور اس سے پانی باہر آتا تھا اور پھر ہر چند اندر جانا چاہتا تھا مگر نہ جا سکتا تھا آپ نے جبرئیل سے اس کی حقیقت دریافت فرمائی عرض کیا یہ پتھر

Marfat.com

مثل موتھ اور زبان اور بات کے اور تمثیل برائے تعلیم حضور ہے یعنی جب کوئی بُری بات منہ سے سرزد ہو جائے تو اُس پر پشیمانی بے فائدہ کہ اس کا منہ کے اندر واپس جانا ناممکن ہے پھر حضور کے روبرو تین آدمی ایک پیر دوسرا ادھیڑ تیسرا جوان آئے حضور نے پیر و ادھیڑ کی جانب نظر نہ کی اور جوان کی طرف توجہ فرمائی پس جبرئیل نے عرض کیا اصبت یا محمد یارسول اللہ آپ مطلب کو پہنچے کہ پیر و ادھیڑ دولت و بخت تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی جانب نظر نہ کی اور جوان کی جانب جو عاقبت تھی میل و توجہ فرمائی اور دولت و بخت پر اُسے اختیار فرمایا خوب کیا کہ دولتِ دنیا بے اعتبار اور بخت ناپائدار ہے اور عاقبت کو پابندی و قرار ہے آپ کو خوشخبری ہو کہ عاقبت دونوں جہاں میں آپ کے اور آپ کی امت کے نزدیک دھمکتا ہے پھر آپ نے کچھ لوگ دیکھے کہ کھیت بوتے ہیں اور وہ ایک روز میں پک جاتے ہیں۔ جب کاٹتے ہیں تو پھر ہرے ہو جاتے ہیں۔ جبرئیل نے عرض کی یہ مجاہدین ان کی نیکیاں سات سو سے مضاعف ہوتی ہیں اور جو کچھ راہ خدا میں صرف کرتے ہیں اُس کا بدلہ فوراً اللہ کی جانب سے انہیں عنایت ہوتا ہے اس کیفیت کو دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ حضور کی اُمت پر جہاد فرض ہونے والا تھا اور انسان جس کام کی خوبی و نفع اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اس میں زیادہ کوشش و جانفشانی کرتا ہے اور حضور کا ملاحظہ بعینہٖ ملاحظہ امت تھا پھر دو پیالے حضور کے روبرو لائے گئے ایک پانی اور دوسرا شہد کا آپ نے دونوں سے قدرے پیا۔ پس جبرئیل نے کہا آپ نے خوب کیا۔

روایت میں ہے کہ راستہ میں ایک بڑھیا اور ایک بوڑھا راستے کے کنارے کھڑے تھے اور آپ کو پکارنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف آیئے۔

Marfat.com

جبرئیل نے عرض کیا کہ حضور چلئے۔ ان کی جانب بھی توجہ نہ فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ جبرئیل یہ بڑھیا کون تھی اور یہ بوڑھا کون تھا۔ جبریل نے جواب دیا وہ بڑھیا دنیا تھی اور اس کے دکھانے میں مقصود یہ تھا کہ آپ جان سکیں کہ اس دنیا کی عمر اس بڑھیا ــــ جتنی باقی رہ گئی ہے۔ بوڑھا جو آپ کو بلا رہا تھا وہ شیطان تھا۔ اگر آپ اس کی آواز کا جواب دے دیتے تو آپ کی امت دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتی اور گمراہ ہو جاتی اس کے بعد آپ کچھ آگے بڑھے تو دیکھا کہ تین بزرگ کھڑے آپ کو ان الفاظ سے سلام کہہ رہے تھے السلام علیک یا اوّل و آخر۔ السلام علیک یا حاشر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب دیا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ تین بزرگ حضرت ابراہیم۔ حضرت موسےٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم التسلیمات تھے۔

مقامات متبرکہ کی تعظیم

چلتے چلتے ایک مقام ایسا آیا کہ جبریل نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں اتر کر دو نفل ادا فرمائیں۔ آپ نے نماز ادا کی تو جبریل نے کہا کہ یہ وہ متبرک مقام ہے جہاں آپ ہجرت فرما کر تشریف لائیں گے اور اسی جگہ آپ کا مزار اقدس ہو گا۔ اس کا نام طیبہ (مدینہ پاک) ہے۔ پھر آپ آگے چلے۔ ایک مقام پر جبریل نے آپ کو نوافل ادا کرنے کو کہا۔ آپ نے وہاں بھی نماز پڑھی تو جبریل عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ طور سینا ہے۔ جہاں اللہ کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف کلام بخشا تھا پھر آگے چل کر ایک اور متبرک مقام آیا اور جبریل نے نفل ادا کرنے کی درخواست کی آپ نے اس مقام پر بھی نماز دوگانہ ادا فرمائی تو جبریل کہنے لگے کہ یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں عیسےٰ علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ (رواہ البزار والطبرانی وصحیحہ البیہقی فی الدلائل والنسائی ایضاً)

Marfat.com

فائدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین مقامات پر جو نماز پڑھنے کا حکم ملا۔ اول سرزمینِ مدینہ شریف دوم کوہِ طور سوم مولد عیسیٰ علیہ السلام اس میں شعائر اللہ کی عظمت ظاہر کرنا مطلوب تھا۔ متبرک مقامات کے نشانات تاقیامِ قیامت قائم رکھنا منشاے خداوندی کے عین مطابق ہے۔ جیسا کہ فقیر نے "البرکات فی البترکات" میں تفصیل سے عرض کیا ہے۔

۲۷۔
نمازِ اقصےٰ میں تھا یہی سِرّ عیاں ہوں معنی اول آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

حل لغات اقصیٰ مسجد اقصیٰ سِرّ (بکسر السین وتشدید الراء) راز عیاں ظاہر دست بستہ۔ ہاتھ باندھ کر سلطنت شاہی۔ حکومت یہاں پیغمبران عظام علیہم السّلام کی نبوت ورسالت مراد ہے۔ آگے گذشتہ زمانہ۔

شرح مسجد اقصیٰ میں نماز کی ادائیگی میں یہی راز مخفی تھا کہ اول وآخر کا معنیٰ ظاہر ہو کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے وہ حضرات دست بستہ نماز میں کھڑے تھے جو آپ سے پہلے سلطنت کر گئے تھے یعنی انبیاء علیہم السلام۔ جب حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنِ واحد میں بیت المقدس پہنچے۔ جبرائیل امین نے براق کو حلقۂ در سے باندھ کر اذان کہی۔ بعد ازاں آپ نے دوگانہ نماز ادا کی۔ آپ امام تھے اور جملہ انبیاء

Marfat.com

علیہم السلام مقتدی۔

ابن کثیر نے لکھا کہ۔

قَالَ جِبْرِيلُ صَلّٰى	جبریل علیہ السلام نے عرض کیا
خَلْفَكَ كُلُّ نَبِيٍّ	حضور اللہ عزوجل کے ہر مبعوث
بَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.	فرمائے نبی نے آپ کے پیچھے
(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۶)	نماز پڑھی۔

بابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس میں پہنچے تو آپ اس جگہ اترے جس کا نام باب محمد ہے۔ جبریل علیہ السّلام نے براق کو ایک حلقہ سے باندھ دیا اور آپ سے جبریل علیہ السّلام مسجد کے اندر داخل ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے ہی دو نفل تحیۃ المسجد ادا فرمائے اور دیکھا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران سابقین صفیں باندھے امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔ اسی وقت ایک مؤذن نے اذان کہی۔ پھر تکبیر ہوئی اور جبریل نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو امامت کے مصلّے پر کھڑا کر دیا۔ ہر چند کہ آپ نے دیگر انبیاء علیہم السّلام کو امامت کرانے کو کہا مگر ہر ایک نے انکار کیا اور کہا کہ کس کی مجال ہے کہ امام الانبیاء کی موجودگی میں امامت کے مصلّے پر کھڑا ہونے کی جرأت کرے۔ گویا انہوں نے عرض کی کہ ہم تو آپ کے مقتدیوں اور امتیوں میں نام لکھوانے کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام انبیاء کی امامت فرمائی اور سب نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

بیہقی میں ابو سعید سے روایت ہے کہ جب نماز مکمل ہو گئی تو تمام ملائکہ کرام نے اللہ تعالےٰ کی ثناء بیان کی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے یوں تقریر شروع کی کہ سب تعریفوں کا مالک وہ اللہ ہے۔ جس نے مجھے خلیل بنایا۔ مجھ پر آتشِ نمرود کو

Marfat.com

کلزار کیا۔ مجھے متقیوں کا مقتدا اور پیشوا بنایا۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السّلام نے اللہ کی ثنا بیان کرتے ہوئے یوں تقریر کی کہ تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لیے ہیں کہ جس نے مجھ سے بلا واسطہ کلام کیا اور مجھ پر توریت نازل فرمائی۔ میری طفیل بنی اسرائیل کو نجات بخشی اور فرعون کو ہلاک کیا۔ پھر داؤد علیہ السّلام کہنے لگے کہ تمام محامد اللہ کے لیے ثابت ہیں۔ جس نے مجھے ملک عظیم عطا فرمایا اور آسمانی کتاب زبور مجھ پر نازل فرمائی۔ میرے لیے لوہے کو نرم کیا۔ پہاڑوں کو مسخر کیا۔ پرندوں کو میرا تابع فرمان بنایا کہ وہ میرے ساتھ تسبیح و تحلیل میں شریک ہوتے تھے۔ پھر سلیمان علیہ السّلام نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور کہا کہ تمام صفتوں کا مالک وہ اللہ تعالےٰ ہے جس نے ہوا۔ چرند، پرند شیاطین سب میرے لیے مسخر کیے اور مجھے ایسی سلطنت بخشی جو کسی کو عطا نہ ہوئی اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام۔ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ثابت ہیں۔ جس نے مجھے کلمۃ اللہ کے خطاب سے نوازا۔ مجھ پر علم و حکمت کے دروازے کھول دیئے۔ مجھے توفیق دی کہ میں پرندوں کی شکل کا قالب بنا کر اس میں پھونک ماروں کہ اڑنے والا پرندہ بنادوں۔ مجھے مادر زاد اندھوں کو بینا کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کی قوت بخشی گئی۔ مجھے اور میری ماں کو شیطان مردود کے مس سے محفوظ رکھا گیا۔ آخر میں امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح تقریر شروع فرمائی کہ جمیع محامد اسی اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے مجھے رحمۃ اللعالمین اور کائنات کے لیے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا۔ مجھ پر قرآن مجید جو حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے، نازل فرمایا۔ میری امت کو خیر اُمت کے خطاب سے نوازا۔ مجھے اوّل و آخر کا لقب عطا فرمایا۔ میرے سینے کو کشادہ کر دیا۔ میرے ذکر کو بلند کر دیا۔ میرا بوجھ ہلکا کر دیا۔ مجھے تمام مخلوقات سے اوّل پیدا کیا اور تمام انبیاء کے آخر میں بھیجا۔ اس کے بعد ابراہیم علیہ السّلام نے تمام انبیاء کی جانب سے امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ کہا کہ اے محمد بلاشک وشبہ

Marfat.com

آپ سب انبیاء کے امام اور مقتدا ہیں۔ اور ہم سب آپ کے مقتدی اور پیروکار ہیں۔ آپ وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ یہ ساری بہار آپ کے دم قدم سے ہے۔ سلسلہ کائنات آپ کے سبب معرض وجود میں آیا ہے۔ ہم سب آپ کے خدام بارگاہ ہیں۔ یہ فرشتے، یہ عرش و کرسی، لوح و قلم، زمین و زمان، مکین و مکاں سب کچھ آپ کے صدقہ میں معرض وجود میں آئے۔

فرشتے خدم رسل حشم تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لیے

فوائد (۱) شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس لے جا کر انبیاء کا امام بنانا اور جمیع انبیاء سابقین کا مقتدی بن کر حضور علیہ السلام کی اقتدا میں نماز ادا کرنا مسئلہ حیات النبی کو واضح کر رہا ہے کیونکہ جو شخص مر جائے اس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میں نے شب معراج حضرت موسیٰ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اس امر کی تائید مزید کرتا ہے۔ ایک مقام پر آپ نے فرمایا کہ پیغمبران الٰہی اپنی قبروں میں نماز بھی پڑھتے ہیں۔ اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (الانبیاءُ احیاءٌ فی قبورھم) اللہ کے نبی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔ اور مشکوٰۃ شریف میں فرمان نبوی ہے۔ ان اللہ حرّم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبي اللہ حيٌّ فی قبورھم یرزقون) اللہ تعالیٰ نے مٹی پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے پس اللہ کے نبی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

۲۔ اس نماز پڑھانے کے واقعہ سے یہ بات بھی پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے کہ یہ معراج جسمانی تھی نہ کہ روحانی کیونکہ نماز پڑھنا اور جماعت کرانا بہ خواصِ جسم میں سے ہیں۔ نہ کہ مجرد روح سے۔

Marfat.com

۴۔ انبیاء علیہم السلام کی علمی وسعت کا ثبوت بھی ملاکران کے مزارات مختلف مقامات میں ہیں لیکن شبِ معراج مزارات سے بیت المقدس تک پہنچے انہیں علم تھا کہ آج رات ہی شب اسرا کے دولہا بیتُ المقدس میں تشریف لائیں گے۔

اوّل و آخر کا راز مصرعہ اول کا مقصد ظاہر ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ عالم سے تخلیق میں اوّل ہیں اور بعثت کے لحاظ آخر ہیں۔

وہی اوّل حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اول المخلوق کے عقیدت سے نہ کسی کو انکار تھا نہ ہے سوائے وہابیوں دیوبندیوں کے۔

اور اس کا ثبوت قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں ہے آیات میں ایک آیت۔

آیت کریمہ۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ہے شیخ المحققین شیخ محدث شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز اپنی شہرۂ آفاق کتاب مدارج النبوت کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

"ایں کلمات اعجاز سمات ہم مشتمل بر حمد وثنائے الٰہی است وہم متضمن نعت و وصف حضرت رسالت پناہی است صلی اللہ علیہ وسلم "

(مدارج النبوۃ جلد اوّل ص۲)

یہ کلمات اعجاز سمات اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا پر مشتمل ہیں نیز حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعت و وصف کو بھی متضمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے حقیقی معنیٰ ہیں اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مجازاً۔ اسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبریل علیہ السلام نے بھی استعمال فرمایا۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ علامہ تلمسانی سے شرح شفا شریف ص۲۲۵ ج۱ میں ناقل کہ سیدنا عبداللہ بن عباس

Marfat.com

رضی اللہ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا۔ السلام علیک یا اوّل۔ السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن۔ میں نے فرمایا اے جبریل یہ صفات تو اللہ عزّ وجلّ کی ہیں اسی کو لائق ہیں۔ مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں۔ جبریل نے عرض کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ حضور پر یوں عرض کروں۔

ثابت ہوا کہ اسماء حمدِ الٰہی بھی ہیں اور نعت مصطفائی بھی۔ صفات الٰہی بھی ہیں اور صفاتِ رسول بھی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

فائدہ شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو مولوی اشرف علی تھانوی نے حضوری ولی تسلیم کیا ہے (الافاضات الیومیہ) اور تمام دیوبندی فضلاء نے ان کی تصانیف کو مستند سمجھا ہے ان کی تصانیف کے حوالوں سے استدلال کرتے ہیں۔ یہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس آیت کریمہ کو حمدِ الٰہی بنا رہے ہیں۔ اور نعت مصطفائی بھی۔

لطیفہ وہابی دیوبندی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کے اظہار میں کنجوس اور بخیل اور کم ظرف ہوئے ہیں۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ اوّل و آخر ہے دوسرے کو خواہ کسی بھی عنوان سے ہو اوّل و آخر کہنا شرک ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ تو کریم بھی ہے اور ارشاد ہے۔

یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ " اے انسان تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے فریب دیا ہے۔

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کریم ماننا شرک ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ رحیم ہے۔ حضور علیہ السلام بھی رحیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر و خبیر ہیں۔

Marfat.com

حضور علیہ السلام کو قرآن مجید میں ان اوصاف سے موصوف فرمایا ہے بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جملہ (اکثر) صفات سے آپ کو موصوف فرمایا ہے،

قاعدہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان کو خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے۔

و سماك با لاول لانك اول الانبياء خلقا وسماك

باالاخر لانك اخرالانبياء فى العصر خاتم الانبياء

الى اخر الامم۔

حضور کا اوّل نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں

اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانہ میں مؤخر و خاتم

الانبیاء و نبی امت کے آخر میں ہیں۔

باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہری نور سے ساقِ عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو ہزار سال پہلے ابد تک لکھا۔

پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔ میں نے حضور پر ہزار سال دُرود بھیجے اور ہزار سال بھیجے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا ڈر سناتا اور اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سمٰوٰت و ارض پر ظاہر و آشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور پر درود نہ بھیجے ہوں۔ اور اللہ حضور پر درود بھیجے۔

فربك محمود وانت محمد وربك الاول والظاهر

والباطن وانت الاول والاخر والظاهر والباطن۔

Marfat.com

پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد حضور کا رب اول و آخرو ظاہر و باطن ہے حضور اوّل و آخر ظاہر و باطن ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبین حتی فی اسمی وصفتی ۔ یہ سب خوبیاں اللہ عزّوجلّ کو کہ جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام وصفت ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (تجلی الیقین ص۴۷)

احادیث مبارکہ

یہ صفات بالخصوص اولیت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہے آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔

اوّل ما خلق اللہ نور نبیک من نورہ ،،	سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

۲۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَوّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ	سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

اس حدیث کو دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نشر الطیب میں ص۴ پر نقل کیا ہے اور دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ ص۲۷۳ پر لکھتے ہیں۔ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اَوّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ کو نقل کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کی کچھ اصل ہے ،، معلوم ہوا مخلوق کے اعتبار سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اوّل اور اللہ تعالیٰ بایں معنی آخر کہ ہر شے کے ہلاک وفنا ہونے

Marfat.com

کے بعد رہنے والا، سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس کے لیے انتہا نہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بایں معنی آخر کہ آپ خاتم النبیین ہیں سب سے آخری نبی ہیں۔

لطیفہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اول المخلوقات ماننے سے آپ کی نورانیت آپ کا علم غیب کلی آپ حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ تینوں عقیدے مخالفین کے لیے شرک اکبر ہیں اسی لئے وہ اپنی جان بچانے کے لیے سرے سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولیت کا انکار کر جاتے ہیں۔ حالانکہ دلائل قاطعہ براہین ساطعہ سے آپ کی اولیت ثابت ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے فقیر کا رسالہ۔

"وہی اوّل"

> ۲۸- یہ ان کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شے کا ہو رہا تھا
> نجوم و افلاک جام و مینا اجالتے تھے کھنگالتے تھے

حل لغات دبدبہ رعب۔ شان و شوکت۔ نکھار۔ صفائی اجلاپن نجوم ستارے۔ افلاک آسمان وغیرہ جام پیالہ۔ مینا شیشہ۔ مرصع کاری۔ آسمان شراب کی صراحی۔ اجالتے تھے صاف کرتے اجلا بناتے تھے کھنگالنا پانی ڈال کر برتن صاف کرنا۔ دھونا۔

شرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا یہ دبدبہ اور رعب تھا کہ عالم بالا کی ہر شے

Marfat.com

کی صفائی ہو رہی تھی اور جگہ جگہ کو اُجلا اور بہتر سے بہتر سجاوٹ کے ساتھ سجایا جا رہا تھا تمام ستارے اور تمام افلاک اور مینا وغیرہ خود کو خوب اجلا بنا رہے تھے اور نہایت صاف اور ستھرے ہو رہے تھے کہ آج ان سب کے مرشد اور آقا و مولیٰ ان کے ہاں تشریف لا رہے ہیں۔

ملائکہ کی امامت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں بیت المعمور میں گیا تو میں نے دیکھا کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے اس کا طواف کر کے سب میرے انتظار کے لیے کھڑے تھے کہ اچانک فرمان خداوندی سے اذان ہوئی اور جبریل نے عرض کیا کہ اے حبیبِ خدا جس طرح آپ نے بیت المقدس میں انبیاء کی امامت کرائی۔ اسی طرح یہاں بھی ملائکہ کرام کی امامت فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے تمام ملائکہ کی امامت کرائی اور انہیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

فائدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فرشتوں کے اس باجماعت نماز پڑھنے سے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میری امت کے لیے بھی ایسی ہی جماعت مقرر فرمائی جائے حکم خداوندی ہوا۔ کہ ہم نے تمہاری آرزو پوری کی اور ہم آپ کی خواہش پر آپ کی امت کو نماز باجماعت کا عطیہ مرحمت فرماتے ہیں حدیث پاک میں ہے کہ ہر جمعہ کو ملائکہ کرام بیت المعمور میں جس قدر عبادت کرتے ہیں اس کا ثواب بھی میں آپ کے ان امتیوں کو دوں گا جو جمعہ کے پڑھنے پر مداومت کریں گے۔

عجیب فرشتہ: حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک فرشتہ دیکھا کہ جس کا نصف برف سے بنا ہے اور نصف آگ

Marfat.com

سے نہ برف آگ کو بجھاتی ہے نہ آگ برف کو ختم کرتی ہے وہ فرشتہ دعا کرتا ہے اے اللہ جس طرح تو نے برف اور آگ کے مابین الفت ڈالی ہے اسی طرح اپنے بندوں کے مابین الفت ڈالدے۔

سدرۃ المنتہیٰ

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے وہ ایک درخت ہے جو کستوری کے ڈھیر پر اگا ہوا ہے اس کی ایک ہزار شاخیں ہیں ہر شاخ کے سایہ میں سوار ایک سو سال تک چل سکتا ہے اور اس کی ہر شاخ میں ہزار پتہ ہے اس کے ایک پتہ کے سایہ میں تمام جنوں اور انسانوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے اور اس کے ایک ایک پتہ پر چاند کے رنگ پر ایک ایک فرشتہ ہے اس کے سر پر نور کا تاج ہے اور ہاتھ میں نور کی چھڑی ہے۔ اس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔ ہم سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے ہیں اور یہ تسبیح پڑھتے ہیں سبحان من لیس لہ انتہاء ؟ سدرۃ المنتہیٰ کے اصل سے غیر متغیر پانی اور دودھ کی نہریں نکلتی ہیں کہ اس کے دودھ کا مزا بدلتا نہیں اور عارفوں کے لیے شراب کی نہریں جاری ہوتی ہیں اور ایسے ہی خالص شہد کی نہریں بھی اس کے اصل سے نکلتی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سورۃ بقرہ اور آپ کی امت کے لیے مغفرت کے خزانے عطا فرمائے یہ بھی فرمایا کہ سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان پر ہے جنت کے متصل اس کی اصل جنت میں ہے اور اس کی شاخیں کرسی کے نیچے ہیں اور بعض شاخیں عرش کے نیچے ہیں جبرئیل کا مقام سدرۃ المنتہیٰ کے درمیان ہے

القول الاعجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اہل سماء سے حجاب میں ہے جیسے کہ وہ

Marfat.com

اہل ارض سے حجاب میں ہے اس کے حجاب میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہماری آنکھیں اس کو پا نہیں سکتیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبرئیل کو فرمایا کہ تو نے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے اس نے کہا کہ میرے اور رب کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں اور ایسے ہی کہا گیا ہے کہ جبرئیل اور میکائیل کے درمیان اللہ تعالیٰ نے ستر حجاب پیدا کیے ہیں اور ہر حجاب کا موٹاپا پانچ سو سال کی راہ کے برابر ہے اگر ان دونوں کے درمیان یہ حجابات حائل نہ ہوتے تو جبرئیل میکائیل کے نور سے جل جاتا۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے میکائیل اور اسرافیل کے درمیان ستر حجاب پیدا کیے ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو میکائیل اسرافیل کے نور سے جل جاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقول وابصار اللہ تعالیٰ کا ادراک نہیں کر سکتیں اور اللہ تعالیٰ کا نہ کسی چیز میں حلول ہے اور نہ وہ بذاتِ خود کسی چیز سے غائب ہے اور ملاء اعلیٰ بھی رب تعالیٰ کو اس طرح طلب کرتے ہیں جس طرح اسے زمین والوں تم اس کو طلب کرتے ہو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا تم مجھ کو پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھ کو نہ پاؤ۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ علم عطا کیا ہے کہ نہ وہ جبرئیل کو عطا ہوا ہے اور نہ میکائیل کو اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو معراج کی رات میں کئی علوم عطا کیے۔ بعض علوم وہ ہیں کہ ان کو لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی اجازت نہیں دی اور بعض وہ ہیں کہ ان کی تبلیغ کی اجازت دی بعض وہ ہیں جو صرف خواص کو اجازت بخشی

۲۹۔ نقاب الٹے وہ مہر انور جلالِ رخسار گرمیوں پر
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے

Marfat.com

حل لغات

نقاب (مالکسر) مذکر۔ مؤنث برقعہ۔ پردہ جو عورتیں منہ پر ڈالتی ہیں۔ مہر آفتاب۔ جلال بزرگی۔ شان وشوکت رعب داب۔ غصہ۔ تندی۔ طاقت رخسار گلا۔ گال ہیبت۔ خوف۔ دھشت۔ رعب ڈر۔ تپ گرمی کا بخار تپکنے۔ گرم ہو جائے آبلے چھالے۔

شرح

وہ مہر انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے چہرۂ اقدس میں ایسا جلالی تھا کہ پردہ ہٹا دینے پر چہرہ اقدس کے جلال کی گرمی سے فلک کو تپ چڑھا تو اس کی گرمی سے ستارے گرم چھالوں کی صورت میں ابھر آئے۔

تین صورتیں

اس شعر میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صورت حقی کا ذکر ہے کہ جس کے انوار کی تاب افلاک والے نہ لا سکے علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین صورتیں نمایاں ہیں (۱) صورت بشری (۲) صورتِ ملکی (۳) صورت حقی۔

اور معراج پاک کی بھی تین صورتیں ہیں (۱) بشری معراج (۲) ملکی معراج (۳) حقی معراج۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کو معراج ان تینوں صورتوں میں نصیب ہوئی یعنی بیت اللہ شریف سے مسجد اقصےٰ تک صورتِ بشریہ کی معراج ہے اور اس کا نام اسرا اس لیے رکھا گیا کہ اس کا زمین کے ساتھ تعلق ہے اور زمینی معراج کو اسرا کہا جاتا ہے آسمانوں میں لے جا کر عجائباتِ قدرت کا مشاہدہ کرانا صورتِ ملکیہ کی معراج ہے۔

دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مراتب

Marfat.com

عالیہ پر متنفخر ہو کر زمان و مکان کی قیود و حدود سے بلند و بالا فوق العرش پہنچ کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور بے حجاب اپنے سر اقدس کی آنکھوں سے جمالِ الٰہی کا مشاہدہ کرنا اور فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کے راز ہائے سربستہ سے آگاہ ہونا۔ حقیقت محمدیہ یعنی صورت حقیہ کا معراج ہے

ان تینوں مراحل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی رفعت شان کو قائم رکھا گیا کہ مسجد اقصےٰ میں انسانی کمال رکھنے والے انبیاء علیہم السّلام پیچھے رہ گئے اسی طرح ملکیت اور نورانیت میں کمال رکھنے والے فرشتے سدرۃ المنتہیٰ پر پیچھے رہ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم زمان و مکان فوق و تحت، ملکوت و جبروت، ناسوت ولاحوت کی قیود اور ماسوا اللہ کی حدود سے آگے گزر گئے اور ذاتِ حدیث سے واصل ہو گئے اس کا جمال دیکھا اور کلام سنا اس انداز سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے لیے سمیع و بصیر تھے اور اللہ کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے سمیع و بصیر تھا۔

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اسے راہ نوردِ جادۂ اسرا تمہی تو ہو

(سوال) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو صورتِ بشری میں معراج ہوئی تو اس وقت جسم و جسمانیت موجود نہ تھی اور جب صورت حقیہ کو معراج ہوئی اس وقت روح مبارک موجود نہ تھی اور نہ جسم اقدس دونوں موجود نہ تھے

(جواب) ان تینوں صورتوں میں روح کے ساتھ جسم مبارک جلوہ گر رہے اور اسی طرح جسم اقدس کے ساتھ روح مبارک رونق افروز رہی صرف فرق اسی قدر ہوتا رہا کہ جس مرحلے میں آپ صلی اللہ کو معراج ہوتی رہی وہاں وہی صورت غالب اور باقی ماندہ صورتیں مغلوب رہیں۔ یعنی جب بیت المقدس تک

Marfat.com

عالم ناسوت میں معراج ہوئی اس وقت آپ کی بشریت مبارکہ غالب رہی اور صورت ملکی وحقی مغلوب ۔ پھر جب صورت ملکیہ کو معراج ہو گئی تو صورتِ ملکیہ غالب اور صورت بشریہ وحقیہ مغلوب اور جب صورتِ حقیہ کو معراج ہوئی اس وقت صورت حقیہ غالب رہی اور صورت بشریہ وملکیہ مغلوب رہیں ۔ اس کی مثال اس انسان کی طرح سمجھیں جس میں غصہ، رحم، بولنا اور خاموش رہنا ۔ تمام قوتیں ایک ساتھ پائی جاتی ہیں ۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ ایک قوت کے غلبہ کے وقت دوسری تمام قوتیں مغلوب پائی جاتی ہیں ۔ مثلاً جب وہ غضبناک ہوتا ہے اس وقت قوتِ غضب غالب آجاتی ہے ۔ اور قوت رحم موجود ہونے کے باوجود مغلوب ہو جاتی ہے ۔ اسی طرح بولنے کے وقت خاموش ہونے کی اور خاموشی کے وقت بولنے اور حرکت کے وقت سکون کی اور سکون کے وقتِ حرکت کی قوت انسان میں موجود رہتی ہے ۔ اگرچہ خاص وقت پر کسی ایک کا غلبہ ہو جاتا ہے ۔ بالکل یہی کیفیت شبِ معراج حضور پر طاری رہی اور تینوں قوتوں میں غالب ومغلوب کا سلسلہ جاری رہا ۔

یہ جوشش نور کا اثر تھا کہ آب گوہر کمر کمر تھا ۳۰ ۔ صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

حل لغات

جوشش اُبال تحریک ۔ لہر ۔ تیزی ۔ کثرت زیادتی ۔ غصہ ۔ جذبہ ۔ مستی ۔ حرارت ۔ جنوں

اثر نشان ۔ سایہ تاثیر ۔ مزاج کمر کمر تک کمر کے برابر صفا ۔ صاف ستھرا ہموار ۔ کھرا لوٹنے از لوٹنا کروٹیں بدلنا ۔ لڑکنیاں کھانا ۔ مچلنا ۔ تڑپنا ۔ عاشق ہونا ۔

Marfat.com

شرح اس شعر میں اسی کا استفادہ و استفاضہ کی طرف اشارہ ہے کہ شب معراج حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض و برکات سے ہر شے مستفید و مستفیض ہوئی یہاں تک ملا الاعلیٰ بھی جیسا کہ مشکوۃ شریف میں ہے کہ ملا الاعلیٰ آپس میں الجھ رہے تھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی عقیدہ کشائی فرمائی حضرت نابلی رحمۃ اللہ اس کے متعلق ایک نکتہ بیان فرماتے ہیں۔

مِنْ حِكْمَةِ مِعْرَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اِنَّهُ اِخْتَصَمَ الْمَلَاءُ عَلٰى فِيْ اَرْبَعِ مَسَائِلَ بِمِقْدَارِ اَرْبَعَةِ اٰلَافِ سَنَةٍ وَلَمْ يُوَفَّقُوْا لِحَلِّهَا فَلَمَّا بُعِثَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمُوْا اَنَّ هٰذِهِ الْمُشْكِلَاتَ اِنَّمَا تَنْحَلُّ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَضَرَّعُوْا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لِاَجْلِهٖ فَدَعَا اللّٰهُ حَبِيْبَهٗ اِلَيْهِ مَقَامَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى وَمِنْ جُمْلَةِ هٰذَا الْوَحْيِ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رُئِيْتُ رَبِّيْ بِاَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰى فَقُلْتُ اَنْتَ تَعْلَمُ يَا رَبِّ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ

Marfat.com

فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى فَقُلْتُ نَعَمْ
فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْمُنْجِيَاتِ وَالدَّرَجَاتِ وَالْمُهْلِكَاتِ
قَالَ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ ثُمَّ قَالَ يَا مَلَائِكَتِي
وَجَدْتُمْ حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ فَاسْئَلُوا أَشْكَالَكُمْ
فَقَالَ إِسْرَافِيلُ مَا الْكَفَّارَاتُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَشْيُ
الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ
بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَ مِيكَائِيلُ مَا الدَّرَجَاتُ
فَقَالَ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلٰوةُ
وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ جِبْرِيلُ مَا الْمُنْجِيَاتُ
فَقَالَ خَشْيَةُ اللّٰهِ فِي الْأَمْنِ وَالْقَصْدُ
فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَالْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ
وَالرِّضَاءِ ثُمَّ قَالَ عِزْرَائِيلُ مَا الْمُهْلِكَاتُ
قَالَ شُحٌّ مُطَاعٌ وَهَوًى مُتَّبَعٌ وَإِعْجَابُ
الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ قَالَ اللّٰهُ فِي كُلِّ صَدَقَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بریقہ محمدیہ شرح طریقہ محمدیہ ج ۲ ص ۲۳۷)

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی معراج میں ایک یہ نکتہ ہے کہ چار ہزار سال سے بڑے درجہ کے فرشتوں کی مجلس میں چار مسائل پر بحث ہو رہی تھی لیکن اس کو حل نہ کر سکے جب حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بعثت ہوئی ان فرشتوں کو یقین ہوا کہ یہ مشکل مسائل آپ سے ہی حل ہو سکیں گے تو ان

Marfat.com

سب فرشتوں نے اپنی مشکل کشائی کے لیے نیاز اور زاری سے استدعا کی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف بلایا اور قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کے مقام سے مشرف فرمایا اور وہاں جو وحی ہوئی اس میں سے ایک یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب کریم کو احسن صورت میں دیکھا پھر فرمایا وہ کون سے مسائل ہیں جن میں بڑے مرتبے والے فرشتے بحث کر رہے ہیں۔ میں نے کہا اے میرے رب تو خوب جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اپنا بے مثل دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ ان کی ٹھنڈک (فیضان خداوندی کا ظہور) میں نے اپنے سینہ میں پایا اس کے بعد فرمایا اے پیارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ جانتے ہیں وہ کون سے مسائل ہیں جن میں بڑے مرتبے والے فرشتے بحث کر رہے ہیں اور الجھے ہوئے ہیں اس کا حل نہیں پا سکتے میں نے عرض کی ہاں (ہاں وہ چار مسائل ہیں) کفارات اور منجیات اور درجات اور مہلکات۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا اے میرے فرشتے! اب تم نے مشکلات حل کرانے کا موقعہ پالیا پس چاہیے کہ تم اپنے اشکال حل کرا لو۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ کفارات کیا ہیں (وہ کون سے کام ہیں جن کے سبب سے اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہوں کو بخش دیتا ہے) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا (وہ تین کام ہیں ایک[1] یہ کہ سخت (سردی وغیرہ) میں وضو کا پورا کرنا ہے۔ (تمام اعضاء وضو پر پورے طور پر پانی پہنچانا کہ وضوء کامل مکمل ہو جائے گناہوں کی مغفرت کا موجب ہے) اور[2] نماز باجماعت ادا کرنے کی نیت سے پیدل چل کر جانا۔ اور ایک[3] نماز کی ادائیگی کے دوسری آتے

Marfat.com

والی نماز کے انتظار میں بیٹھنا پھر میکائیل علیہ السلام نے عرض کی - درجات کیا ہیں؟ (وہ کون سے کام ہیں جن سے انسان کے درجے بلند ہوں) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے بھوکوں کو کھانا کھلانا، اور سلام کو لوگوں میں عام کرنا اور رات کے وقت نماز (نوافل) پڑھنا جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں - پھر حضرت جبرئیل السلام نے عرض کی منجیات کیا ہیں (وہ کون سے کام ہیں جن پر عمل کرنے سے عذاب سے نجات ملتی ہے) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا (وہ یہ کام ہیں) ظاہری اور پوشیدہ حالات میں ہر طرح (اور ہمیشہ) اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنا اور فقر و غنیٰ ہر دو حال میں میانہ روی کرنا، اور غضب اور نرمی میں عدل و انصاف کرنا - پھر حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی مہلکات کیا ہیں؟ (جن کاموں کے کرنے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے) حضور علیہ السلام نے فرمایا (وہ تین کام ہیں) ایک یہ کہ بخل کی اطاعت کی جائے کہ بخل جس طرح حکم کرے اس پر عمل کرے دوم یہ ہے کہ خواہش نفسانی کی اتباع کرے سوم یہ کہ انسان اپنے کو دوسروں سے اچھا گمان کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام باتوں کے جوابات درست بتلائے ہیں اور سچ کہا ہے -

فوائد حدیث اختصام ملأ اعلیٰ

اس حدیث شریف کے بارے میں چند تشریحات ذکر کی جاتی ہیں (۱) اللہ تعالیٰ خود بھی فرشتوں کی شکل حل فرما سکتے تھے. مگر منشاء ایزدی یہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے اَنْتَ تَعْلَمُ کہا کہ تو ہی سب کچھ جانتا ہے اور پھر دوسری بار سب کچھ بتا دیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کہ جب نفی اور اثبات میں تعارض ہو جائے تو نفی کو قبل العلم یا ذاتی پر محمول

Marfat.com

کیا جائے (۳) اس حدیث کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے یاد رہے اس مثال سے توضیح مقصود ہے۔ تشبیہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے معاملات میں تشبیہ دینا معمولی کام نہیں (وہ یہ ہے سلطان سکندر کی عادت تھی جب ہی کسی ملک پر چڑھائی کرتا تو اس سے پہلے کسی بزرگ کے پاس دعا کے لیے حاضر ہوتا ایک دفعہ اس کی فوج نے عرض کی اے بادشاہ سلامت ہم آپ کے جان نثار اور شجاع ہیں بہادر ہیں، دلاور ہیں، اپنے پاس ہر طرح جنگ کا ساز و سامان رکھتے ہیں ہمارے ہونے کے باوجود کسی بزرگ کے پاس جا کر طلب دعا کا کیا فائدہ ہے؟ سلطان سکندر نے سر دست تو ان کو کچھ کہہ کر ٹال دیا کہ تم اس روز کو کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ فوج نے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا اور چھ ماہ متواتر کوشش کے باوجود وہ قلعہ فتح نہ ہو سکا جب فوج کے سارے بھروسے ختم ہو گئے اس وقت سلطان سکندر ایک بزرگ کے پاس گئے اور دعا کی درخواست کی اور اس کی دعا کی برکت سے وہ قلعہ فتح ہوا اس وقت آپ نے فوج کو دعا کے اثر سے مفصل طور پر آگاہ فرمایا اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے کہا ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں ہمارے ہونے کے باوجود خلیفہ بنانے کا بظاہر کوئی فائدہ نظر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو اجمالی جواب دیا۔ کہ اس بھید کو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے جب چار ہزار سال تک مسائل کی بحث کرتے رہے اس کا حل نہ پایا حتیٰ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی مشکلیں حل ہوئی اِنّی جَاعِلٌ کا معنی فرشتوں کے سامنے روشن ہو گیا اس سے ثابت یہاں ہوا کہ جو عقیدہ ملائک حل نہ کر سکی مدت سال ہزاروں پریشان رہے وہ راز اس

Marfat.com

مدنی آقا نے بتلا دیا چند اشاروں میں ظاہر ہوا۔

نکتہ اظہار عظمت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

تفسیر بحر الدرر میں لکھا ہے کہ حبیب کائنات کا وجود عالم شہود میں ظاہر ہوا سب سے پہلے زمین نے فخر کیا اور کہا میں اقوات حیوانات کا معدن ہوں، پھولوں اور پودوں کے اگنے کی جگہ ہوں، میوہ جات کی پرورش کا مقام ہوں، لطف ربانی نے وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا کا فرش میرے بساط پر بچھایا ہے۔ آسمان نے کہا خوب صورت ستارے میرے دم سے روشن ہیں وَزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ کی زینت میرے وجود سے قائم ہے وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ کی غیر متناہی نعمتوں کی امانت میرے پاس موجود ہے کرسی نے کہا وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ میری شان ہے لوح نے کہا عشق اور اسرار و محبت کا خزینہ میں ہوں اہل معرفت کی ارواح کے لیے سکینہ ہوں علوم کا مظہر اور حکم الہی کا منبع اور انوار قدسی کا مطلع ہوں۔ قلم نے کہا کہ میں رازدان وَالْقَلَمِ کے حقائق سے ہوں عرش نے کہا میں رحمت رحمانی کا جلوہ گاہ ہوں اور اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى میری شان ہے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو فرمایا کہ میرا ایک برگزیدہ محبوب ہے تم سب کی عظمت ان کے سامنے ایسے ہے جیسے آفتاب کے سامنے ایک ذرہ اور دریا کے آگے ایک قطرہ یہ سن کر تمام ارکان کائنات نے درخواست کی کہ ہمیں ان کے قدوم میمنت لزوم سے نوازئے اللہ نے ان کی درخواست قبول فرما کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجرام فلکی پر بلند فرمایا کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا۔

Marfat.com

دشوار ہے اسرار معراج سے آگاہی
جب تک نہ کسی کو ہو عرفان شب اسرار
جب عرش پہ دنیا کے وہ روح رواں پہونچے
عالم کی ہوئی قربان شب اسرار

بڑھا یہ لہرا کے بحر وحدت کہ دھلگیا نام ریگ کثرت
۳۱
فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت یہ عرش کرسی دو بلبلے تھے

حل لغات لہرا کے حال لہرانا موج مارنا۔ بلنا۔ لہلہانا شعلہ مارنا۔ بحر دریا وحدت یگانہ ہونا یکتائی یگانگی توحید اصطلاح تصوف میں تعین اول یعنی حقیقت محمدیہ اسے علم اجمالی۔ حب ذاتی۔ برزخ کبری بھی کہتے ہیں اس کے بعد واحدیت ہے ریگ ریت کثرت زیادتی بہتات مجازاً بھیڑ۔ ہجوم اور اصطلاح صوفیہ میں بلبلا حباب۔ ببولا۔

شرح بحر وحدت کی موجیں یوں ایسی بڑھائیں کہ کثرت کی ریت کا نام تک مٹ گیا پھر ٹیلوں کی کیا حقیقت کہ وہ باقی رہتے اور یہ عرش و کرسی اس کے آگے دو ببولے تھے۔

وضاحت اس شعر میں قاب قوسین کی منزل طے کرنے کا ذکر ہے اللہ تعالی فرماتا ہے

دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

Marfat.com

شیخ ابوالحسن نوری قدس سرہ نے فرمایا کہ اس مقام کا بیان مشکل ہے اس لیے کہ دنو بعد اور دوری کے بعد آتا ہے لیکن وہاں بعد اور دوری کہاں اور نہ دلیٰ مکان میں ہوتا ہے اور وہاں مکان کہاں کان صیغہ ماضی ہے اور وہاں زمانہ کیسا۔ قاب مقدار اور اندازہ کو کہا جاتا ہے وہاں مقدار و اندازہ کو کیا تعلق قوسین مثال کی طرف اشارہ ہوتا ہے وہاں مثال کو کیا کام اَوْ شک کے لیے آتا ہے یہاں شک کرنا ہی بدبختی ہے۔

(فائدہ) بعض بزرگوں نے یوں فرمایا ہے کہ دَنیٰ کے یہ معنیٰ ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم خلق کے تمام آثار و علامات کو اپنی ذاتِ مقدس سے جدا کر ڈالا اور منزل فتدلیٰ میں بنی نوع انسان کے ساتھ اشتراک کو دور کر دیا اور اجازت غیبی سے حجاب کبریا تک پہنچے اور اُدْنُ مِنِّی کا حکم ہوا بارگاہ الٰہی سے بار بار حکم ہوتا رہا آؤ اور آگے آؤ چنانچہ آپ بموجب ارشاد ربانی اتنا قریب ہوئے کہ حدوث و قدم میں کوئی مناسبت نہ رہی (معارج النبوۃ ج صہ)

قَابَ قَوْسَیْنِ

قاب کے معنیٰ مقدار کے ہیں اور قوسین کے معنیٰ کمان کے ہیں اصلی حقیقت تو اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتا ہے۔ ملا معین الدین کاشفی چوتھے لطیفہ میں رقمطراز ہیں۔ کہ عرب میں دستور تھا جب دو سردار آپس میں معاہدہ کرتے تھے۔ تو دونوں اپنی کمانوں کے زہ بدل کر ایک تیر پھینکا کرتے تھے۔ جو اس بات کی دلیل ہوتا تھا کہ دونوں کا آپس میں اس حد تک اتفاق ہے کہ جو تیر ایک کمان سے نکلا ہے وہی دوسرے کی کمان سے قرار پایا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے حبیب! تیری کمان شفاعت کی ہو اور میری کمان شفاعت کی ہو تو رحمت کی زہ شفاعت کی کمان سے باندھ

Marfat.com

اور میں شفاعت کی زہ رحمت کی کمان سے باندھ لوں تاکہ تیری اور میری محبت اس درجہ ظاہر ہو جائے مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ پ ۵ ع) جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی یاد رہے کہ جس طرح تفسیروں میں اس آیت کی ضمیروں کو حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف راجع کرتے ہیں اسی طرح ان ضمائر کو اللہ تعالیٰ کی طرف راجع کرنا بھی درست ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّتِ فَتَدَلّٰى حَتّٰى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۔

(بخاری شریف ج ۲ صفحہ ۱۱۲۰ مسلم شریف ج ۱ صفحہ ۹۲) اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ سے قریب ہوئے اور بہت قریب ہوگئے امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ وَقَدْ نَقَلَ الْقُرْطُبِيُّ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ دَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى ۔

(فتح الباری ج ۱۳ صفحہ ۴۱۴) اور امام قرطبی سے منقول ہے۔ کہ انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے نزدیک ہوا۔ بعض نے اس آیت کا معنیٰ یوں بیان فرمایا کہ دنیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ جلّ شانہ کے قریب ہوئے فَتَدَلّٰى پاس ادب وہاں سجدہ کیا ۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ پھر آپ اتنا قریب ہو گئے جتنا کہ آنکھ کی سفیدی کو سیاہی سے قرب حاصل ہے اتنا قرب حاصل ہو گیا تفسیر حسینی صفحہ ۳۵۸ میں ہے کہ محققین نے نزدیک دنیٰ سے نفس مقدس کی طرف اشارہ ہے اور تدلّٰی سے دل مطہر کی طرف اور فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ

Marfat.com

سے روح طیّب کی طرف اور ادنیٰ سے سر مبارک کی طرف اشارہ ہے یعنی
آپ کا نفس مقدس خدمت کے مقام میں تھا اور دل مظہر محبت کے مقام
اور روح شریف قربت کے مقام میں اور سر مبارک مشاہدہ کے مقام میں قاضی
عیاض نے لکھا ہے کہ اس آیت شریف کی تفسیر میں کہا گیا ہے جزیں نیست
کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین تقسیم
ہوتا ہے پس دنیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قریب ہوئے فَتَدَلّٰی اللہ
تعالیٰ ان سے زیادہ قریب ہوئے چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی شان میں
جہت کا ہونا محال ہے اور قرب جہت پر دلالت کرتا ہے۔ اس لیے اس
میں یوں تاویل کرنی لازمی ہے" پھر حضور علیہ السلام کے قریب ہونے سے
آپ کی عظمت اور قدر و منزلت کی طرف اشارہ ہے کہ آپ وہاں پہنچے جہاں
کوئی نہ پہنچ سکا اور اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہونے سے یہ مطلب ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کو ظاہر فرمایا
اور قَابَ قَوْسَیْنِ نہایت قریب ہے اور حقیقت پر مطلع ہونے سے کنایہ
ہے اور یہاں وہ تاویل کرنی چاہیے جو اس حدیث قدسی میں ہے

مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا
وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہوجاتا ہے
میں اس سے ایک گز نزدیک ہوجاتا ہوں اور جو شخص میرے پاس چل کر آتا ہے
میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ دوڑنے سے پاک ہے یہاں
بندے کی کمال شفقت مراد ہے۔

Marfat.com

وہ ظلِ رحمت وہ رُخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
۳۴۔
سنہری زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے

حل لغات
ظلّ سایہ کھلتے از کھلنا بکسر کاف عجمی) کلی کا پھولنا روشنی پھیلانا زربفت کلابتوں کی بناوٹ کا کپڑا۔ زاری کمخواب اودی سرخی مائل سیاہ رنگ اطلس ایک ریشمی کپڑا تھان جگہ دھوپ چھاؤں روشنی اور سایہ ایک قسم کا ریشمی کپڑا

شرح
وہ سایۂ رحمت وہ رخ کے جلوے کیا خوب تھے کہ ستارے چھپ رہے تھے روشنی کرنے کا نام تک نہ لیتے سنہری کمخواب اور ریشمی تھان یہ سب دھوپ چھاؤں ہی تھے۔
یعنی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قرب خاص میں پہنچے

عالم بالا میں کیا ملا
حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب عالم امکان کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے پہلا یہ انعام بخشا کہ اپنی جملہ صفات سے موصوف فرما دیا چنانچہ حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

اِذَا مَرَّ عَلٰی حَضَرَاتِ الْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِيَّةِ صَارَ مُتَخَلِّصًا بِصِفَاتِهَا فَاِذَا مَرَّ عَلَى الرَّحِيْمِ كَانَ رَحِيْمًا اَوْ عَلَى الْغَفُوْرِ كَانَ غَفُوْرًا اَوْ

Marfat.com

عَلَى الْكَرِيْمِ كَانَ كَرِيْمًا اَوْ عَلَى الْحَلِيْمِ كَانَ حَلِيْمًا اَوْ عَلَى الشَّكُوْرِ كَانَ شَكُوْرًا اَوْ عَلَى الْجَوَّادِ كَانَ جَوَّادًا وَهٰكَذَا فَمَا يَرْجِعُ مِنْ ذَالِكَ اِلَّا وَهُوَ فِيْ غَايَةِ الْكَمَالِ۔ (الیواقیت والجواہر) جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسماء باری تعالیٰ کی بارگاہ سے گزر فرمایا تو آپ ان صفات کے پرتو سے متصف ہوتے رہے حتیٰ کہ جب رحیم سے گزرے تو آپ رحم کرنے والے بن گئے اور جب غفور سے گزرے تو مغفرت کرنے والے بن گئے اور جب کریم سے گزرے تو کرم کرنے والے بن گئے اور جب حلیم سے گزرے تو حلم کرنے والے بن گئے اور شکور سے گزرے تو شکر کرنے والے بن گئے اور جب جواد سے گزرے تو آپ جود کرنے والے بن گئے حتیٰ کہ اسی طرح باقی اسماء حسنیٰ سے جب گزرتے تو (وہ جن صفات سے متعلق ہیں) انہیں صفات سے متصف ہوتے گئے اور آپ جب معراج سے واپس تشریف لائے تو انتہائی کمال کے حال میں جلوہ گر تھے۔

تو آنجا رسیدی کہ نہ رسید ہیچ نبی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِجَ بِیْ حَتّٰی ظَھَرْتُ مُسْتَوًی اَسْمَعُ فِیْہِ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ (مسلم شریف) ج ص ۹۳

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پھر مجھے اور بلند کیا گیا حتیٰ کہ میں ایک بہت بلند مقام پر چڑھ گیا جہاں میں نے قلموں کی آواز سنی

حضرت شہاب الدین خفاجی لکھتے ہیں اِنَّہٗ بَلَغَ مِنَ الرِّفْعَۃِ

Marfat.com

بِمَقَامٍ اِطَّلَعَ فِيْهِ عَلَى التَّكْوِيْنِ وَمَا يُرَادُ وَيُؤْمَرُ لَهٗ مِنْ تَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (نسیم الریاض ج ۲ ص۲۶۹)

آپ ایسے بلند مرتبہ پر پہنچے تو آپ نے تکوین اور اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی مراد پر اطلاع پائی علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اِنَّ الْاَقْلَامَ اِثْنَا عَشَرَ قَلَمًا وَاِنَّهَا مُتَفَاوِتَةٌ فِي الرُّتَبِ فَاَعْلَاهَا وَاَجَلُّهَا قَدْرًا قَلَمُ التَّقْدِيْرِ السَّابِقُ الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ بِهٖ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ (مواہب الدنیہ ج ۲ ص۲۸) تحقیق یہ بارہ قلمیں ہیں

اور وہ سب کی سب مراتب کے لحاظ سے متفاوت ہیں پس ان میں سے بلند اور بزرگ شان والی قلم تقدیر ہے جس نے سب سے پہلے خلقت کی تقدیر کو لکھا ہے (مدارج ج ۱ ص۱۶۷) پر لکھا ہے کہ وہ قلم تقدیر ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قسم اٹھائی ہے اور یہ فرمایا نٓ: وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ (پ۲۹ ع ۳) نون حروف مقطعات سے ہے۔ اس کا معنی اللہ و رسول ہی جانتے ہیں بعض نے کہا کہ اسماء الٰہی نور اور ناصر کا ابتداء مراد ہے اور بعض نے کہا کہ الرحمٰن اور مومن کا آخر مراد ہے بعض نے اس کا معنی وہ مچھلی کیا جس نے زمین کو اٹھایا ہوا ہے بعض نے اس کا معنی دوات لیا ہے جس سے لوح محفوظ پر لکھا جاتا ہے پھر فرمایا اور مجھے قلم کی قسم ہے اور ان فرشتوں کی قسم ہے جو لکھنے والے ہیں اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں قَالَ الْقَاضِيْ

Marfat.com

وَفِي عُلُوِّ مَنْزِلَتِهٖ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتِفَاعِهٖ فَوْقَ مَنَازِلِ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ صَلٰوةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَبُلُوْغِهٖ حَيْثُ بَلَغَ مِنْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ دَلِيْلٌ عَلٰى عُلُوِّ دَرَجَتِهٖ وَاِبَانَةِ فَضْلِهٖ (نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۹۳) قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کی بلندی اور تمام نبیوں کے " صلوۃ وسلام ہو سب پر منازل سے آپکی بلندی کا بالا تر ہونا اور آپ کا ملکوت سمٰوٰت تک پہنچنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا درجہ اعلیٰ اور آپ کی فضیلت واضح اور روشن ہے۔

حجاب کبریا

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ میں تنہا رہ گیا۔ اور سوائے پروردگار کے کوئی مونس و مددگار نہ تھا۔ وہاں خدا کے جلال کی ہیبت میرے دل پر چھائی ناگاہ میں نے دیکھا کہ ایک قطرہ ٹپکا۔ اور میں نے اس کو منہ میں لے لیا۔ خدا کی قسم! میں نے زندگی بھر اس سے زیادہ میٹھی چیز نہ چکھی تھی۔ پھر اس قطرہ کی برکت سے تنہائی کا تصوّر خیال سے دور ہو گیا۔ اور اولین و آخرین کا علم مکشوف ہو گیا (مواہب لدنیہ ج ۶ ص ۱۲۸ - مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۱۶۹) تفسیر روح البیان میں ہے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ المعراج قَطَرَتْ فِي حَلْقِيْ قَطْرَةٌ فَعَلِمْتُ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا معراج کی رات میرے حلق

Marfat.com

میں ایک قطرہ ٹپکا جس سے مجھے گذشتہ اور آئندہ سب امور کا علم ہو گیا ہے تفسیر حسینی میں زیر آیت عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کے ماتحت لکھا ہے کہ بحر الحقائق میں فرماتے ہیں کہ اس سے مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا علم مراد ہے جو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے جیسا کہ معراج شریف کی حدیثوں میں روایت ہے کہ عرش کے نیچے ایک قطرہ میرے حلق میں ٹپکایا گیا کہ اس کے وفور فیضان سے مجھے مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا علم ہو گیا۔

فائدہ۔ علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے زیر آیت أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ تحریر فرمایا ہے کہ علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ معلومات الٰہی لا نہایت ہیں اور سمٰوٰت اور زمین کے غیوب اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور جو وہ چھپاتے ہیں اس میں سے ایک قطرہ ہے تفسیر روح البیان میں ہے کہ ہمارے شیخ علامہ نے رسالہ رحمانیہ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ اولیاء کا علم انبیا کے علم سے وہ نسبت رکھتا ہے جو ایک قطرہ کو سات سمندروں سے ہوتی ہے اور انبیاء کا علم ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے علم سے یہی نسبت رکھتا ہے بخاری شریف میں ہے وَقَعَ عُصْفُوْرٌ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ غَمَسَ مِنْقَارَهٗ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوْسٰى مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِيْ وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا مِقْدَارَ مَا غَمَسَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْقَارَهٗ حاصل یہ ہے کہ کشتی کے کنارہ پر ایک چڑیا بیٹھ گئی اور اپنی چونچ دریا میں تر کر لی

Marfat.com

توخضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میرا اور تمہارا علم اور تمام مخلوق کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے ایسا ہی ہے جیسا کہ سمندر کے مقابلہ اس چڑیا کا چونچ تر کر لینا ہے علمائے کرام نے لکھا ہے اگر تمام اولین و آخرین سب کے علوم جمع کر لیے جائیں تو ان کے مجموعہ کو علوم الٰہیہ سے اصلاً کوئی نسبت نہ ہو گی یہاں تک کہ وہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ کو دس لاکھ سمندروں سے ہے اس واسطے کہ بوند کا یہ حصہ بھی محدود ہے اور دریائے ذخار بھی متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے ضرور کوئی نسبت ہوتی ہے (دولت مکیہ ص۱۹۷)

نو آزا دیدہ کہ دید مواہب لدنیہ میں طبرانی سے بروایت ابن عمر مروی ہے کہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللّٰہُ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ مواہب لدنیہ ج ۲ ص۱۹۲ حضرت ابن عمر نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے میرے لیے زمین کو مکشوف فرمایا پس میں دنیا کی طرف اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں علامہ زرقانی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے دنیا کا جہان ظاہر فرمایا

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ اس میں ہونے والا

Marfat.com

تھا۔ اس کا احاطہ فرمالیا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ میں اس کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے۔ سب کو مثل اپنی کف مبارک کے مشاہدہ فرما رہا ہوں اس طرف اشارہ ہے کہ حدیث شریف میں نظر کے معنی آنکھ سے دیکھنا مراد ہے نہ کہ کوئی مجازی معنیٰ ہے (زرقانی ج، ص۲۳۴) حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نفخ اولیٰ تک جو کچھ دنیا میں ہونے والا ہے۔ وہ سب کچھ حضور علیہ السلام کے سامنے مکشوف ہو گیا حتیٰ کہ اول سے آخر تک تمام احوال آپ کو معلوم ہوئے اور ان میں سے بعض احوال کی آپ نے اپنے صحابہ کرام کو اطلاع فرمائی (مدارج النبوۃ ج ص)

چلا وہ سروِ چماں خراماں نہ رک سکا سدرہ سے بھی داماں

۳۴۔

پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این و آں سے گزر چکے تھے

حل لغات

سروچماں۔ سرو ناز و انداز سے چلنے والا۔ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مراد۔ خراماں۔ ناز کی چال چلنے والا۔ سدرہ۔ سدرۃ المنتہیٰ۔ داماں۔ دامن۔ پلک۔ آنکھ کے پردہ کا بال۔ جھپکنا آنکھ کا بند ہونا۔ پلکوں کا باہم ٹکرانا۔ این و آں دونوں اسم اشارہ ہیں ایں۔ یہ آں۔ وہ۔

شرح

وہ ناز و ادا سے چلنے والا محبوب خُدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناز و ادا کی ادا چلکر مکۃ سے روانہ ہوا

Marfat.com

یہاں تک کہ سدرۃ المنتہی سے بھی آپ کا دامن اقدس نہ رک سکا۔ پلک جھپکتی رہی کہ آپ یعنی عالم کائنات سے گزر گئے

جبریل علیہ السلام الوداع

اس وقت فرشتہ نے پس پردہ سے ہاتھ باہر کر کے آپکو بمع براق اٹھا لیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام وہیں ٹھہر گئے آپ نے فرمایا اے جبرئیل آپ مجھے اس جگہ کیوں اکیلا چھوڑتے ہو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی میں کیا کروں مجھے آگے پرواز کرنے کی طاقت نہیں اس لیے کہ وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ (پ۲۳ ع ۹)

اور ہم سب فرشتوں سے کوئی ایسا فرشتہ نہیں جس کا خاص مقام معلوم نہ ہو کہ اسکے آگے ہم کو تجاوز کا حق حاصل نہیں۔ یہاں بھی آپ کی بدولت آ گیا ورنہ میرا اصلی مقام وہ ہے جہاں سدرۃ المنتہی پر ملاحظہ فرمایا تھا۔ جو کہ بہت دور رہ گیا ہے اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ مبارک سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو قابو کر کے ایک قدم چلے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ہیبت اور اس کے جلال سے حضرت جبرئیل علیہ السلام چڑیا کے برابر ہو گئے۔ لرزہ براندام آبدیدہ ہو کر عرض کیا۔

لَوْ دَنَوْتُ اَنْمِلَةً لَاَحْتَرَقْتُ بَالِیْ (مشکوٰۃ شریف)

اگر انگلی کے پورے کی مقدار بھی قریب ہوں تو میرے پر جل جائیں گے اسکے بعد آپ نے اشارہ فرمایا اور ایک اشارہ میں اسکو اپنے مقام پر پہنچا دیا۔ روایت ہے کہ اس ایک قدم میں پانچ سو سال کی راہ طے ہو چکی تھی۔ (معارج ص۱۵۱ ج)

Marfat.com

ندا آئی ہے اے محمد تو فکر میں تھا کہ میری امت حشر کے دن راہ دور دراز قیامت و پل صراط کس طرح طے کرے گی اب دیکھ کہ ایک اشارے میں پانچسو برس کی راہ طے کی اور ایک قدم میں جبریل کو پانچسو برس کی راہ لے آیا اگر قیامت کے دن بھی اسی طرح لب شفاعت ہلا کر پچاس ہزار برس کی راہ ایک دم میں قطع کرلے اور اپنی امت کو آن واحد میں اس دور دراز اور پُر خطر سے سلامت لیجائے تو کیا عجب ہے۔

حضرت فریدالدین عطار ارشاد فرماتے ہیں ؎

تو اے روح القدس پیش جناب
کہ ذات او ستودہ آفتاب
چرا چندیں غم نہ پر گرفتی!
کہ بانگ لود نوتُ برگرفتی
ترا اندر درون پردہ راہ نیست
کہ ہر سرہنگ مرد بارگاہ نیست
ہزاراں جاں ہمے زد دریں راہ
تیرا گو پر بسوز اے پیک درگاہ

Marfat.com

جھلک سی اک قدسیوں پر آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی

۲۴۔ سواری دولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

حل لغات برات۔ شادی کا جلوس

شرح ایک جھلک ہی قدسیوں کو نصیب ہوئی۔ اسکے بعد دامن اقدس کی ہوا بھی نہ پا سکے۔ شب اسرا کے دولہا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری بہت دور پہنچی برات کے تو ہوش ہی اڑ گئے۔

تھکے تھے روح الامین کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو

۲۵۔ رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے

حل لغات رکاب گھوڑے پر چڑھنے کا آہنی حلقہ۔ حسرت افسوس آرزو، ارمان۔ شوق۔ ولولے غل۔ شور، جوش وخروش امنگ۔

شرح روح الامین سیدنا جبریئل علیہ السلام کے بازو تھک کر رہ گئے اور ان سے سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کا دامن چھوٹ گیا اور حیران رہ گئے کہ ہائے وہ پہلو اقدس کیا گیا۔ رکاب چھوٹ گئی اور امید ٹوٹ گئی انکی نگاہ حسرت میں شور بپا تھا۔ کہ ہائے وہ محبوب یگانہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے گئے۔

تعارف جبریل علیہ السلام جبریل علیہ السلام کا قد نہ بہت بلند ہے اور نہ بہت چھوٹا اسکو سفید رنگ کا لباس پہنایا جو جواہر و یواقیت سے مرصع ہے جبرائیل کے چہرے کا رنگ برف کی طرح سفید ہے اسکے اگلے دانت روشن اور چمکدار ہیں اسکے گلے میں خوبصورت موتیوں کا ہار ہے اور اسکے سرخ یاقوت کے ایک ہزار چھ سو بازو ہیں۔ ہر دو بازوؤں کے درمیان پانچ سال کی مسافت کے برابر فاصلہ یا بُعد ہے اس کی گردن بڑی خوبصورت اور لمبی ہے۔ اسکے قدم سرخ اور پنڈلیاں زرد ہیں اس کے پر جن سے پرواز کرتا ہے زعفران سے بنے ہوئے ہیں جنکی تعداد ستر ہزار ہے یہ پر سر سے لیکر اسکے قدموں تک ہیں۔ ہر ہر پر پر چاند اور ستارے ہیں اور اس کی آنکھوں کے مابین شمس ہے اللہ تعالے نے اس کو میکائیل سے پانچ سو سال بعد پیدا کیا۔ جبرئیل ہر روز جنت کی ایک نہر میں نہاتا ہے اور پھر اپنے بدن کو جھاڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے پھر وہ فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جبرئیل ہر روز سحر کے وقت نور کی نہر سے جو عرش کے دائیں طرف ہے غسل کرتا ہے۔ اس سے اس کا نور پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے ایسا ہی اس کا حسن و جمال بھی دوبالا

Marfat.com

ہو جاتا ہے اور اس کی عظمت بھی زیادہ ہو جاتی ہے پھر وہ اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اس کے ایک ایک پر سے ستر ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ایک ایک قطرے سے ستر ستر ہزار فرشتہ پیدا کرتا ہے ان میں سے ہر روز ستر ستر ہزار فرشتہ بیت المعمور میں اور ستر ہزار بیت اللہ شریف میں داخل ہوتا ہے۔

جبریل علیہ السلام کے حاجت روا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ابراہیم کی پیشانی میں نور تھا

اور اس کی پشت میں موتی تھا۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو کافروں نے گوپھن کے پلہ میں بٹھا کر آگ میں پھینکنا چاہا اور جبریل علیہ السلام نے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا۔ الك حاجة؟ کیا تمہیں حاجت ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا لیکن تیری طرف نہیں ہے۔ جبریل نے پھر پوچھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے وہی جواب دیا۔ اخیر میں جبریل علیہ السلام نے کہا کیا تمہیں اپنے رب کی طرف حاجت ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کیا کوئی ایسا دوست ہے جس کو اپنے دوست کی طرف حاجت نہ ہو۔ جبریل نے کہا کہ پھر آپ اپنے رب سے سوال کریں۔ کہ وہ آپ کی اس حال میں مدد کرے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔

هو اعلم بحالی من سوالی الیه۔ وہ میرے سوال کرنے کے بغیر میرے حال کو خوب اچھی طرح جانتا ہے حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر فرمایا کہ میں نے جبریل کو اس وقت کہا کہ جب اللہ تعالےٰ مجھ کو مبعوث کرے گا تو لے جبرئیل

Marfat.com

میں تیری اس نیکی کا جو تو نے میرے باپ ابراہیم سے کی ہے بدلہ دوں گا آپ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا اور جبرئیل میرے ساتھ تھا۔ میں نے کہا کہ اللہ کی طرف تیری کوئی حاجت ہے اس نے کہا ہاں۔ آپ اپنے رب سے میرے لیے اس بات کا سوال کریں کہ قیامت کے دن وہ مجھ کو حکم دے کہ میں پلصراط پر اپنے پر بچھاؤں اور آپ کی امت اسکے اوپر سے گذر جائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بارک اللہ یا جبرئیل۔ اے جبرئیل اللہ تمہیں برکت دے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دریائے نور میں غوطہ دے۔ جبرئیل نے آپکو غوطہ دیا۔ اس غوطہ سے آپ ستر ہزار پردوں کو پھاڑ کر ان کے آگے نکل گئے ان پردوں میں سے ہر پردے کا موٹاپا پانچ سو سال کی راہ کے برابر تھا یہاں تک کہ آپ سونے کے فرش تک پہنچے وہاں ایک فرشتہ نمودار ہوا اس نے آپکو موتیوں کے حجاب تک پہنچایا۔ فرشتہ نے اس حجاب کو ہلایا۔ حجاب کے پردے سے آواز آئی کون ہے یہ۔ فرشتے نے جواب دیا کہ میں فراش الذہب کا فرشتہ ہوں اور میرے ساتھ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس حجاب کے فرشتہ نے کہا اللہ اکبر! پھر اس نے حجاب کے نیچے سے ہاتھ نکالا اور مجھ کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھایا اسی طرح میں ایک حجاب سے دوسرے حجاب کی طرف نقل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میں نے ستر ہزار حجاب سے تجاوز کیا ان میں سے ہر حجاب کا موٹاپا پانچ سو سال کی راہ کے برابر تھا اس کے بعد میں نور ابیض کے دریا پر پہنچے۔ وہاں ایک فرشتہ تھا اگر کوئی پرندہ اس کے ایک کاندھے سے پانچ سو سال اڑتا

Marfat.com

رہے تو پھر بھی وہ اس کے دوسرے کاندھے تک نہ پہنچے اس کے بعد مجھ کو آگے چلایا گیا میں ایک نور احمر کے دریا تک پہنچا اس کے کنارے پر بھی ایک فرشتہ تھا وہ فرشتہ اتنا بڑا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اسکو یہ حکم دے کہ وہ زمین و آسمان کو نگل جائے تو وہ نگل جائے پھر رفرف مجھ کو لیکر اس سے آگے چلا۔ یہاں تک کہ میں زرد رنگ کے دریا تک پہنچا۔ وہاں بھی ایک فرشتہ دیکھا وہ بھی پہلے فرشتہ کی طرح بہت بڑا فرشتہ تھا وہ بھی سات آسمانوں اور سات زمینوں کو ایک ہی بار نگلنے کی طاقت رکھتا تھا۔ پھر مجھ کو اس سے بھی آگے لے جایا گیا۔ یہاں تک کہ میں سفید پانی کے دریا تک پہنچا وہاں مجھ کو اضطراب لاحق ہوا میں نے کہا یا غیاث المستغیثین اس سے میری روح کو سکون میسر ہوا۔ ایسے ہی رفرف مجھ کو ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک پہنچاتا رہا یہاں تک کہ میں نے ہزار حجابوں سے تجاوز کیا اور پھر میں وحدانیت کے حجاب تک پہنچا وہاں میں نے اپنے آپ کو ایک قندیل کی مانند دیکھا جو ہوا میں لٹک رہی ہے اس کے بعد جب میں عرش پر پہنچا۔ تو قطرہ میری زبان پر ٹپکا جس سے مجھ کو اولین و آخرین کا علم حاصل ہوا۔ جب میں مقام فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ تک پہنچا تو مجھ کو ایک کرسی پر بٹھا کر علیین تک پہنچایا گیا وہاں میرے اوپر تین قطرے ٹپکے ایک میرے کاندھے پر اس سے مجھ میں ہیبت پیدا ہوئی۔ دوسرا قلب پر اس سے محبت نمودار ہوئی۔ تیسرا میری زبان پر اس سے زبان پر فصاحت پیدا ہوئی۔

ایک روایت میں ہے کہ جب آپ عرش پر پہنچے تو کائنات کی ہر چیز آپکو چھوٹی اور حقیر دکھائی دی۔

Marfat.com

نسفی نے کہا اللہ تعالےٰ نے عرش کو آٹھ سو ساٹھ قوائم پر پیدا کیا ہے اور ہر قائم (پایا) ساری دنیا کے برابر ہے۔ ایک پائے سے دوسرے پائے تک فاصلہ بہت تیز اڑنے والے پرندے کی اسی ہزار سال کی پرواز کے برابر ہے۔ عقائق میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو اس صفت پر پیدا فرمایا تو اس میں عجب اور خود پسندی پیدا ہوئی۔ یعنی اپنی عظمت پر اس کو فخر ہوا تو اللہ تعالےٰ نے اسکو ایک سانپ کا طوق ڈال دیا۔ اس کا سر سفید موتیوں کا اور اس کی آنکھیں زرد یاقوت کی اور اسکے دانت سبز زمرد کے اور اس کا جسم سرخ سونے کا ہے۔ اس کا طول سات لاکھ سال کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے ستر ہزار منہ ہیں۔ جب عرش نے اسکو دیکھا تو عرض کی اے میرے مولا تو نے اسکو کیوں پیدا کیا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا تاکہ تو اپنی عظمت بھول جائے اور تو صرف میری عظمت دیکھے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے۔ عرش کے اٹھانے والے فرشتے چار ہیں۔ ان میں سے ہر فرشتے کا طول ستر ہزار سال کی مسافت کے برابر ہے اور ان کے قدموں کا طول اٹھارہ ہزار سال کی مسافت کے برابر ہے ان میں ایک فرشتہ بنی آدم کی صورت پر ہے۔ وہ بنی آدم کے لیے دعا کرتا ہے۔

اللھم ارحم بنی ادم ولا تعذبھم۔

اے اللہ بنی آدم پر رحم کر اور انکو عذاب نہ دے۔

دوسرا فرشتہ گدھ کی صورت پر ہے وہ کہتا ہے۔

اللھم ارحم الطیور ولا تعذبھم و ادفع عنھم برد الشتا و حرّ الصف و ادخلنی فی

Marfat.com

شفاعت محمد علیہ السلام۔

اے اللہ پرندوں پر رحم کر اور انکو عذاب نہ دے اور سے سردیوں کی سردی اور گرمیوں کی گرمی دور کر اور مجھ کو شفاعت حضور علیہ السلام میں داخل فرما!

شارح بخاری امام احمد قسطلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام بارگاہ حق کے دیدار پرانوار سے سرشار ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے بیشمار راز و نیاز کی باتوں میں سے ایک یہ بھی ارشاد فرمایا. چنانچہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

اللہ عزوجل نے فرمایا۔

این حاجت جبریل (مواہب لدنیہ ص ۲۹)

ترجمہ:- محبوب! جبریل نے جو چیز آپ سے طلب کی تھی اس کا کیا ہوا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کی۔ اے رب! تو خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا. محبوب! جبریل کی فرمائش کو میں ان لوگوں کے حق میں پورا فرماتا ہوں۔

جو تیرے شرف صحبت سے مشرف ہوتے ہوں. اور وہ جو اپنے دلوں میں تیری محبت رکھنے والے ہوں۔

سبحان اللہ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قیامت کے دن جبرئیل پل صراط پر انہیں لوگوں کے کام آئیں گے جنکے دل میں حب نبوی ہے لیکن وہ لوگ جن کے دل حب نبوی سے محروم ہیں وہ اپنی قسمت پر ماتم کریں کیا خوب فرمایا۔

~ جنت تو گھر ہے غلامانِ مصطفےٰ کا
اور جہنم دشمنانِ مصطفےٰ کے واسطے (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اک بھبو کا پھوٹا
۳۶۔
خرد کے جنگل میں پھول چمکا دہر دہر پیڑ جل رہے تھے

حل لغات روش۔ رفتار۔ چال۔ طرز۔ بھبوکا نور کا پتلا بہت ہی گورا چٹا۔ لال انگارہ۔ پھوٹا۔ ٹوٹا۔ پھوٹ کی طرح نکلا یعنی زور زور سے بہہ نکلا۔

شرح حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی رفتار کو جس نے سوچا تو اسکے دماغ میں ایک نور کا شعلہ پھوٹ پڑا۔ خرد کے جنگل میں پھول چمکا دہر دہر میں نوری درخت روشن تھے۔

جلو میں جو مرغ عقل اُڑے تھے عجب بُرے حالوں گرتے پڑتے
۳۷۔
وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیور آ گئے تھے

حل لغات جلو (باگ لگام وہ خالی گھوڑا جو سواری کے ساتھ صرف زینت کے لیے لے جاتے ہیں۔ زینت۔ ٹھاٹھ ہمراہی۔ عجب انوکھا۔ نیا عمدہ۔ نادر۔ تیور آنکھ کا نور۔ چتوں۔ آنکھ کی پتلی دم چڑھنا۔ سانس پھولنا۔ تیور آنا۔ سر چکرانا۔ سر میں چکر آ کر آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہونا۔

Marfat.com

شرح مرغ عقل جو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہمراہ چل پڑے تھے بہایت برے حالوں گرتے پڑتے رہے بالآخر سدرۃ المنتہی پر تھک کر رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مرغ عقل کا دم پھول گیا اور اسکا سر چکرا گیا اور اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

جبریل علیہ السلام ہوں یا کوئی اور ملائکہ کرام ان کے سوا باقی دوسروں کی بات ہی کیا تھی اپنی رسائی تک تو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھتے رہے لیکن جب انکی وسعتیں ختم ہوئیں پھر اظہار عجز وانکسار نہ کرتے تو کیا کرتے۔

معراج مافوق السموٰت بعض فرقوں نے آسمانوں سے اوپر کی معراج کا انکار کیا ہے ایسے ہی عرش پہ لیجانے کا بھی یہ ان موجودہ فرقوں کی شان نبوت سے بے خبری کی علامت ہے۔ ورنہ یہ تو محققین کا مسئلہ ہے کہ عرش وکرسی اور لوح وقلم وغیرہ ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے نور اقدس کی جھلکیاں ہیں چنانچہ امام المحدثین امام بخاری کے استاد محدث عبدالرزاق اپنی تصنیف میں جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث لائے ہیں اور اس حدیث شریف کو تلقی بالقبول کا مقام حاصل ہے اسی حدیث پاک میں ہے۔

فالعرش والکرسی من نوری والکروبیون من نوری و الروحانیون من الملائکۃ من نوری و ملائکۃ السمٰوٰت السبع من نوری والجنۃ وما فیھا من النعیم من نوری والشمس والقمر والکواکب من نوری والعقل والعلم والتوفیق من

Marfat.com

نوری و روح الانبیاء والرسل من نوری والشہداآء والصالحون من نتائج نوری (الحدیث) جواہر البحار سیدی النبہانی جلد ۴ صـ ۲۷)

ترجمہ:۔ سیدی الوجود صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس عرش، کرسی کروبیوں، روحانیوں، ساتوں آسمانوں کے فرشتے، جنت اور اس کی نعمتیں، سورج چاند ستارے، عقل، علم، توفیق انبیاء اور رسل کی ارواح شہداء اور صالحین سب کے سب میرے نور سے ہیں۔

لہٰذا ان میں سے کوئی چیز بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے باعث شرف وعروج نہیں ہو سکتی۔

سیدی علامہ ابن الحاج مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یتشرف بہا مدخل لابن الحاج۔ (جلد ۱ صفحہ ۲۵۰)

تمام اشیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شرف حاصل کرتی ہیں نہ کہ آپ کسی شے سے۔

اور یہی حضرات فرماتے ہیں۔

الا تری الی ان افضل البقاع المواضع الذی ضمتہ اعضاء الکریمۃ صلوات اللہ علیہ وسلامہ المدخل (جلد ۱ ص ۲۵۱)

ترجمہ اے ایمان والے تو اس بات کی طرف نہیں دیکھتا کہ اجماع واقع ہوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر انور تمام مقامات سے افضل ہے

Marfat.com

بلکہ آئمہ احناف میں سے صاحب در مختار نے تو تصریح کر دی ہے۔

ما ضم اعضاءہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فانہ افضل مطلقاً حتیٰ من الکعبۃ والعرش والکرسی (در مختار جلد ا ص ۱۸۴)

ترجمہ:۔ جو جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضاء شریفہ سے ضم کیے ہوئے ہے وہ علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ عرش اور کرسی سے بھی۔

لہذا سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا براق پر سوار ہونا آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا عروج نہیں بلکہ براق کو عروج عطا فرمانا ہے ملائکہ کا لگام اور رکاب تھامنا ملائکہ کا عروج ہے اور بیت المقدس کی طرف سفر کرنا بیت المقدس کا عروج ہے جیسا کہ علامہ نجم الدین غیاطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قال ابن رحیہ یحتمل ان یکون الحق سبحانہ تعالیٰ اراد ان لا یخلی تربۃ فاضلۃ من مشہدہ ووطئہ قدمہ فتمم تقدیس بیت المقدس بصلوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ (المعراج الکبیر سیدی نجم الدین غیطی ص ۱۳۰)

ترجمہ:۔ ابن رحیہ فرماتے ہیں کہ بیت المقدس کی طرف سفر کرنے میں احتمال یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس بات کا ارادہ فرمایا کہ اس زمین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور آپ صلے اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کے قدموں کی برکت سے محروم نہ رکھے پس اس لیے بیت المقدس کی تقدیس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سے پورا فرمایا اسی طرح جہاں جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور جن جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقات فرمائی سو یہ ان کے حق میں معراج تھا نہ کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں۔

اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ سبب معراج جہاں سے حضور نبی پاک شہ لولاک صلے اللہ علیہ وسلم کی اشیاء کو معراج ہوگئی۔ آپ نے صرف اور صرف ذات حق تعالےٰ کے دیدار پر انوار اور دیگر رموز و اسرار سے مشرف ہو کر معراج پائی۔

رفرف

جب حضرت جبرئیل علیہ السلام ٹھہر گئے تو سبز رنگ کا ایک تخت ظاہر ہوا جس کا نام رفرف ہے اسکے ساتھ ایک فرشتہ بھی تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور الصلوٰۃ والسلام کو رفرف والے فرشتے کے سپرد کیا۔ (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۳۶)

ایک روایت میں آیا ہے کہ تَدَلّٰی کا فاعل رفرف ہے اور دَنٰی کے فاعل حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے رفرف نیچے اتر آئی حتیٰ کہ آپ اس میں بیٹھ گئے۔ پھر حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے قریب ہوئے اور اقرب درجہ سے شرف پایا۔ (سیرت حلبیہ ج ا ص ۱۴۴)

ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری براق' یہاں پہنچ کر تھک گیا اس وقت سبز رنگ کا رفرف ظاہر ہوا جس کی روشنی سورج کو ماند کرتی تھی۔ آپ اس رفرف پر سوار ہوئے اور چلتے رہے حتیٰ کہ عرش کے پایہ تک پہنچ گئے اس کے بعد بہت سے حجابات

Marfat.com

سامنے آئے ازاں جملہ ان میں سے ستر ہزار حجاب سونے کے تھے۔ ستر ہزار چاندی کے، ستر ہزار مروارید کے۔ ستر ہزار زمرد سبز کے۔ ستر ہزار یاقوت سرخ کے۔ ستر ہزار حجاب نور کے ستر ہزار حجاب ظلمت کے۔ ستر ہزار پانی کے۔ ستر ہزار خاک کے۔ ستر ہزار حجاب آگ کے۔ ستر ہزار حجاب ہوا کے تھے کہ ہر حجاب کی موٹائی ایک ہزار سال کی راہ تھی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ رفرف ان حجابوں سے گزرتی ہوئی پردہ داراں عرش تک لے گئی وہاں ستر ہزار پردے دیکھے، ہر پردے میں ستر ہزار زنجیریں تھیں۔ اور ہر زنجیر کو ستر ہزار فرشتوں نے گردن پر اٹھا رکھا تھا۔ کہ وہ فرشتے اس قدر قد آور تھے کہ ایک کندھے سے دوسرے کندھے تک ستر ہزار سال کی راہ تھی اور یہ پردہ بعض مروارید کے بعض یاقوت کے بعض ہوا کے تھے۔ اور ہر پردہ پر ایک فرشتہ ملازم تھا۔ کہ ستر ہزار فرشتہ جن کا ذکر ابھی گزرا ہے سب اس کے تابع تھے اس رفرف نے آپکو حجابات سے پار پہنچایا اور پھر غائب ہو گیا اس کے بعد ایک صورت گھوڑے جیسی ظاہر ہوئی جو کہ دانۂ مروارید سعید کی طرح تھی تسبیح کہتی تھی اس کے بعد منہ سے نور کے فوارے نکلتے تھے نے اٹھایا اور ان ستر ہزار پردوں سے گزرا جو عرش سے ورا ہے۔

نوٹ:۔ صاحب نزہتہ المجالس رحمہ اللہ نے پانچ سواریوں کا ذکر کیا ہے اور کسی نے تین سواریوں کا ذکر کیا ہے جتنی روایات جس کے پاس تھیں اس قدر بیان کیا۔

Marfat.com

قوی تھے مرغانِ وہم کے پر اڑے تو اڑنے کو اور دم بھر
۳۸
اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ اندیشہ تھوکتے تھے

شرح مرغانِ وہم کے پر بہت بڑے قوی تھے لیکن اڑنے کے بعد دم بھر میں ان کا حال یہ ہو گیا کہ سینے پر ایسی ٹھوکر لگی کہ ڈر اور خوف کا خون تھوکتے تھے۔

یہ بھی پہلے شعر کی طرح ملائکہ کرام اور دوسرے جو اس واقعہ میں کچھ کچھ تصور کر سکتے ہیں سب کے عجز کے اظہار کا بیان ہے۔

سُنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
۳۹
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاجِ شرف ترے تھے

شرح بس اتنی معمولی سی دیر بعد سنا کہ عرش حق نے کہا کہ اے تاج والے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم آپکو مبارک ہو کہ آپکے وہی قدم مبارک پھر آئے جو اس سے قبل تاج شرف سے مشرف تھے۔

Marfat.com

عرش نشین

سیدنا محی الدین ابن العربی قدس سرہ کی الفتوحات الملکیہ میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خصائص سے ہے کہ حضور نے اللہ عزوجل کو اپنی آنکھوں سے بیداری میں دیکھا۔ یہی مذہب راجح ہے اور اللہ عزوجل نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بلند و بالاتر مقام میں کلام فرمایا جو تمام امکنہ سے اعلیٰ تھا اور بے شک ابن عساکر نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب اسرار مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا۔ اسی میں ہے۔

قد اختلف العلماء فی الاسراء اهل هو اسرا واحد او اسراء ان مرة بروحه و بدنه یقظة بروحه وجسده من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی ثم منا ما من المسجد الاقصیٰ الی العرش فالحق انه اسراء واحد بروحه وجسده یقظة فی القصة کلها والی هذا ذهب الجمهور من علماء المحدثین والفقها والمتکلین۔

علماء کو اختلاف ہوا کہ معراج ایک ہے۔ یا دو ایک بار روح بدن اقدس کے ساتھ بیداری میں اور ایک بار خواب میں یا بیداری میں روح و بدن اقدس کے ساتھ، بیداری میں مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک پھر خواب میں وہاں سے عرش تک اور حق یہ ہے کہ وہ ایک ہی اسرار ہے اور سارے قصے میں یعنی مسجد الحرام سے عرش اعلیٰ تک بیداری میں روح و بدن اطہر کے

Marfat.com

ساتھ ہے جمہور علماء محدثین وفقہاء متکلمین سب کا یہی مذہب اسی میں ہے

المعاریج عشرۃ (الی قولہ) العاشر الی العرش۔

معراجیں دس ہوئیں۔ دسویں عرش تک اسی میں ہے۔

قد ورد فی الصحیح عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال عرج بی جبرئیل الی سدرۃ المنتھی ودنا الجبار رب العزۃ فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی منلیہ علی ما فی حدیث شریک کان فوق العرش۔

صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میرے ساتھ جبرئیل نے سدرۃ المنتہی تک عروج کیا اور جبار رب العزۃ جل جلالہ نے دنی و تدلی فرمائی تو فاصلہ دو کمانوں بلکہ ان سے کم کا رہا یہ تدلی بالائے عرش تھی۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:

علیہ یدل صحیح الاحادیث الدالۃ علی دخولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الجنۃ و وصولہ الی العرش او طرف العالم کما سیاتی کل ذالک بجسدہ یقظتہ۔

صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم شب اسرار جنت میں تشریف لے گئے اور عرش تک پہنچے یا عالم کے

Marfat.com

اس کنارے سے تک آگے لامکان ہے اور یہ سب بیداری میں مع جسم مبارک تھا۔

حضرت سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ شریف باب ۳۱۶ میں فرماتے ہیں۔

اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان خلقہ القرآن و تخلق بالاسما و کان اللہ سبحنہ و تعالیٰ ذکر فی کتابہ العزیز انہ تعالیٰ استوی علی العرش علی طریق التمدح و الثناء علی نفسہ اذا کانا العرش اعظم اجسام فجعل لنبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من ھذا الاستویٰ نسبۃ علی طریق التمدح والثناء لبہ علیہ حیث کان اعلی مقام ینتھی الیہ من اسری بہ من الرسل علیھم الصلوٰۃ والسلام و ذالک یدل علی انہ اسری بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجسمہ ولو کان الاسرا بہ رویا لما کان الاسرار ولا الوصول الی ھذا المقام تمدحا ولا وقع من الاعراب انکار علی ذلک۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق قرآن تھا اور حضور اسماء الہیہ کی خو دخصلت رکھتے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی صفات مدح

Marfat.com

سے عرش پر استوار بیان فرمایا تو اس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اس صفت استوی علی العرش کے پرتو سے مدح و منقبت بخشی کہ عرش وہ اعلیٰ مقام ہے جس تک رسولوں کا اسرا منتہی ہوا اور اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسرا مع جسم مبارک تھا۔ کہ اگر خواب ہوتا تو اسرا اور اس مقام استوی علی العرش تک پہنچیا مدح نہ ہوتا۔ نہ گنوار اس پر انکار کرتے۔

یہ سُن کے بیخود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا

۴۰۔

پھر انکے تلوؤں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے

حل لغات دن پھرنا۔ نصیب جاگنا مصیبت سے آرام نصیب ہونا

شرح عرش الٰہی یہ سُن کر بیخود ہو کر پکار اٹھا قربان جاؤں میرے آقا کہاں ہیں۔ پھر سے آپکے قدموں کا بوسہ لوں یہ تو میری آنکھوں کے دن کے نصیب کھلے۔

اس شعر میں عرش کی خوش بختی کا اظہار ہے وہ خوش کیوں نہ ہوتا جبکہ اسکے سر پر اس کے مرشد کے قدم مبارک آگئے یہ ذوق تو سمجھے جو مرشد والا ہو جو بے مرشد ہو اسے کیا خبر۔ اسے بس یہی کہا جاسکتا ہے۔ ع

ع معذور دارمت کہ تو او را ندیدہ

یاد رہے کہ دور حاضرہ میں سوائے اہلسنت کے اکثر فرقے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات ماننے میں نہ صرف کم ظرفی بلکہ بخل

Marfat.com

کر کے اپنی شقاوت پر مہر ثبت کر رہے ہیں۔ ورنہ اسلاف صالحین اور اکابرین نے عرش معلیٰ پہ تشریف لیجانے کی تصریح کی ہے۔

عرش معلّٰی تک

امام قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ لکھتے ہیں کہ لما انتھی الی العرش تمسک العرش باذیالہ۔

(مواہب لدنیہ ج ۲ ص ۲۴) جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم عرش پر پہنچے تو عرش الٰہی کو آپ کے دامن سے وابستگی تھی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَرْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ بِرَجُلٍ مَغِیْبٍ فِیْ نورِ العرش۔

(زرقانی ج ۶ ص ۱۰۶) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ معراج کی رات میں ایک ایسے شخص پر گزرا جو عرش کے نور میں غائب تھا

قَالَ الشَّیخُ اَبُو الْحَسَنِ الرِّفَاعِیُّ صَعِدْتُّ فِی الْفَوْقَانِیَّاتِ اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ اَلْفِ عَرْشٍ فَقِیْلَ لِی اِرْجِعْ لَا وُصُوْلَ لَکَ اِلَی الْعَرْشِ الَّذِی عرج بِہٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (نبراس ص ۴۷)

حضرت ابوالحسن رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں (حالت مراقبہ میں روحانی طور پر) عالم بالا میں چڑھتا رہا حتیٰ کہ سات لاکھ عرش سے گزر گیا پھر مجھے کہا گیا۔ اب تم واپس چلے جاؤ کیونکہ جس عرش پر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی وہاں تو نہیں پہنچ سکتا۔

Marfat.com

جھکا تھا مُجرے کو عرش اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزم بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

حل لغات مجرا آداب۔

شرح عرش اعلیٰ برائے ادب و تعظیم جھکا اور بزم بالا کے ملائکہ سجدے میں گرے عرش الٰہی آپ کے قدموں پر آنکھیں مل رہا تھا۔ اور بزم بالا کے ملائکہ آپکے اردگرد قربان ہو رہے تھے۔
اس شعر میں عرش مبارک پر پہنچنے کی کیفیت بیان ہو رہی ہے کہ جونہی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عرش بریں پر قدم مبارک رکھا کہ عرش قدموں پر گر گیا۔ اور عالم بالا کے مکین صدقے اور قربان ہو رہے تھے۔ کیوں نہ ہو جب انہیں گھر بیٹھے مرشد کریم کی زیارت نصیب ہوگی۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ و بارک وسلم)

نعلین بپائے حسین بر عرش بریں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نعلین سمیت عرش بریں پر تشریف لے گئے۔ اس کے چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

ا۔ جب سرور کونین و مکان صلے اللہ علیہ وسلم عرش بریں پر پہنچے تو جناب الٰہی سے خطاب آیا۔ کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آگے چلے آؤ تب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعلین مبارک اتارنی چاہی

Marfat.com

تو عرشِ مجید لرزہ میں آیا۔ اور آواز آئی کہ آپ بیٹھے میرے حبیب! اور نعلین مبارک پہنے ہوئے عرش پر قدم رکھئے تاکہ آپ کے قدم کی دولت سے میرا عرش قرار پائے۔ حضور علیہ السلام نے عرض کی یا الٰہی! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا تھا۔

فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ۔ پس آپ جوتے اتار دو اس

اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ لیے کہ تحقیق آپ اس مقدس

طُوًی۔ میں ہیں جس کا نام طویٰ ہے۔

جب تیرا عرش کوہ طور سے کئی درجے افضل ہے میں کس طرح بمع نعلین عرش پر چلا آؤں تب حکم ہوا کہ اے میرے حبیب حضرت موسیٰ کو نعلین اتارنے کا اس لیے حکم ہوا تھا۔ کہ طور سینا کی خاک اس کے قدموں میں لگے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کی شان بلند ہو۔ اور آپکو بمع نعلین عرش پر آنے کا حکم اس لیے ہوا ہے تاکہ آپ کی نعلین کی خاک عرش کو لگے اور عرش کی عظمت زیادہ ہو۔

(قصص الانبیاء ص ۲۸)

۲۔ امام الصوفیہ حضرت شیخ سعدی قدس سرہ نے فرمایا کہ ؎

؎ عرش است کمین پایہ ز ایوان محمد

ترجمہ:۔ عرش حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ایوان نبوت کا ایک ادنیٰ پایہ ہے۔

ف:۔ جس کے ایوان نبوت کا عرش ایک ادنیٰ پایہ ہو وہ اگر نعلین پاک سے اس پایہ کو مشرف فرمائیں تو کیا بعید ہے کسی شاعر نے کہا۔ ؎

نعلین پائے او در ابر عرش گو نگاہ کن

جاہل کہ در نیابد معنیٰ استوار را

ترجمہ: آپکی نعلین پاک عرش پر ہے اسے دیکھ لیکن جاہل استوار علی العرش

Marfat.com

کا معنیٰ سمجھ نہیں آیا۔

کسی اور دوسرے شاعر نے کہا۔

جب قریب عرش پہنچے شافع روز جزا
دل میں خیال آیا ہو نعلین پاؤں سے جدا
پھر ندا آئی بھلا کیا قصد ہے یہ آپ کا
کیوں جھجکتے ہو بمع نعلین آؤ مصطفٰے
عرض کی محبوب نے اے خالق جن و بشر
کیا سبب تھا طور پہ جب تو ہوا تھا جلوہ گر
حکم موسیٰ کو ہوا نعلین پا نہ طور پر
حکم مجھ کو یہ ہوا نعلین پا آؤ ادھر
پھر ندا آئی ذرا اس بات پر بھی غور ہو
تم کہاں موسیٰ کہاں وہ اور تھے تم اور ہو
تیرے صدقے عرش پیدا تم ہمارے نور ہو
بات تو یہ ہے کہ تم خود چراغ نور ہو

۳۔ نعلین بپا عرش پر جلوہ گر ہونے کی یہ روایت کہ آپ نے نعلین اتارنی چاہی اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نعلین نہ اتاریئے علماء سلف میں سے امام ابن ابی جمرہ اسکے قائل ہیں۔ (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلے اللہ علیہ وسلم)

دوسری روایت یہ ہے کہ آپ کو نعلین اتارنے کا حکم نہ ہوا۔ جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اتارنے کا حکم ہوا۔

جیسا کہ علامہ نبہانی رح کی رباعی ہے۔

Marfat.com

عَلٰی رُؤُسِ ھٰذَا لکَوْن نَعْلُ مُحَمَّدٍ
عَلَتْ فَجمِیْعُ الخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ
لَدَی الطُّوْرِ مُوسٰی نُوْدِیَ اِخْلَعْ وَاَحْمَدُ
عَلَی الْعَرْشِ لَمْ یُؤْذَنْ بِخَلْعِ نَعَالِہٖ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک کی شان ہے کہ جب آپ معراج پر گئے تو نعلین مبارک سب کائنات کے اوپر تھی۔ اور تمام مخلوق اس نعلین مبارک کے سایہ کے نیچے تھی۔ اور کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ندا ہوئی کہ آپ نعلین پاک اتار دیجئے اور حضرت احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عرش پر نعلین مبارک اتارنے کا اذن نہ ملا۔

قَالَ بَعْضُ اَکَابِرِ الصُّوْفِیَّۃِ مُجِیْبًا عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَاطَبَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَرِقَ لِعَظِیْمِ الْھَیْبَۃِ حَتّٰی تَنَازَلَ الْجُزْءُ الْبَشَرِیُّ مِنْ جَسَدِہِ الشَّرِیْفِ حَتّٰی صَارَ کَالنَّعْلَیْنِ فِیْ رِجْلَیْہِ فَھَمَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّخْلَعَھُمَا فَنَادَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا تَخْلَعْ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَذٰلِكَ لِاَنَّہٗ لَوْ خَلَعَھُمَا صَارَ نُوْرًا رُوْحَانِیًّا لَا یَنْزِلُ اِلَی الْاَرْضِ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَرَادَ نُزُوْلَہٗ لِیَدْعُوَ لِتَوْحِیْدِہٖ فَاِنَّھُمْ

Marfat.com

فَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْاَسْرَارِ الْخَفِيَّةِ الَّتِیْ مَا اطَّلَعَ عَلَيْهَا اِلَّا الْخَوَاصُ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلے اللہ علیہ وسلم ص ۲۱۴)

اس کا حاصل ترجمہ یہ ہے کہ بعض اکابر صوفیا رنے اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے (ان سے پوچھا گیا کہ اس مسئلہ کی تحقیق کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعلین مبارک اتارنی چاہی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نعلین کو نہ اتاریئے تو اس بزرگ نے اس روایت کی یہ تاویل بتائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے مخاطب فرمایا تو آپ کو عظمت ہیبت کی وجہ سے پسینہ آگیا حتیٰ کہ آپکی بشری جزر آپ کے جسم اقدس پر سے اتری یہاں تک کہ آپکے دونوں پاؤں میں نعلین کی طرح ہوگئی۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتارنے کا قصد فرمایا تو اللہ تعالےٰ نے آپکو فرمایا کہ آپ جوتا نہ اتاریئے اور یہ حکم **اس** لیے ہوا کہ اگر آپ اس کو اتار دیتے تو آپ محض روحانی نور رہ جاتے اور زمین پر نہ اترتے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ آپ زمین پر نازل ہوں تاکہ آپ خدا کی توحید کی دعوت دیں پس اے مخاطب اس مسئلہ کو سمجھ کیونکہ یہ ایک پوشیدہ بھید ہے جس پر سوائے خاص اولیار کے کسی کو اطلاع نہ ہوئی اللہ تعالیٰ ان تمام اولیاء سے راضی ہو۔

حضرت علامہ اسماعیل حقی حنفی قدس سرہٗ نے تفسیر روح البیان پ ۱۶ تحت آیت فاخلع نعلیک میں لکھتے ہیں کہ

وقیل للحبیب تقدم علیٰ بساط العرش

Marfat.com

بنعلیک لیتشرف العرش بغبار نعال
قدمیک و یصل نور العرش بغبار نعال
قدمیک و یصل نور العرش یا سید
الکونین الیک۔

محبوب علیہ السلام کو کہا گیا کہ آپ عرش کی بساط پر اپنے نعلین مبارک سمیت آئیے تاکہ عرش آپکے جوڑے مبارک کے غبار سے مشرف ہو کر عزت پائے اور بلاواسطہ عرش کا نور آپ تک پہنچ سکے۔

اس کے بعد یہی امام اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مقام محمدی مقام موسوی سے ازبس بلند ہے اسی لیے بادشاہوں کے دربار کے آداب کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اتارنے کا حکم ہوا۔ اس لیے کہ بادشاہوں کے دربار میں غلام پابرہنہ حاضر ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نعلین اتارنے کے بجائے عرش پر جوڑے سمیت تشریف لے گئے۔

بلال رضی اللہ عنہ بہشت میں جوڑے سمیت

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا بہشت میں جوتے سمیت موجود ہونا بتاتا ہے کہ غلام اگر بہشت کو جوتے سمیت جاسکتے ہیں تو آقا صلے اللہ علیہ وسلم بطریق اولیٰ جوڑے سمیت عرش معلّیٰ پہ جاسکتے ہیں، بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جوڑے کی تصریح عرش معلے پہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑے سمیت تشریف لے جانا بعید از قیاس نہیں۔

Marfat.com

اعلحضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ اور روایت نعلین بپا بر عرش کا انکار!

اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے نعلین مبارک سمیت عرش پہ جانے کا انکار نہیں فرمایا۔ بلکہ روایت کو بے سند بتایا ہے۔ روایت کو بے سند کہنا نفس مسئلہ سے کب انکار لازم آتا ہے۔ ہاں اگر کسی کے پاس صریح انکار یا اقرار کا حوالہ ہو تو فقیر کو بھیجئے تاکہ اسے اپنے رسالہ عرشیہ کی زینت بنایا جا سکے۔

ایک اور حوالہ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے صریح انکار واقرار کا مجھے علم نہیں البتہ آپکے معاصر محب بلکہ خوش عقیدت حضرت علامہ نور بخش توکلی قدس سرہٗ کی تائید سے پتہ چلتا ہے کہ اعلحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کا صریح انکار کہیں نہیں ورنہ مولانا توکلی رحمۃ اللہ علیہ اعلحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے خلاف کبھی نہ کرتے۔

عرش پر مع نعلین

حضرت مولانا نور بخش رحمہ اللہ نے لکھا کہ شب معراج جب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش پر تشریف لے گئے تو بقول صوفیہ کرام باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ نعلین سمیت عرش کو شرف بخشئے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

الطور موسیٰ	طور کے پاس موسیٰ علیہ السلام
نودی اخلع و احمد	کو آواز آئی کہ جوتا اتاریئے
علی العرش لم یوٴذن	اور حضرت احمد صلے اللہ علیہ
بخلع نعالہ	وسلم کو عرش پر جوتا اتارنے
	کی اجازت نہ ملی۔

(سیرت رسول عربی صلا۱۱ تاج کمپنی لاہور)

Marfat.com

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
۴۲-
حضور خورشید کیا چمکتے چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

حل لغات ضیاء۔ روشنی۔ جگمگاہٹ۔ نور۔ قندیل ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ جلا کر لٹکاتے ہیں۔ جھلملانا چراغ یا ستارے کا کم کم چمکنا۔ اپنا منہ دیکھنا۔ شرمندہ ہونا۔ کچھ نہ بن پڑنا۔

شرح عرش الٰہی پر نور کی جگمگاہٹ کچھ اتنا تیز روشن تھیں کہ تمام قندیلیں بیچاری کیا چمکتیں تمام روشنائیاں اپنا منہ تکتی رہ گئی۔

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
۴۳-
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

حل لغات سماں۔ زمانہ وقت موقعہ محل۔ لطف۔ اچھی فصل جوبن۔ پیک (فارسی) بفتح پار فارسی) ہرکارہ۔ قاصد حضرت جناب قبلہ حضور۔ کشادہ کھلا ہوا۔ کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب

شرح یہی سماں تھا کہ رحمت کا قاصد خبر لایا کہ حضرت تشریف لے چلئے آپ پردہ تمام راستے کھلے ہیں جو سید ناموسیٰ علیہ السلام نے ارنی (دیدار ہو مجھے) کی آرزو کی اللہ تعالےٰ نے لن ترانی

Marfat.com

فرماکر ان سے دیدار کی نفی فرمادی لیکن یہاں دیدار کے تمام راستے کھول دیئے۔

جب رفرف بھی بہت سے نورانی حجابات و مقامات طے کرا کے رخصت ہو گیا حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم دربارِ عالی میں تنہا جانے والے تھے بالآخر تمام حجابات اٹھ گئے اور آواز "ادن منی" سے نوازے گئے۔

فائدہ :۔ موسیٰ علیہ السلام کی آرزو کے بعد گویا اللہ نے فرمایا کہ ۔ہم تو دکھانے کو تیار ہیں مگر تمہاری آنکھوں میں وہ استعداد ہی نہیں کہ تم ہمیں بے حجاب دیکھ سکو۔ کیونکہ ہمیں بے حجاب دیکھنے اور عین ذات کا مشاہدہ کرنے کی طاقت وصلاحیت تو صرف ایک ہی آنکھ میں ہے اور وہ آنکھ ہے میرے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ نے ایک آسان سی تجلی فرمائی۔ اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس آسان سی تجلی کے بھی متحمل نہ ہو سکے۔

ع طور کا ڈھیر ہوا غش میں پڑے ہیں موسیٰ

لیکن محبوب رب العالمین نے حریم خلوت گاہ قدس میں پہنچ کر عین ذات کا مشاہدہ کیا۔ ؎

موسیٰ ز ہوش رفت بہ یک جلوہ صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی ؏

موسیٰ علیہ السلام ایک جلوہ صفاتی سے بیہوش ہو گئے آپ عین ذات کو دیکھتے رہے اور تبسم بھی فرماتے رہے۔

موسیٰ علیہ السلام کا گریہ

ہم ابتدار معراج میں لکھ آئے ہیں کہ جب حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے چھٹے آسمان کو شرف قدوم بخشا تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ آپ

Marfat.com

نے انکو سلام کہا اور مرحبا کہا۔ جب آپ ان سے آگے گذرے تو وہ رونے لگے۔ ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میرے بعد ایک نوجوان مبعوث ہوا اس کی امت میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہو گی۔

(ازالہ وہم)

اس سے بعض کوتاہ اندیشوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام حسد سے روئے یہ غلط ہے اس لیے کہ انبیاء علیہ السلام حسد کیا ہر عیب سے پاک ہیں بلکہ حضرت موسیٰ کا رونا اپنی امت کی کوتاہی پر غم اور افسوس کھانے سے تھا۔ اس لیے کہ پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت میں قیام قلیل ہے۔ مگر ان پر ایمان لانے والے اور پیروی کرنے والے اتنے ہوئے کہ انکا شمار کرنا ناممکن ہے۔ اور میرا قیام اپنی امت میں بہت زیادہ رہا لیکن میرے پیروکار بہت کم اور وہ بھی میرے بعد اکثر گمراہ ہو گئے اور آپکے پیروکاروں میں تا قیامت استقامت ہو گی علاوہ ازیں میری امت جنت میں داخل التعداد ہو گی اور آپکی امت جنت میں داخل ہو گی۔ جسکا شمار امکان سے باہر اسے غبطہ کہا جاتا ہے جو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کے لیے فرمایا۔ اور حسد حرام ہے لیکن غبطہ (رشک) جائز ہے۔

فائدہ:۔ موسیٰ علیہ السلام نے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو بوجہ کم سنی کے غلام کہا ہے اس لیے کہ اس وقت حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نوجوان تھے۔ اس کے متعلق مزید سوالات وجوابات فقیر نے معراج مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تفسیر فیوض الرحمٰن پ ۱۵ میں لکھ دیئے ہیں۔

حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج موسیٰ علیہ السلام سے جب میں گزرا تو مجھ سے، تمام انبیاء علیہم السلام کے

Marfat.com

سختی سے پیش آئے۔ لیکن جب واپس لوٹا۔ تو تمام انبیاء علیہم السلام سے بہت زیادہ خیر خواہ تھے۔ اے میرے امتیو موسیٰ علیہ السلام تمہارے لیے بہترین سفارشی ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام و امام غزالی رحمۃ اللہ کا دلچسپ مکالمہ

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں کہ منقول ہے کہ شب معراج کو جب آنحضرت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے استفسار فرمایا کہ عُلَماءُ اُمَّتِی کَاَنبِیَاءِ بَنِی اِسرَائِیل جو آپ نے کہا ہے کیسے صحیح ہو سکتا ہے حضرت حجتہ الاسلام امام غزالی حاضر ہوئے اور سلام باضافۂ الفاظ برکاتہ و مغفرتہ وغیرہ عرض کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ طوالت بزرگوں کے سامنے کرتے ہو۔ آپ (امام غزالی) نے عرض کیا آپ سے حق تعالیٰ نے صرف اس قدر پوچھا وَمَا تِلْکَ بِیَمِینِکَ یَا مُوسیٰ۔ تو آپ نے کیوں اتنا لمبا جواب دیا کہ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ۔ الآیتہ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادب یا غزالی۔ ادب کر دائے غزالی۔

(شمائم امدادیہ صد ۱۳۶ مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ۔)

صاحب نبراس شارح عقائد نسفیہ رحمتہ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب نبراس شرح عقائد نسفیہ میں فرماتے ہیں۔

امام قطب زمان ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے

Marfat.com

خواب میں دیکھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے سامنے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ فخر فرما رہے ہیں کہ کیا آپکی امتوں میں غزالی جیسا کوئی عالم ہے بعض لوگ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا انکار کرتے تھے تو حضور علیہ الصلوٰہ والسلام نے خواب میں انکو کوڑے لگائے جب وہ بیدار ہوئے تو کوڑوں کا اثر ان کے جسم پر تھا۔

(نبراس ص ۴۸۸)

امام غزالی اسی واقعہ کو امام راغب رحمتہ اللہ علیہ نے محاضرات میں سیدنا امام شاذلی صاحب "حزب البحر" رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح نقل فرمایا کہ۔

میں ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ میں سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ مسجد اقصیٰ کے باہر وسط حرم میں ایک تخت بچھایا گیا اور فوج در فوج مخلوق کا اژدہام ہونا شروع ہوا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کیسا اجتماع ہے؟ معلوم ہوا کہ تمام رسل وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور سید عالم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں منصور حلاج کی سوادبی کے بارے میں شفاعت کے لیے حاضر ہو رہے ہیں میں نے جو تخت دیکھا تو اس پر صرف حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رونق افروز ہیں اور تمام انبیاء علی نبینا علیہم السلام بیٹھے ہوئے ہیں میں وہاں ٹھہر گیا اور ان مقدس حضرات نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ حضور آپ نے فرمایا ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں تو آپ ان میں سے کوئی ایک عالم دکھائیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک سوال کیا۔ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کے دس جواب دیئے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جواب، سوال کے مطابق ہونا چاہیئے ایک

Marfat.com

ایک سوال کا ایک جواب دینا تھا۔ آپ نے دس جواب کیوں دیئے امام غزالی نے عرض کیا حضور (معاف فرمائیں) اللہ تعالیٰ نے آپ سے بھی ایک ہی سوال کیا تھا۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى ۔ اے موسیٰ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ آپ نے اس کے کئی جواب دیئے کہ یہ میری لکڑی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ میرے اور کام بھی اس سے سرانجام ہوتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوال کا ایک جواب کافی تھا۔ کہ یہ میری لکڑی ہے امام شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ منظر دیکھ کر حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تنہا تخت پر جلوہ افروز ہیں۔ اور تمام رسل وانبیاء بالخصوص حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام، نوح نجی اللہ علیہ السلام۔ عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام جیسے اولوالعزم انبیاء علیہم السلام سب حضور صلے اللہ علیہ السلام کے سامنے زمین پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ کتنی بڑی عظمت اور جلالت محمدی کا مظاہرہ ہے میں سوچ بچار میں لگا ہوا تھا اور اپنے دل میں (بحالت خواب) حضور علیہ السلام کی قدر و منزلت پر متعجب تھا کہ ناگہاں کسی نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری جس کی ضرب سے میں بیدار ہو گیا۔ میں نے جو اسے دیکھا تو وہ مسجد اقصیٰ کا منتظم تھا اور اس وقت مسجد اقصیٰ کی قندیلیں روشن کر رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کیا تعجب کرتا ہے؟ یہ سب حضور ہی کے نور سے پیدا ہوتے ہیں یہ سُن کر مجھ پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوئی تو اس وقت مجھے افاقہ ہوا۔ میں نے اس منتظم مسجد اقصیٰ کو تلاش کیا مگر آج تک اسے نہ پایا۔ (روح البیان جلد ۵ صـ۷۵)

سوال ۶۔ امام غزالی نے موسیٰ علیہ السلام کو (معاذ اللہ) لاجواب کر دیا۔ تو

Marfat.com

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شبہ محض اس لیے پیدا ہوا کہ مکالمہ کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی حیثیت ملحوظ نہ رہی۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت بحیثیت ممتحن تھے اور امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے امتحان دینے والے طالب علم کی حیثیت سے کھڑے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بطور امتحان سوال فرمایا اور امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کا صحیح جواب دے دیا۔

اگر کوئی طالب علم ممتحن کے سوال کا صحیح اور معقول جواب دے دے تو کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے ممتحن کو لاجواب کر دیا بلکہ اس طالب علم کو کامیاب کہا جائیگا۔ لہٰذا امام غزالی کے متعلق یہ کہنا غلط بلکہ قطعاً غلط ہوگا کہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لاجواب کر دیا۔ بلکہ یہی کہا جائے گا کہ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ بارگاہِ کلیمی میں امتحان دیکر خود کامیاب ہو گئے۔

سوال: واقعی قاعدہ بھی چاہتا ہے کہ سوال جواب کے مطابق ہو۔ اور ایک سوال کے متعدد جوابات بظاہر خلافِ اصول ہیں۔ ایسی صورت میں امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کے جوابات اور ساتھ ہی حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے جوابات محل نظر ہو جائیں گے۔

اس شبہ کے غلط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جواب کا سوال کے مطابق ہونا یقیناً ضروری ہے لیکن جوابات کا تعدد مطابقت کے خلاف نہیں البتہ یہ سوال ضرور ہو سکتا ہے کہ ایک سوال کے کئی جواب دینے میں کیا حکمت ہوگی؟ جس کے جواب میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کی حکمت کلام کو لمبا کرنا ہے تاکہ شرف مکالمہ زیادہ دیر تک حاصل ہوتا رہے۔ گویا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے موسیٰ علیہ

Marfat.com

السلام کو یہ جواب دیا کہ اے کلیم اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے آپکو مخاطب کرکے سوال کیا تھا۔ کہ اے موسیٰ تمہارے دہنے ہاتھ میں یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ نے اللہ تعالےٰ کے اس خطاب کو اپنے لیے باعث عزت وافتخار جانا اور یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کلام فرما کر مجھے اپنا کلیم بنایا۔ لہذا ایک سوال کے کئی جواب دیکر کلام کو لمبا کر دوں۔ تاکہ لذت مکالمہ دیر تک حاصل ہوتا رہے علیٰ ہذا القیاس اے کلیم الٰہی جب آپ نے مجھے مخاطب فرما کر سوال فرمایا۔ تو آپکے خطاب کو میں نے اپنے لیے باعث صد عزت وافتخار جانا اور یہ محسوس کیا کہ میں کیسا خوش نصیب ہوں کہ خدا کے کلیم سے ہم کلام ہو رہا ہوں آپ نے کلیم اللہ ہونے پر فخر کیا اور میں نے کلیم اللہ کے کلیم ہونے کو موجب شرف جانا اور لذت مکالمہ سے زیادہ دیر تک کیف اندوز ہونے کے لیے کلام کو لمبا کر دیا۔

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرور ممجد

نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

حل لغت

قریں قریب۔ پاس۔ ملا ہوا۔ ممجد بمعنی مجد بزرگی والے۔

شرح

اے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھیئے اور قریب ہو جائیے اے محبوب احمد صلے اللہ علیہ وسلم قریب آیئے اے سردار دوجہاں اور بزرگی کے نشان والے حبیب تشریف لایئے۔ میں قربان جاؤں یہ کیسی پیاری ندا تھی اور یہ کیسا محبوب سماں تھا۔ اور کیا

Marfat.com

ہی عجیب وغریب مزے تھے۔

فعند ذالک نادانی مناد بلغة ابی بکر ان ربک یصلی نبینا انا اتفکر فاقول هل سبقنی ابوبکر فاذالنداء من العلی الاعلی اذن یا خیرالبریه اذن یا محمد اذن یا احمد لیدنو الحبیب۔ (مواہب لدنیہ ج ۲ ص ۲۹)

ترجمہ:۔کسی آواز دینے والے نے ابو بکر کی زبان میں مجھے آواز دی۔ ٹھہریے آپکا رب صلوٰۃ فرما رہا ہے میں اسی خیال میں تھا کہ ابو بکر نے کیا مجھ پر سبقت کی کہ علو اعلیٰ سے ندا آئی اے خیر البریہ قریب آیئے، اے احمد اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم قریب آیئے۔ حبیب کو نزدیک آنا چاہیئے ؎

بڑھ اے محمد، قریں ہو احمد قریب آ سرور ممجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

پھر شاہد مستور ازل نے چہرہ سے پردہ اٹھایا اور خلوت گاہِ راز میں ناز ونیاز کے پیغام دیئے اور آپ قریب خاص سے فائز ہوئے جن کی لطافت ونزاکت بارِ الفاظ کی متحمل نہیں ہوسکتی۔

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ	میں نے اپنے رب تعالیٰ کو
اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَوَضَعَ	بہت اچھی صورت میں دیکھا
کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ	پھر اس نے میرے دونوں

Marfat.com

فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (مشکوٰۃ صـ۷۰)

کندھوں کے درمیان اپنے دست قدرت کو رکھا پس میں نے اس سے اپنے سینے میں ٹھنڈک محسوس کی اور جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

دیدار الٰہی

اس بارے میں صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین کا اختلاف ہے جمہور کا عقیدہ ہے کہ شب معراج دیدار الٰہی سر مبارک کی آنکھوں سے ہوا۔

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی آنکھ سے رؤیت الٰہی کی۔ (شفا شریف)

۲۔ ابن اسحاق ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف ایک شخص کو بھیجا کہ وہ آپ سے پوچھے کہ کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دیدار کیا۔ فرمایا ہاں! اور ان سے یہی زیادہ مشہور ہے کہ حضور نے اپنے رب کو اپنی آنکھ سے دیکھا۔ یہ ان سے متعدد طریقوں سے مروی ہے۔

۳۔ فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلعت سے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو رویت سے خاص فرمایا۔ ان کی دلیل یہ فرمان الٰہی ہے کہ۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝

(پ۲۷ ع ۵)

Marfat.com

ترجمہ:۔ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا تم نے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا۔

۴۔ عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے تھے کہ یقیناً حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ ابو عمر طلمنکی نے عکرمہ سے اسکو روایت کیا اور بعض متکلمین نے اس مذہب کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا ہے۔

۵۔ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

نقاش نے امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کا قائل ہوں کہ آپ نے اپنے رب کو اپنی آنکھ سے دیکھا۔ دیکھا۔ دیکھا یہاں تک ان کا سانس ختم ہوگیا یعنی امام احمد رحمۃ اللہ کا۔

۶۔ ابن عطار سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (پ ۳۰ ع ۶)

کیا ہم نے آپکا انشراح صدر نہ کیا۔)

کی تفسیر میں مروی ہے کہ حضور کا شرح صدر رویت الٰہی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شرح صدر کلام ہے۔

ابوالحسن علی بن اسمٰعیل اشعری رضی اللہ عنہ اور صحابہ کی ایک جماعت اس کی قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اپنے سر کی دونوں آنکھوں سے دیکھا۔ اور فرمایا ہر نشانی جو انبیاء سابقین علیہم السلام میں سے کسی نبی کو دی گئی بلاشبہ اس کی مثل ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اور ان میں رویت الٰہی

Marfat.com

سے فضیلت دیکر خاص کیا۔

۷۔ اور دی فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور اپنی رویت کو موسیٰ علیہ السلام اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مابین تقسیم فرمایا ہے پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ اپنے رب کو دیکھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو مرتبہ اپنے رب سے کلام فرمایا۔

۸۔ ابوالفتح رازی اور ابواللیث سمرقندی کعب احبار سے حکایت نقل کرتے ہیں۔ جو عبداللہ بن حرث سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس اور کعب رضی اللہ عنہما ایک دفعہ جمع ہوئے تب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ہم بنو ہاشم کہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ اپنے رب کا دیدار کیا۔ کعب نے تکبیر کہی یہاں تک کہ پہاڑوں نے اسکا جواب دیا۔ اور کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی رویت اور اپنے کلام کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین تقسیم کر دیا۔ پس موسیٰ علیہ السلام سے تو کلام کیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو آپکے قلب کیساتھ دیدار کرا دیا۔

۹۔ شریک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے آیۂ کریمہ کی تفسیر میں روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

Marfat.com

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی

۴۵۔

کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

حل لغات تبارک اللہ۔ برکت والا ہے اللہ تعالیٰ۔ زیبا۔ خوشنما آراستہ مناسب۔ بے نیازی بے پرواہی۔ لن ترانی۔ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکیگا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو تمنائے زیارت بے پردہ پر جواب دیا۔ ویسے عام طور پر شیخی اور بڑائی پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ تقاضا۔ طلب۔ مانگ تاکید۔ بار بار مانگنا۔ وصال ملاقات۔ ملنا۔ ملاپ۔ انتقال۔

شرح اللہ برکت والا کیا ہی تیری عجیب شان ہے تجھی کو ہی مناسب ہے بے نیازی کہیں تو (موسیٰ علیہ السلام) کے لیے لن ترانی کے جوش تھے اور کہیں حبیب پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وصال (ادنی منی یا حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تقاضے تھے۔ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے علو شان کا اظہار ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے لن ترانی فرما کر دیدار سے روک دیا لیکن یہاں یہ حال ہے کہ محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو بڑی شان وشوکت سے بلایا جا رہا ہے اور وصال کے لیے تقاضے ہی تقاضے۔

Marfat.com

کلیم و حبیب کا فرق

کلیم وہ ہے جو مولیٰ کی رضا کا طالب ہے اور حبیب کا مرتبہ یہ ہے کہ مولیٰ اس کی رضا چاہتا ہے

کلیم وہ ہے جو مولیٰ کی رضا کا طالب ہے اور حبیب کا مرتبہ یہ ہے کہ مولیٰ کی رضا چاہتا ہے کلیم وہ ہے جو خود چل کر طور پر آتا ہے اور رب سے مناجات کا شرف پاتا ہے اور حبیب وہ ہے۔

یَنَامُ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَیَاْتِیْ بِہٖ جِبْرَائِیْلُ جو بستر ناز پر جلوہ فرما ہوتا ہے اور رب العالمین کا پیامی جبرائیل قدمِ محبوب چوم کر عرض کرتا ہے اے محبوب! رب تعالیٰ آپکے دیدار کا مشتاق ہے۔ چلئے براق برق رفتار تیار ہے۔ ملائکہ ہیں اور نوریوں کا ہجوم ہے۔

> خرد سے کہدو کہ سر جھکا لے گماں سے گذرے گزرنوالے ہیں
> پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

حل لغات

خرد۔ عقل۔ دانائی۔ سمجھ بوجھ۔ یاں یہاں لالے پڑنا (ہندی) حسرت ہونا۔ تمنا ہونا۔ آس ٹوٹنا مصیبت میں پھنسنا۔ مشکل پڑنا۔

شرح

خرد سے کہو کہ وہ سر جھکالے سر تسلیم خم کر لے گزرنے والے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم وہم و گمان کی حدوں سے آگے گذر گئے تشریف لیگئے۔ یہاں تو جہت مصیبت میں پھنسی ہے وہ کیا

Marfat.com

اور کسے بتلائیے کہ وہ محبوب خدا سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کدھر گئے۔

سراغ این ومتیٰ کہاں تھا نشان کیف والیٰ کہاں تھا

۲۷۔

نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

حل لغات سراغ۔ کھوج۔ پتہ۔ نشان۔ اَینَ کہاں۔ مَتیٰ۔ کب۔ کیف کیسا۔ الیٰ تک۔ یہ تمام حروف اسمائے ظروف ہیں مکان ومسافت کی انتہا وغیرہ کے متعلق سوال وجواب کے لیے آتے ہیں۔ راہی۔ راہ گیر مسافر۔ ساتھی۔ ہمراہی۔ ہم سبق۔ مددگار۔ مرحلہ۔ منزل کی جگہ۔ درجہ۔ مرتبہ۔

شرح وہاں اینَ ومتیٰ (کہاں اور کب) کا نشان کہاں تھا وہاں کیف والیٰ (کیسے اور کہاں تک) کہاں۔ وہاں نہ کوئی راہی اور نہ کوئی ساتھی اور نہ ہی منزل کی کوئی علامت اور نہ ہی وہاں مراحل کا تصور اور گمان۔

امام احمد رضا اپنے شعر کے خود شارح اس شعر کی شرح امام اعلحضرت احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے قلم سے ملاحظہ ہو جو آپ نے حاشیہ تکمیل الایمان میں ایک سوال کے جواب میں لکھا کہ۔

۱۔ امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہٗ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

سریت من حرم لیلا الی حرم
کما سری البدر فی داج من الظلم
وسریت ترقی الی ان نلت منزلۃ
من قاب قوسین لم تدرک ولم ترم
خفضت کل مقام بالاضافۃ اذ
نودیت بالرفع مثل المفرد العلم
فحزت کل فخار غیر مشترک
وجزت کل مقام غیر مزدحم

یعنی حضور رات کے ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکہ معظمہ سے بیت الاقصیٰ کی طرف تشریف فرما ہوئے۔ جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چلے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کی منزل پر پہنچے۔ جو نہ کسی نے پائی نہ کسی کو ہمت ہوئی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نسبت سے تمام مقامات کو پست فرما دیا۔ جب حضور رفع کے لیے مفرد علم کی طرح ندا فرمائے گئے حضور نے سب ایسا فخر جمع فرمالیا جو قابل شرکت نہ تھا۔ اور حضور تمام مقام سے گذر گئے جس میں اوروں کا ہجوم نہ تھا یا یہ کہ حضور نے سب فخر بلا شرکت جمع فرمالیے اور حضور تمام مقامات سے بے مزاحم گزر گئے یعنی عالم امکان میں جتنے مقام ہیں حضور سب سے تنہا گزر گئے کہ دوسرے کو یہ امر نصیب نہ ہوا۔

۲۔ علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

ای انت دخلت الباب و قطعت الحجاب الی ان لم تترك غایۃ لساع الی السبق من کمال

Marfat.com

القرب المطلق الی جناب الحق ولا ترکت موضع رقی و صعود و قیام وقعود لطالب رفعة فی عالم الوجود بل تجاوزت ذلک مقام مقاب قوسین او ادنی فاوحی الیک ربک ما اوحی۔

یعنی حضور نے یہاں تک حجاب طے فرمائے کہ حضرت عزت کی جناب میں قرب مطلق کامل کے سبب کسی ایسے کے لیے جو سبقت کی طرف دوڑے کوئی نہایت نہ چھوڑی اور تمام عالم وجود میں کسی طالب بلندی کے لیے کوئی عروج و ترقی یا اٹھنے بیٹھنے کی باقی نہ رکھی۔ بلکہ حضور عالم مکان سے تجاوز فرماکر قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچے۔ تو حضور کے رب نے حضور کو وحی فرمائی۔ جو وحی فرمائی۔

۳- امام ہمام ابو عبداللہ شرف الدین محمد قدس سرہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں

وترقی بہ الیٰ قاب قوسین
وتلک السیادہ القعساء
رتب تقسط الامانی حسرے
دونھا ما وراھن وراء

حضور کو قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری لازوال ہے یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں ان سے تھک کر گر جاتی ہیں ان کے اس طرف کوئی مقام ہی نہیں۔

۴۔ امام ابن حجر مکی قدس سرہٗ الملکی اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں۔

قال بعض الائمہ والمعارج لیلۃ الاسریٰ عشرۃ

Marfat.com

سبعة فی السمٰوٰت والثامن الی سدرة المنتہی والتاسع الی المستوی والعاشر الی العرش الخ

بعض آئمہ نے فرمایا کہ شب اسرا دس معراجیں تھیں سات ساتوں آسمانوں میں اور آٹھویں سدرۃ المنتہٰی نویں مستویٰ دسویں عرش تک۔

۵۔ سیدی علامہ عارف باللہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہٗ القدسی نے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں اسے نقل فرماکر مقرر رکھا۔

حیث قال قال شہاب المکی فی شرح ہمزیۃ الابوصیری عن بعض الائمۃ ان المعاریج عشرۃ الی قولہ والعاشر الی العرش والرویۃ۔

معراجیں دس ہیں۔ دسویں عرش و دیدار تک

۶۔ شرح ہمزیہ امام مکی میں ہے۔

لما اعطی سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام الریح التی غدوھا شہر ورواحھا شہر اعطی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم البراق فحملہ من الفرش الی العرش فی لحظۃ واحدۃ واقل مسافتہ فی ذلک سبعۃ الاف سنۃ وما فوق العرش الی المستوی والرفرف لا یعلمہ الا اللہ تعالٰی۔

جب سلیمان علیہ السلام کو ہوا دی گئی کہ صبح شام ایک ایک مہینے کی راہ پر لے جاتی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو براق عطا ہوا کہ حضور کو فرش

Marfat.com

سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا اور اس میں ادنیٰ مسافت (یعنی آسمان ہفتم سے زمین تک) سات ہزار برس کی راہ ہے اور وہ جو فوق العرش سے ستوی ور فرف تک رہی . اسے تو خدا ہی جانے اسی میں ہے .

لما اعطی موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام الکلام اعطی نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلہ لیلۃ الاسراء وزیادۃ الدنو الرؤیتہ بعین البصر و شتان مابین جبل الطور الذی نوجی بہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام و ما فوق العرش الذی نوجی بہ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

جبکہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دولت کلام عطا ہوئی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ویسی ہی شب اسرائی اور زیارت قرب اور چشم سر سے دیدار الٰہی۔ اس کے علاوہ اور بھلا کہاں کوہ طور جس پر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مناجات ہوئی اور کہاں مافوق العرش جہاں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام ہوا۔

۷. اسی میں ہے

رقیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببدنہ یقظتہ لیلۃ الاسرا الی السماء ثم الی سدرۃ المنتہیٰ ثم الی المستوی ثم الی العرش والرفرف والرویتہ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم پاک کے ساتھ بیداری میں شب اسرا

Marfat.com

آسمانوں تک ترقی فرمائی۔ پھر سدرہ المنتہی پھر مقام مستوی پھر عرش و رفرف و دیدار تک۔

۸۔ علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ تعلیمات افضل القری میں فرماتے ہیں۔

الاسریٰ بہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یقظتہ بالجسد و الروح من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ثم عرج بہ الی السمٰوٰت العلی ثم الی سدرۃ المنتہیٰ ثم الی المستوی ثم الی العرش والرفرف

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی معراج بیداری میں بدن و روح کے ساتھ مسجد اقصیٰ تک ہوئی پھر آسمانوں پھر سدرۃ پھر مستوی پھر عرش و رفرف تک

۹۔ فتوحات احمدیہ شرح الہمزیہ للشیخ سلیمن الجمل میں ہے۔

رقیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلۃ الاسراء من بیت المقدس الی السمٰوٰت السبع الی حیث شاء اللہ تعالیٰ لکنہ لم یجاوز العرش علی الراجح۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی شب اسرا بیت المقدس سے ساتوں آسمان اور وہاں سے اس مقام تک ہے جہاں تک اللہ عزوجل نے چاہا۔ مگر راجح یہ ہے کہ عرش سے آگے تجاوز نہ فرمایا۔

۱۰۔ اسی میں ہے۔

Marfat.com

المعاریج لیلۃ الاسریٰ عشرۃ سبعۃ فی السمٰوٰت والثامن الی سدرۃ المنتہٰی والتاسع الی المستوی والعاشر الی العرش لکن لم یجاوز العرش کما ھو التحقیق عند اھل المعاریج

معراجیں شب اسرا دس ہوئیں۔ سات آسمانوں میں اور آٹھویں سدرہ نویں مستوی دسویں عرش تک مگر راویان معراج کے نزدیک۔ یہ ہے کہ عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمایا۔

۱۱۔ اسی میں ہے۔

بعد ان جاوز السماء السابعۃ رفعت لہ سدرۃ المنتہی ثم جاوزھا الی مستوی ثم زج بہ فی النور فخرق سبعین الف حجاب من نور مسیرۃ کل حجاب خمس مائۃ عام ثم دلی لہ رفرف اخضر فارتقی بہ حتی وصل العرش ولم یجاوزہ فکان من ربہ قاب قوسین او ادنیٰ۔

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آسمان ہفتم سے گزرے۔ سدرہ حضور کے سامنے بلند کی گئی۔ اس سے گزر کر مقام مستوی پر پہنچے پھر حضور عالم نور میں ڈالے گئے۔ وہاں ستر ہزار پردے نور کے طے فرمائے۔ ہر پردے کی مسافت پانسو برس کی راہ۔ پھر ایک سبز بچھونا حضور کے لیے لٹا یا گیا حضور اس پر ترقی فرما کر عرش تک پہنچے اور عرش سے ادھر گزر نہ فرمایا۔ وہاں

Marfat.com

اپنے رب سے قاب قوسین او ادنیٰ پایا۔

تحقیق رضوی شیخ سلیمان نے عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمانے کو ترجیح دی اور امام ابن حجر مکی وغیرہ کی عبارات ماضیہ و آتیہ وغیرہا میں فوق العرش ولامکان کی تصریح ہے لامکان یقیناً فوق العرش ہے اور حقیقتاً دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں۔ عرش تک منتہائے مکان ہے اس سے آگے لامکان ہے اور جسم نہ ہو گا۔ مگر مکان میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جسم مبارک سے منتہائے عرش تک تشریف لے گئے اور روح اقدس نے وراء الوراء تک ترقی فرمائی جسے ان کا رب جانے جو لے گیا۔ پھر وہ جانے جو تشریف لے گئے۔ اسی طرف کلام شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اشارہ عنقریب آتا ہے کہ ان پاؤں سے سیر کا منتہا عرش ہے۔ تو سیر قدم عرش پر ختم ہوئی نہ اس لیے کہ سیر اقدس میں معاذ اللہ کوئی کمی رہی۔ بلکہ اس لئے تمام اماکن کا احاطہ فرما لیا۔ اوپر کوئی مکان ہی نہیں۔ کہتے کہ قدم پاک وہاں نہ پہنچا اور سیر قلب انور کی انتہا قاب قوسین اگر وسوسہ گزرے کہ عرش سے وراکیا ہو گا۔ کہ حضور نے اس سے تجاوز فرمایا تو امام اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد سنئے۔ جسے امام عبدالوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں نقل فرماتے ہیں۔

لیس الرجل من یقیلہ العرش وما حواہ عن الافلاک والجنۃ والنار و ان الرجل من نفذ بصرہ الی خارج لھذا الوجود کلہ وھناک یعرف قدرہ ھوجلہ سبحنہ و تعالیٰ۔

مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے۔ افلاک وجنت

Marfat.com

ونا ریہی چیزیں محدود ومقید کرلیں۔ مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے۔ وہاں اسے موجد عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر کھلے گی۔ مزید تفصیل شرح حدائق جلد دوم میں ملاحظہ ہو۔

٤٨۔
اُدھر سے پیہم تقاضے آنا اِدھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال وہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت اُبھارتے تھے

حل لغات پیہم۔ لگاتار۔ برابر۔ متواتر۔ جلال بزرگی شان و شوکت رعب و دبدبہ۔ ہیبت۔ خوف۔ دہشت۔ رعب ابھارنا۔ سہارا دینا۔ اکسانا۔ اونچا کرنا۔

شرح ادھر (اللہ تعالیٰ کی جانب سے بار بار تقاضے تھے کہ آیئے حبیب (صلے اللہ علیہ وسلم) لیکن یہاں (حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے ازراہ ادب قدم بڑھانا مشکل محسوس ہو رہا تھا۔ کیونکہ جلال وہیبت حق کا سامنا تھا اور ساتھ ہی جمال و رحمت کے سہارے بھی تھے جس کی وجہ سے آگے بڑھنے کی امیدیں بڑھیں۔

Marfat.com

بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رکتے

۴۹

جو قرب انہیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

حل لغات جھجکنا۔ چونکنا۔ بھڑکنا۔ خوف کھانا۔ شرم یا خوف سے آنکھ بند کرنا۔

شرح حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے لیکن آنکھیں بند کر کے اور شرم و حیاء کا پیکر بنکر پھر حیاء سے بارگاہ حق میں کبھی جھکتے اور کبھی ادب سے رُک جاتے جو اس ذات کی روش اور طریقہ پر قرب تھا اس کے درمیان بھی لاکھوں منزلوں کے فاصلے تھے۔

پر اُن کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقۃً فعل تھا اُدھر کا

۵۰

تنزلوں میں ترقی افزا دنےٰ تدلّٰی کے سلسلے تھے

حل لغات تنزّل ۔ اترنا۔ گھٹاؤ۔ کمی (دنٰی ۔ تدلّٰی) آیت کا اقتباس ہے نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا۔

Marfat.com

شرح لیکن محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھنا تو صرف لفظاً تھا اور نہ حقیقتاً یہ فعل ادھر (اللہ تعالیٰ) کی جانب سے تھا یہاں (حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے تنزلوں میں بھی ترقی افزار منازل تھیں کیونکہ یہ دنیٰ فتدلیٰ کے سلسلے تھے یہاں کے تنزلات بھی ہزاروں ترقیات سے بلند و بالا ہیں۔

> ہوا یہ آخر کہ ایک بجرا تموّج بحر ہو میں اُبھرا ۵۱۔
> دنیٰ کی گودی میں اُن کو لیکر فنا کے لنگر اُٹھا دیئے تھے

حل لغات بجرا۔ انگ۔ ایک قسم کی بڑی خوشنما کشتی (بحری جہاز) تموج لہریں اٹھنا۔ جوش۔ ہُو۔ خدا تعالیٰ کا اسم ذات اصطلاح صوفیہ میں ہو سے مراد ذات بلا اعتبار صفات وظہور یعنی با حیثیت ظہور حق سبحانہ کا نام ہے جہاں کسی صفت وظہور کو دخل نہیں ہے یہ نقطہ ذات کا اسم ہے اس کے ذکر سے سالک کی صفات بشریہ فنا ہو جاتی ہیں اور جملہ اعتبارات غیریت زائل ہو جاتے ہیں اور بجز ہستی حق سبحانہ کے کچھ باقی نہیں رہتا اسی لیے یہ اسم جلالی ہے خواص اولیائے سالکین اسکا ذکر کرتے ہیں۔
دنیٰ مقام دنی فتدلیٰ کی طرف اشارہ ہے گودی کنار بغل۔ کولی لنگر اٹھانا کشتی یا جہاز کا چلنا لنگر جہاز یا قافلہ کا ٹھہرنا۔ ناؤ یا

Marfat.com

جہاز کے ٹھہرنے کا رسہ یا رسے میں بندھی ہوئی کوئی بھاری چیز۔

شرح اس کا سلسلہ تو آخر کیا پہنچتا بالآخر ایک بے مثال کشتی بحر ہو کی سوج میں ابھری جو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو دنی کی گود میں لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیئے۔

کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اتارا

-۵۲

بھرا جو مثل نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

حل لغات گھاٹ۔ دریا یا تالاب وغیرہ کا کنارہ۔ دریا سے پار۔ اترنے کا مقام۔ طرارا۔ چوکڑی۔ چھلانگ

شرح اس گھاٹ کا کنارہ کسے ملے کسی کو کیا معلوم کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کدھر سے گذرے اور اللہ نے آپکو کہاں اتارا۔ نگاہ نے جب نظارہ کے لیے اٹھی تو خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھوں سے چھپ گئے تھے۔

Marfat.com

اُٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
۵۲۔
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے

حل لغات قصر۔ محل وغیرہ۔ دنیٰ مقام دنیٰ۔ فتدلیٰ کی طرف اشارہ یعنی حق تعالیٰ کے قرب خاص کا مرتبہ دوئی دو سمجھنا۔ فرق جدائی۔ ارے حرف ندا۔ تعجب ظاہر کرنے کے لیے جیسے ارے کیا ہوا۔

شرح اٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے اس لیے کہ وہاں تو دوئی کی جگہ ہی نہیں تو پھر کوئی کیا خبر دے ہاں یہ بھی نہ کہہ کہ وہ نہ تھے۔ ارے اے (بندۂ خدا) وہ تھے یعنی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

فائدہ:۔ اس شعر میں دوئی کی نفی اللہ اور رسول (جل وجلالہ وصلے اللہ علیہ وسلم کے ماسوا کی نفی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کی ملاقات کے وقت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ یہ شعر ایک حدیث شریف کا ترجمہ ہے وہ حدیث شریف یہ ہے۔

لی مع اللہ وقت فیہ ملک مقرب ولانبی مرسل۔

ترجمہ:۔ میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے کہ اس میں نہ کسی

Marfat.com

ملک مقرب کو گنجائش ہے نہ کسی نبی مرسل کو۔

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا
۵۴۔
گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

حل لغات گرہ۔ گانٹھ۔ بندھن۔ جیب۔ گچھا۔ کلیوں کلی بن کھلا پھول غنچہ۔ تکمے۔ تکمہ کی جمع۔ گھنڈی۔ گریبان کا حلقہ۔

شرح وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ اب غنچہ و گل کا فرق بھی اٹھ گیا جیب میں باغ پھولے اور اس جیب کے تکمے بھی پھولوں کے تھے۔

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
۵۵۔
کمانیں حیرت سے سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

حل لغات محیط۔ گھیرنے والا۔ گھیرا۔ چکر مرکز کسی چیز کے کھڑا کرنے کی جگہ۔ بیچوں بیچ صدر مقام وہ آڑی لکیر جو کاف یا گاف پر کھینچی جاتی ہے۔ کیلی۔ دھری۔ اور اصطلاح میں دائرہ کے

Marfat.com

اندر وہ نقطہ جس سے محیط تک جتنے سیدھے خط کھینچے جائیں وہ سب باہم برابر ہوں۔ فاصل جدا کرنے والا۔ خطوط خط کی جمع لکیر جس میں طول ہو عرض اور عمق نہ ہو۔ جیسے واصل ملنے والا شامل ہونے والا۔ وصول ہونے والا کمانیں۔ کمان کی جمع وہ آلہ جس سے تیر چلاتے ہیں۔ دھنش۔ آسمان کے ایک برج کا نام۔ دائرہ کا کوئی حصہ۔ دائرے۔ دائرہ کی جمع حلقہ۔ کنڈل چکر حرفوں کی گولائی۔

شرح یہ شعر جیومیٹری سے متعلق ہے۔

م۔ مرکز ہے اور ب۔ ج محیط ہے۔۔۔ آ۔ د۔ ب۔ ج خطوط واصل۔ معراج کے بیان میں قرب کا ذکر کس خوبی سے جیومیٹری کی اصطلاحات اور وہ خاص کیفیت جسے لیمیٹنگ پوزیشن کہتے ہیں کا نقشہ کھینچتے ہیں بغیر ریاضی کے علم کے اس طرح کا بیان کسی علم کے ذریعہ ہو بھی نہیں سکتا تھا ان اشعار سے حضرت رضا کی تبحر علمی، ریاضی و سائنس میں ان کی مہارت اور ان کی شاعرانہ فنکاری کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

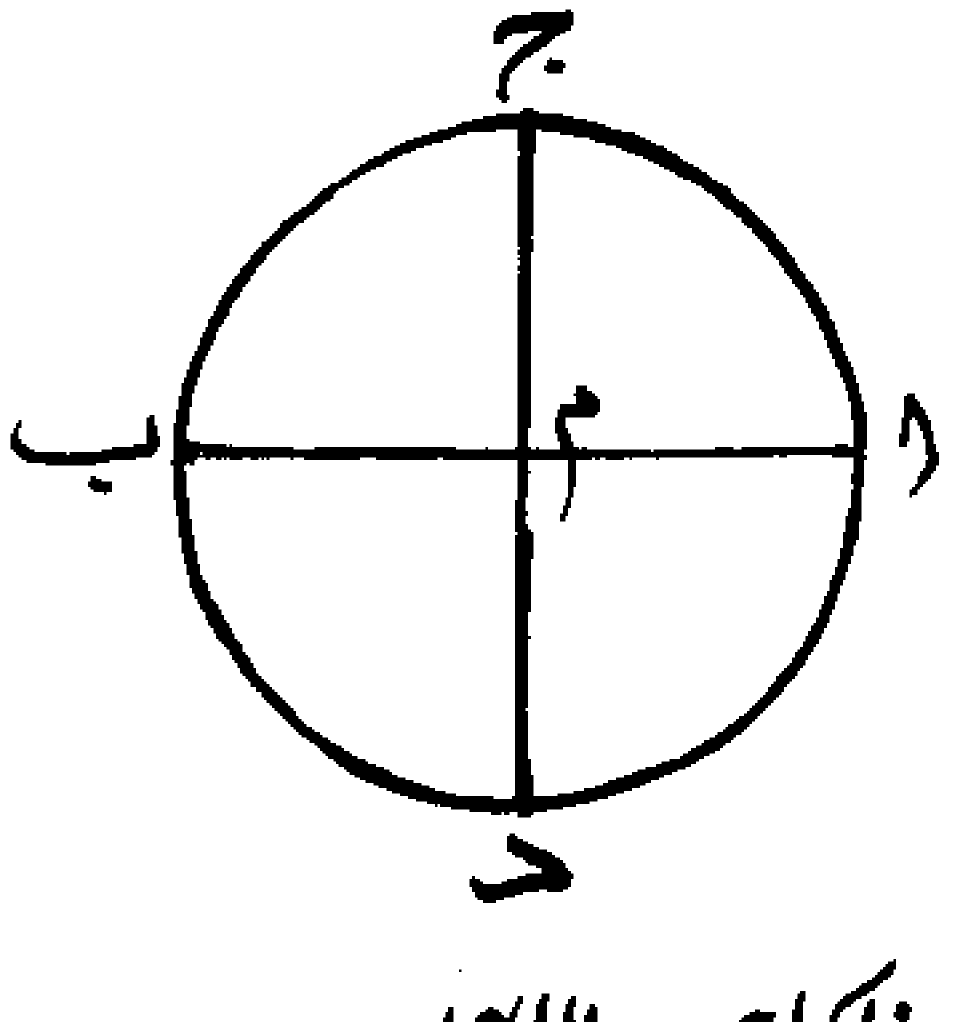

معارف رضا کراچی ۱۴۱۶ھ

Marfat.com

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے

۵۶۔
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

حل لغات حجاب۔ پردہ۔ وصل وصال فرقت جدائی۔ جنم۔ پیدا ہونا۔ عادت۔ بچھڑے۔ جدا ہونے والا۔

شرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے درمیان حجابات اٹھنے میں لاکھوں پردے تھے۔ اور ہر پردے میں لاکھوں جلوے تھے عجیب وغریب گھڑی تھی کہ اس وقت وصال و فراق جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے۔

لطیفہ:۔ اعلحضرت امام احمد رضا محدّث بریلوی قدس سرہ کے کلام سمجھنے کے لیے بھی علم وعقل اور عشق رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا ضروری ہے ورنہ قدم قدم پر ہزاروں ٹھوکریں کھانی پڑیں گی چونکہ میرا موضوع یہ نہیں کہ کس نے کہاں تک اور کیوں ٹھوکر کھائی۔ ایک نمونہ اس شعر کے ٹھوکر کھانے والے دیوبندی فضلار کا حال ملاحظہ ہو۔ دھماکہ نامی کتاب میں فضلائے دیوبند نے ؏

"جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے" خدا و مصطفٰے کو بنا دیا۔ (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔ حالانکہ اس سے مراد خدا و مصطفٰے نہیں بلکہ وصل و فرقت ہیں جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

اب مطلب یہ ہوا کہ عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے اس میں جب خدا و مصطفٰے (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر اقدس ہوا ہی نہیں۔ تو خدا تعالٰی کی طرف لفظ جنم کی نسبت اور خدا و مصطفٰے (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) کا گلے ملنا کہاں سے ثابت ہو گیا۔ یعنی امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے جو فرمایا ہے وہ فضلائے دیوبند نے سمجھا ہی نہیں۔ اور افترار کیا کہ اعلٰحضرت نے وہ کہا ۔ دیو بندیوں کیا اس بل بوتے پر اعلٰحضرت پر تنقید کرنے نکلے ہو پہلے کلام اعلٰحضرت سمجھنے کی لیاقت حاصل کرو۔ پھر ادھر کا رخ کرنا۔ خواہ مخواہ اپنی مٹی پلید کرا رہے ہو۔

تعجب ہے کہ یہاں تو دیوبندی بلا وجہ اعلٰحضرت کے مخالف ہیں لیکن بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کو کیا کہیئے وہ فرماتے ہیں گویا میں اللہ جل شانہٗ کی گود میں بیٹھا ہوا ہوں۔ (سوانح قاسمی ص ۱۳۲ جلد ۱)

اب ایسے کا کیا کیجئے جو اللہ تعالٰے کی گود میں جا بیٹھتے ہیں (قہر خداوندی)

فائدہ:۔ فضلائے دیوبند کے ایک فضلہ یعنی مصنف دھماکہ کو مصرعہ کے لفظ جنم کے بچھڑے اور گلے ملے تھے۔ پر اعتراض ہے اس نے جنم کو ہندو ازم کہا اور ساتھ ہی فرقہ مجسّمہ کا اعتقاد قرار دیا ہے۔ حالانکہ مؤلف دھماکہ کے اعتراض اور خود ساختہ تشریح کی بنیاد ہی غلط ہے۔ اگر مؤلف دھماکہ اعلٰحضرت علیہ الرحمتہ کے اشعار کو سمجھے بغیر تبصرہ کرتا ہے تو یہ اس کی جہالت وحماقت ہے اور وہ اگر اعلٰحضرت کے صحیح اشعار کو قصداً غلط مفہوم پہناتا ہے تو یہ اس کی بے ایمانی اور بد دیانتی ہے۔ زیر بحث شعر میں نہ رب العزت کی طرف لفظ جنم کی نسبت ہے نہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ خدا و مصطفٰے (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) کے گلے ملنے کا بیان ہے۔

Marfat.com

زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
۵۷۔
بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

حل لغات بھنور۔ گرداب۔ پانی کا گھم چکر حلقے حلقہ کی جمع گھیرا۔ کرٹا۔ گول کنڈ۔ تکیہ۔ تشنگی۔ پیاس۔

شرح زبانیں خشک ہو گئیں اور وہ خشکی کی موجیں دکھا رہی تھیں کہ خدا کرے کہیں سے رحمت کا پانی نصیب ہو پانی کے گرداب کو تو پیاس کا اتنا ضعف و کمزوری لاحق تھی کہ اس کی آنکھوں میں گھیرے پڑ گئے تھے۔

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
۵۸۔
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اسکی طرف گئے تھے

شرح اس شعر میں مصرعۂ اول صفات باریتعالیٰ پر مشتمل ہے اور ضمائر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہیں ۔اب شعر کا مطلب یہ ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ اول ہے اور وہی آخر ہے اور وہی باطن ہے اور وہی ظاہر ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تجلیات و جلوے ہیں اللہ کی ملاقات کے لیے تشریف

Marfat.com

لے گئے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے آئے یعنی آپ اس کا مظہر اتم ہیں شب معراج وہی جلوے اسی کی طرف گئے۔

یہ شعر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مظہر اتم ہونے اور دیدار باریتعالیٰ کے اثبات میں ہے ان دونوں کے اثبات میں فقیر اسی شرح حدائق کے مجلدات سابقہ میں بہت کچھ لکھ چکا ہے یہاں ایک لطیفہ لکھنے کو جی چاہتا ہے اعلیٰحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے کلام کو سمجھنا بھی ایک بہت بڑا کمال ہے چونکہ فقیر کا اسی شرح میں یہ موضوع نہیں کہ کلام الامام امام الکلام'' کا مقولہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے حدائق بخشش پر بطریق اتم صادق ہے لیکن افسوس کہ مخالفین بزعم خویش اس بے داغ کلام کے کیڑے نکالنے بیٹھے تو انکی اپنی گفتگو سے بدبودار کیڑے نکلتے۔

دیوبندی فرقہ کے ایک صاحب نے اسی شعر پر اعتراض اٹھایا کہ آپ خود ہی ذات اول تھے اور خود ہی آخر ہیں اور آپ ہی سے ملنے گئے تھے۔ (دھماکہ ص ۲۹)

اس سے یہ تاثر دینا چاہا کہ محدث بریلوی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عین خدا مانتے ہیں۔ (معاذ اللہ) اس سے یہ نہ سمجھا کہ سورج کو تھوکنے سے اپنا منہ گندا ہوتا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ اس کاروائی سے امام بریلوی قدس سرہٗ کی شان گھٹ جائیگی لیکن جونہی اسی کا مضمون منظر عام پر آیا تو اہل علم کو معلوم ہو گیا کہ معترض تو لَـمْ یَجْـهَلْ[1] (جاہل بلکہ احمق ہے) جیسے ضمائر کے متعلق راجح و مرجع تک کا علم نہ ہو وہ کلام الامام کو کیا جانے۔

---

[1] یہ فقیر اویسی غفرلہ کی مزاحیہ اصطلاح ہے اسی لئے اسکا ترجمہ آگے لکھ دیا ہے۔

Marfat.com

جاہل کی جہالت کا اظہار

مصنف دھماکہ اپنے جیسے جاہلوں سے داد حماقت وصول کرلی لیکن اسکی اپنی جماعت کے اہل علم نے اسے نفرین کے تحفے بھیجے اس لیے کہ اس نے جب اس شعر کے ضمائر کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف لوٹایا تو شعر کا معنیٰ بنا کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شب معراج اپنے آپکو ملنے گئے تھے۔ یہ مطلب جاہلانہ جاہلوں کو سجتا ہے۔ ورنہ معراج شریف کے مضامین میں دنیا بھر کے مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں سے کسی کا بھی یہ مذہب نہیں۔

کماں امکاں کے جھوٹے نقطو تم ۔ اول و آخر کے پھیر میں ہو
۵۹
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

حل لغات

نقطہ۔ صفر۔ چال رفتار۔ حرکت۔

شرح

یہ شعر جیومیٹری سے متعلق ہے۔ اس فن کے ماہر کو معلوم ہے کہ

خط، دائرہ اور دوسری شکلیں مثلاً پیرابولا۔ ہایربولا وغیرہ سب نقطے ہی کے راستے ہیں اور اسی سے بنتے ہیں ایک مختلف زاویوں سے راستہ طے کر کے مختلف شکلیں بناتا ہے نقطہ کے اس چال کو توکسی یعنی خط سفر کہتے ہیں۔ دائرہ بھی نقطہ ہی کے ایک مخصوص راستہ طے کرنے کی وجہ سے بنتا ہے

Marfat.com

اور جب دائرہ کھینچا ہوا ہو تو یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ نقطہ نے کس مقام سے چل کر سفر شروع کیا تھا۔ اور کون اس کا نقطہ اول ہے اور کون آخر اور یہ بھی نہیں بتایا جا سکتا کہ دائرہ کی تشکیل کے لیے یہ داہنے سمت سے چلا تھا یا بائیں سمت سے یعنی کلاک وائز یا اینٹی کلاک وائز اس شعر میں انہیں نکتوں کو پیش نظر رکھ کر معراج کا فلسفہ پیش کیا گیا ہے یہاں کمان امکان سے مراد دائرہ ہے

ادھر سے تھیں نذر شہ نمازیں اُدھر سے انعام خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پر نور میں پڑے تھے

حل لغات نذر۔ منت۔ صدقہ۔ نیاز تحفہ۔ خسروی۔ شاہی۔

شرح ادھر سے یعنی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے بارگاہ شہنشاہ میں نماز کے نذرانے ادھر سے یعنی اللہ کی طرف سے شاہانہ انعام اور اسلام و رحمت کے ہار گندھ کر حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے گلے اقدس میں ڈالے گئے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ حق میں یہ شعر اس مضمون کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جب

Marfat.com

حضور سرورِ عالم نورِ مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے معبودِ حقیقی روبرو عاجزانہ یہ نذرانہ پیش کیا۔

التحیاتُ لِلّٰہ والصلوٰتُ والطیبات۔

یعنی میری تمام مالی اور بدنی عبادتیں اے اللہ تیرے لیے بطور تحفہ حاضر ہیں ارشاد خداوندی ہوا۔ پیارے اسکے بدلے میں ہم سے یہ تحفہ قبول کیجئے۔

السلام علیک ایھا النبیُّ ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔

اے نبی ہر قسم کی سلامتی اور رحمت و برکت اپنے پروردگار کی جانب سے بطور تحفہ قبول فرمالیں۔

جب سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے باب رحمت کھلا ہوا دیکھا تو آپکو اپنی گنہگار امت یاد آگئی اور انعاماتِ خداوندی اور برکاتِ الٰہی میں اپنی امت کو شامل کرکے اللہ کے حضور میں یوں عرض کیا۔

السلام علینا وعلیٰ عباد اللّٰہ الصالحین

اے پروردگارِ عالم تیری تمام قسم کی سلامتی اور رحمتیں ہم سب پر اور تمام نیک بندوں پر ہو۔

فائدہ :۔ التحیات میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے تمام افراد کو بھی شامل رکھا۔

چنانچہ السلام علینا الخ میں اشارہ فرمایا کہ میری گنہگار اُمت بھی اس میں شامل رہے اور ان کے بعد تیرے نیک بندوں پر بھی تیرے انعامات کے دروازے کھلے رہیں۔

ملائکہ مقربین نے جب حضور علیہ السلام کا کرم کریمانہ دیکھا۔ کہ اس وقت

Marfat.com

بھی آپ نے اپنی گنہگار امت کو فراموش نہیں کیا۔ اور جو بات حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ سے کہہ رہے ہیں وہ مانی جارہی ہے تو توہر ایک کی زبان پر یہ جملہ جاری ہوا۔

(اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدً عبدہٗ ورسولہ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوا اے میرے محبوب! مانگ جو مانگتا ہے۔ آپ خاموش رہے تین مرتبہ اسی طرح حکم ہوتا رہا۔ بالآخر مجسم نبی محتشم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ بار الٰہ میری سب سے پہلی اور آخری خواہش یہی ہے کہ (اللّٰھُمَّ اغفرلی لامتی۔)

اے اللہ میری امت کو بخش دے۔

شاہ نے کی عرض امت گنہگار ہے بخش میرے مالک تو غفار ہے
تجھ کو آسان ہے سب کو دشوار ہے فکر روز جزا آج کی رات ہے

حضور نبی کریم رؤف الرحیم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی عاجزانہ التجا سن کر رحمت کردگار جوش میں آئی اور ارشاد ہوا۔ اے میرے پیارے حبیب لبیب آج ہم تیرے ساتھ تیری امت کی بخشش کے سلسلہ میں ایک معاہدہ کرتے ہیں۔

مُعاہدۂ عرش

۱۔ یہ کہ جو کوئی تیرا امتی میری اطاعت کریگا میں اسکو اس کی طاقت کے مطابق منظور کرلوں گا۔ میں اس کے گناہ نہ صرف بخش دوں گا بلکہ نیکیوں میں تبدیل کردوں گا۔

(۲) تیری گنہگار امت کی نیکیوں کو گناہوں کے مقابلہ میں زیادہ ترجیح دونگا۔

Marfat.com

۴۔ اگر تیرا امتی گناہ کر کے پشیمان ہوگا تو میں اسکے گناہوں کے دفتر پر قلم عفو پھیر دونگا۔

۵۔ تیرے گناہ گار امتیوں کے گناہ بخشنے کے لیے انہیں بیماری، درد، رنج مصیبت۔ کرب۔ پشیمانی دیگر ان کے گناہوں کا کفارہ کر دونگا۔

۶۔ میں تمہاری امت کو بعض دن، راتیں اور مہینے ایسے بزرگ و برتر عطا کرونگا کہ جو ان میں میری عبادت کریگا۔ اسے جنت الفردوس کا وارث بنا دونگا۔

۷۔ اے محبوب میں تمہارے ساتھ یہ معاہدہ کرتا ہوں کہ تمہارے امتیوں کا حساب اپنے کرم سے کرونگا۔ انکے گناہ اپنے فضل سے بخشونگا اور بہشت میں اپنی رحمت سے داخل کرونگا۔ اس کے جواب میں نور مجسم رحمت دو عالم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اور اپنی امت کی جانب سے ان الفاظ کے ساتھ معاہدہ پر دستخط فرمائے۔

(اِنَّ الصَّلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔)

ترجمہ: بیشک میری نماز۔ میری قربانی، میری زندگی، میری موت رب العالمین کے لیے ہے۔

امت کی شکایات

خاتون جنت حضرت فاطمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے معراج کے راز دریافت کیے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کریم نے میری امت کی بخشش کا وعدہ فرماتے ہوئے مجھ سے انکے بارے میں حسب ذیل شکایات بھی کیں۔

۱۔ یہ کہ میں نے تمہاری امت کو رزق دینے کی ضمانت دے رکھی ہے مگر

Marfat.com

وہ میری ضمانت پر اعتماد نہ کرتے ہوئے دوسروں سے طلب رزق کی خواہش کرتی ہے۔

۲۔ میں نے جنت آپکی امت کے لیے پیدا کی ہے مگر افسوس کہ یہ جنت میں آنے کی تدبیر نہیں کرتی۔

۳۔ دوزخ میں نے آپکے دشمنوں کے لیے بنایا ہے لیکن افسوس کہ آپ کی امت نافرمانی کرتی ہوئی اس کی طرف جارہی ہے۔

۴۔ افسوس ہے کہ آپکی امت خلوت میں گناہ کرتی ہے اور مجھ سے نہیں شرماتی اور جلوت میں لوگوں کے ڈر سے گناہ کرنے سے پرہیز کرتی ہے اور مجھ سے نہیں شرماتی۔

۵۔ میں ان سے کل کا عمل طلب نہیں کرتا اور یہ مجھ سے برسوں کا رزق طلب کرتے ہیں۔

۶۔ یہ کہ میں انکے نام کی روزی کسی اور کو نہیں دیتا مگر وہ میرے نام کی عبادت دوسروں کو دے دیتے ہیں۔

۷۔ یہ کہ عزت دینے والا میں ہوں مگر یہ دنیا داروں سے عزت کے طلب گار ہوتے ہیں۔

۸۔ یہ کہ نعمت میں دیتا ہوں اور شکر دوسروں کا ادا کرتے ہیں۔

۹۔ یہ کہ جب یہ میری نافرمانی کرتے ہیں اس وقت اگر میں انہیں تھوڑی سی بھی تکلیف دوں تاکہ یہ مجھے یاد کریں۔ تو یہ لوگ ہر وقت میرے شکوے اور گلے کرتے رہتے ہیں۔

۱۰۔ یہ کہ میری نعمتیں لیکر اپنی خواہش کے مطابق صرف کرتے ہیں لیکن مجھ سے غافل رہتے ہیں۔

Marfat.com

پیغامِ خداوند بہ بندگان خود

اللہ جلا شانہٗ نے اپنے نبی محترم حبیب مکرم کو فرمایا اے محبوب جو کرامات میں نے تجھے عطاء فرمائی ہیں وہ اور کسی نبی کو عطاء نہیں کیں اور رفعنالک ذکرک سے تیری شان کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اس انداز سے کہ جہاں میرا نام لیا جائیگا وہاں تیرا نام بھی لیا جائیگا کلمہ میں اذان میں تکبیر میں اطاعت میں غرضیکہ ہر مقام پر میں نے تیرے ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھ ملا دیا ہے جو شخص مجھ پر ایمان لائے اس کے لیے یہ شرط ہے کہ پہلے تجھ پر ایمان لائے ورنہ اس کا ایمان ہرگز قابل قبول نہیں ہوگا۔ بیشک تیری اطاعت میری اطاعت تیری پیروی میری پیروی تیرا بولنا میرا بولنا تیرا ہاتھ میرا ہاتھ تیری حرکت میری برکت تیری رضا۔ میری رضا تیرا ارادہ میرا ارادہ تیری خواہش میری خواہش ہے آج کی رات ہم نے تیری ہر وہ خواہش جو امت کے بارے میں تھی وہ قبول کرتے ہوئے تیری امت کو نوادرنجات اور رفعت درجات سے مشرف فرمادیا ہے (۱) اگر تم کسی سے اس لیے دوستی رکھتے ہو کہ اس نے تم پر احسانات کیے ہیں تو تمہیں چاہیے کہ دوستی صرف مجھ سے رکھو کیونکہ مجھ سے زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں۔

۲۔ یہ کہ اگر تم کسی سے اس لیے ڈرتے ہو کہ مبادا وہ تم سے کوئی انتقام لے تو اپنے دل میں صرف میرا خوف رکھو کہ مجھ سے بڑھ کر منتقم حقیقی اور کوئی نہیں مولانا ظفر علی فرماتے ہیں۔ ؎

نہ جا اسکے تحمل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈرا اسکی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

۳۔ یہ کہ اگر تم کسی سے محض اس لیے محبت کرتے ہو کہ وہ تمہاری حاجات برلائے گا تو تمہارے لیے ضروری ہے کہ مجھ سے رشتۂ محبت استوار رکھو کہ مجھ

Marfat.com

سے بڑا حاجت روا اور کوئی نہیں

۴۔ یہ کہ اگر تم کسی سے وفاداری کی وجہ سے جفا کاری سے باز رہتے ہو تو اس سلسلہ میں مجھ سے بڑھ کر کوئی اور ذات نہیں کیونکہ تم نے میرے ساتھ ہمیشہ جفا کاری کی لیکن میں تمہارے ساتھ وفاداری کرتا رہا۔

تم جفا کرتے رہے اور ہم وفا کرتے رہے
اپنے اپنے فرض کو دونوں ادا کرتے رہے

۵۔ یہ کہ اگر کسی کی اپنے مال و جان سے خدمت کرتے ہو تو اس کے لیے مجھ سے زیادہ حقدار اور کوئی نہیں کیونکہ تمہاری جان و مال میرا ہی مرہون منت ہے۔

ایک عجیب نکتہ جب سرکار کائنات مختار شش جہات صلی اللہ علیہ وسلم پچاس نمازوں کی فرضیت کا پروانہ لیکر واپس لوٹے اور موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عاصی۔ گنہگار اور ناتواں امت کی اس قدر مدد فرمائی کہ حضور علیہ السلام کو نو مرتبہ اللہ کے دربار میں گو ہر بار میں جاکر نمازوں میں تخفیف کرانا پڑی۔ حتیٰ کہ نمازیں کم ہو گئیں ثواب کم نہ ہوا۔ کام کم ہو گیا مزدوری کم نہ ہوئی۔ عمل کم ہو گیا اجر کم نہ ہوا اور اگر خدانخواستہ پچاس ہی رہتیں تو اس قدر مشکل در پیش آتی۔ کہ کوئی بھی اس سے عہدہ برانہ ہو سکتا۔ نمازوں میں تخفیف کرانے کا سہرا موسیٰ علیہ السلام کے سر ہے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بار بار اللہ کے دربار میں روانہ کیا اور اس ناتواں امت کی مدد فرمائی۔

اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اللہ کے برگزیدہ بندے اس دنیا سے

Marfat.com

وفات پا جانے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں اور جس کی چاہتے ہیں مدد کرتے ہیں جو شخص انبیاء کے وفات پا جانے کے بعد انکی مدد کا قائل نہ ہو اسے چاہیئے کہ وہ پانچ کی بجائے پچاس نمازیں پڑھا کریں۔ یا پھر حیات انبیاءؑ اور استمداد اولیاء کا قائل ہو۔

زباں کو انتظار گفتن تو گوش کو حسرت شنیدن

۱۷۔

یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سُنی تھی سن چکے تھے

حل لغات گفتن کہنا۔ بولنا۔ شنیدن ۱. لفتح شین اسے بالضم پڑھنا غلط ہے سننا سنی دراصل سُننی تھا۔ نون اول نون ثانی میں مدغم ہے۔

شرح زبان کو کہنے کا انتظار تھا تو کان کو سننے کی حسرت اور آرزو تھی۔ یہاں سے یعنی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو کہنا تھا عرض کر دیا۔ اور جو باتیں اللہ تعالےٰ سے آپ نے سنی تھیں وہ آپ سن چکے تھے

مذہب اہل تحقیق اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے محققین کے مذہب کی طرف اشارہ فرمایا وہ فرماتے ہیں کہ اس گفتگو خاص کا کسی کو علم نہیں کہ رموز و اسرار محب و محبوب کسی پر ظاہر نہیں کیئے جاتے اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا تو بیان فرماتا۔ یا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہاں ضعیف روایات میں جو کچھ آیا ہے انہیں اعتقادات سے کوئی تعلق نہیں فضائل سے ہے چنانچہ ان میں بعض اسرار و

Marfat.com

رموز فقیر عرض کریگا۔ اللہ نے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کے پردے میں اسے مخفی رکھا۔

میاں عاشق و معشوق رمز لیست
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

فیصلہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ | فاوحی الی عبدہ کی تفسیر میں ہے۔

قال جعفر الصادق رضی اللہ عنہ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی بلا واسطۃ فیما بینہ و بینہ سرا ای قلبہ۔ (روح البیان ص ۲۲۱ ج ۹)

ترجمہ:۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بلا واسطہ فرمائی۔ جو خفیہ طور آپ کے قلب پر واقع ہوئی۔

راز و نیاز کا افشاء | بعض مفسرین و محدثین نے اس بارہ میں چند روایات جمع کی ہیں تقریباً چالیس سے زائد امور فقیر نے معراجنامہ " (تصنیف) میں عرض کیے ہیں چند شعر لکھے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسے لفظ مَا سے تعبیر فرما کر اس حقیقت کو ظاہر فرما دیا۔ کہ وہ ایسی عظیم الشان وحی تھی جو تفصیل سے بے نیاز ہے اجمالی طور پر ہم اس مقام پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ دین و دنیا کی جسمانی و روحانی۔ ظاہری باطنی نعمتیں اور علوم و معارف جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی حکمت کے مطابق دے سکتا تھا وہ سب کچھ دیا۔ البتہ ہر نعمت اور ہر علم و حکمت کا ظہور اپنے اپنے وقت پر ہوا اور ہوتا رہے گا دیکھتے شفاعت

Marfat.com

بھی حضور علیہ السلام کو دی گئی اور اس میں آج تک کسی مسلمان نے اختلاف نہیں کیا لیکن دنیا جانتی ہے کہ اس کے ظہور کا وقت روز محشر ہوگا. معلوم ہوا کہ اگر کسی وقت کسی کا کمال ظاہر نہ ہو تو عدم ظہور سے عدم وجود لازم نہیں آتا۔ بقول امام قشیری مضمون وحی یہ تھا۔

خَصَصْتُكَ بِحَوْضِ الْكَوْثَرِ فَكُلُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَضْيَافُكَ بِالْمَاءِ وَلَهُمُ الْخَمْرُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ

میں نے تمہیں حوض کوثر کے ساتھ مخصوص فرمایا پس تمام بہشتی تمہارے مہمان ہیں ساتھ پانی کے اور ان کے واسطے شراب اور دودھ اور شہد ہے بعض لکھتے ہیں کہ یہ خطاب ہوا مجھے تمہاری امت کو دیکھنا منظور ہے۔ ورنہ قیامت کے روز ان سے حساب نہ لیتا اور بہشت میں بے حساب داخل کرتا. تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ اس طرف سے ارشاد ہوا۔

يَا مُحَمَّدُ اَنَا وَ اَنْتَ وَمَا سِوَىٰ ذٰلِكَ خَلَقْتُ لِاَجْلِكَ۔ اے محمد میں ہوں اور تو ہے اور جو اس کے سوا ہے میں نے تیرے لیے پیدا کیا ہے حضور نے عرض کی۔ يَا رَبِّ اَنْتَ وَ اَنَا وَمَا سِوىٰ ذٰلِكَ تَرَكْتُ لِاَجْلِكَ. اے رب تو ہے اور میں ہوں اور جو کچھ سوا اس کے ہے میں نے تیرے واسطے چھوڑ دیا۔

Marfat.com

وہ برجِ بطحا کا ماہ پارہ بہشت کی سیر کو سدھارا
۶۲۔
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

حل لغات

برج۔ گنبد۔ آسمانی دائرہ کا بارہواں حصہ۔ بطحا وادئ مکہ معظمہ کبھی اس سے مکہ معظمہ لیا جاتا ہے یہاں یہی مراد ہے۔ دراصل بطحا اس فراخ زمین کو کہتے ہیں جو سیلاب کی گذرگاہ ہو اور وہاں سنگریزے بھی بکثرت ہوں۔ مہ پارہ۔ چاند کا ٹکڑا نہایت حسین۔ سدھارا روانہ ہوا۔ اب بہشت کا ستارہ پوری تابانی پر تھا۔ اس لیے کہ اس پر چودھویں کے چاند محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم آ گئے۔

بہشت کی سیر شب معراج

روح البیان پ۱۵ میں ہے کہ بہشت ایک صاف میدان ہے اسکے مکانات بندوں کے اعمال سے تیار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث الغراس دلالت کرتی ہے یعنی اعمال سے باغات تیار ہوتے ہیں۔ بحکم خداوندی سیدنا جبرئیل علیہ السلام حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت کے دروازہ پر لے گئے بہشت کا دروازہ سونے کا تھا۔ اس دروازے کا طول اور عرض پانچ پانچ سو برس کی راہ تھا۔ اس دروازے میں چار سو میخیں جو کہ یاقوت، زمرد اور موتی سے مرصع تھیں اس دروازے پر چالیس ہزار کنگرے تھے۔ ہر کنگرے پر ایک فرشتہ مقرر تھا۔

Marfat.com

جس کے دونوں ہاتھوں پر دو طبق تھے ایک میں بہشتی لباس اور دوسرے میں نور بھرا ہوا تھا۔ بتایا گیا کہ یہ فرشتے حضرت آدم علیہ السلام سے آٹھ ہزار برس پہلے پیدا ہوئے۔ اور اس مقام پر انتظار میں ٹھہرائے گئے تاکہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کا اس دروازے سے گذر ہو تو یہ اس پر نثار کریں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا رضوان جنت نے الحمد اللہ کہہ کہا آپ کون ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں اور میرے ساتھ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ رضوان نے الحمد للہ کہہ کر دروازہ کھولدیا۔ آپ نے رضوان جنت کو سلام کہا اس نے سلام کا جواب دیکر کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپکو خوشخبری ہو کہ بہشت کا اکثر حصّہ آپ کے اور آپ کی امت کے لیے تیار ہے رضوان کے آٹھ خلیفے تھے۔ جو بہشت کے آٹھوں دروازوں پر مقرر تھے۔ ہر ایک فرشتے کے ماتحت سات لاکھ فرشتے تھے پھر رضوان آپ کے ساتھ ہو گیا۔ جنت الفردوس۔ جنات عدن، جنات النعیم۔ جنات الماوی میں باغات بکثرت تھے اور دار السلام۔ دار الخلد۔ دار القرار۔ دار الجلال میں مکانات بکثرت تھے۔

مکانات

پھر آپ نے بہشت کے مکانات مشاہدہ فرمائے۔ ان کی دیواروں کی اینٹیں سونے اور چاندی کی تھیں اور اسکا گارا مشک اور زعفران سے تھا۔ اس کی سڑکیں اور راستے زمرد یاقوت اور بلور سے بنے ہوئے ہیں۔ (ترمذی شریف ۲۷ مسند دارمی ص۳۸۱) ان کی صفائی ایسی جیسے شیشہ ہو کہ ظاہر اور اندر سے یکساں نظر آئے انکا عرض ستر ہزار برس کی راہ ہے۔ اور بلندی ان کی ستر ہزار برس کی راہ تھی۔ کنگرے ان کے موتی سفید کے اور بعض جوہر کے تھے جو سورج کی طرح اور

Marfat.com

ان میں بعض چاند کی طرح جگمگاتے تھے۔ (معارج)

نورانی مکان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب معراج کی رات آسمان پر گزرا وہاں نور کا شہر دیکھا۔ جس کی وسعت جہان دنیا سے ہزار گنا زیادہ ہے۔ اس کے لاکھ دروازے ہیں اور ہر دروازے کے سامنے خدا کی رحمت سے ایک باغ آراستہ ہے اور ہر باغ میں ایک بالا خانہ ہے اور ہر بالا خانہ میں نور کا ایک گھر ہے اور ہر گھر میں نور کے ستر مکان ہیں اور ہر مکان میں نور کا ایک کمرہ ہے اور ہر کمرہ میں نور کی عمارت ہے اور ہر عمارت میں چار سو دروازے ہیں۔ اور ہر دروازے میں دو کواڑ ہیں۔ ایک سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا اور ہر دروازے کے سامنے نور کا ایک تخت ہے۔ اور ہر تخت پر نور کا ایک فرش ہے اور ہر فرش پر ایک حور ہے اگر اس کی انگلی کا پورا ظاہر ہو جائے تو اس کی روشنی سورج اور چاند کو ماند کر دے میں نے (حضور علیہ الصلوٰۃ سے) پوچھا یہ کن لوگوں کے لیے ہے جواب ملا۔ جو دن رات میرا ذکر کرتے ہیں۔ اور میرے پاس ان کے لیے اور بھی بہت کچھ ہے اور میں بہت دینے والا ہوں۔ (درۃ الناصحین صد ۸۳)

حوریں

فرمایا کہ ہر مکان میں ستر ہزار حجرے تھے۔ اور ہر حجرہ میں سونے اور یاقوت اور موتی کے تخت بچھے ہوئے تھے۔ ان پر زالغبت کے سائبان تنے ہوئے تھے اور ان تختوں پر ستر ہزار ریشمی فرش تھے۔ اس پر ایک نہایت خوبصورت حور

Marfat.com

جو بہشتی لباس پہنے ہوئے عطر لگائے ہوئے جواہر سے جڑا ہوا تاج سر پر رکھے ہوئے خرم و خنداں بیٹھی ہوئی تھی۔ ہر ایک حور کی چالیس ہزار خوشبودار زلفیں تھیں اور ستر ہزار اقسام کے زیورات سے آراستہ اور ان زیوروں کی چھن چھن سے ستر ہزار طرح کی آواز سنائی دیتی تھی۔ وہاں بہ کثرت خیمے تھے جن میں حوریں یہ گانا گاتی تھیں

نَحْنُ النا عِمَاتُ فَلَا نَبُوسُ ابدًا ؟

نَحْنُ الشَّاهِدَاتُ فَلَا تملُّ ابدًا

ہم نعمت میں ہیں کبھی مفلس نہ ہوں گی

ہم خوش ہیں کبھی مغموم نہ ہوں گی

نَحْنُ الكَاسِئَاتُ فَلَا نَعْرٰى ابدًا

نَحْنُ الشَّابَاتُ فَلَا تَهْرَمُ ابدًا

ہم کپڑے پہنے ہوئے ہیں کبھی برہنہ نہ ہونگی

ہم جوان ہیں کبھی بوڑھی نہ ہوں گی

نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ اَبَدًا

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوتُ ابدًا

ہم راضی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی

ہم ہمیشہ ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی

طُوْبیٰ لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ

مبارک ہے اس کو جو ہمارے لیے ہے اور

ہم اسکے لیے ہیں۔

اور روایت کی گئی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معراج کی رات سفید موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک قبہ ملاحظہ فرمایا جس کا دروازہ اور تالا

Marfat.com

بھی سونے کا تھا۔ وہ قبہ اتنا بڑا تھا کہ اگر تمام جن وانس اس قبہ پر جمع ہو جائیں تو یہ اس طرح ہوں گے۔ جیسا کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک پرندہ ہو۔ آپ نے وہاں سے لوٹنے کا ارادہ فرمایا کہا گیا آپ اس قبہ کے اندر کیوں نہیں جاتے اور واپس کیوں ہو رہے ہیں؟ آپ نے کہا کہ اسکو تالا لگا ہوا ہے کہا گیا اسکی چابی آپ کے پاس ہے وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ پھر آپ نے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو فوراً تالا کھل گیا آپ نے وہاں چار نہروں کو کھلتے دیکھا ایک نہر تو ستھرے پانی کی کہ بدبودار نہ ہو جو کہ اللہ کے لفظ کی ھا سے نکلتی تھی۔ اور ایک نہر شراب کی تھی جس میں پینے والوں کے لیے لذت جو کہ الرحمٰن کی میم سے نکلتی ہے اور ایک نہر صاف اور ستھری شہد کی ہے۔ جو کہ الرحیم کی میم سے نکلتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص آپکی امت سے مجھ کو ان اسمار سے یاد کرتا ہے میں اسکو ان چار نہروں کے مشروبات پلاؤنگا۔ (مصباح الظلام ج ۱ ص ۳)

باغات

پھر نہروں کے کناروں پر خصوصًا اور دوسرے مقامات پر عمومًا باغات تھے جن میں درخت اتنے بڑے کہ ستر سال تک تیز رفتار سوار اس کے سایہ کو عبور نہ کر سکے گا۔ ان درختوں کی جڑیں سونے کی، ٹہنیاں یاقوت، لؤلؤ اور زبرجد کی تھیں، ان کے پتے سندس، حریر اور دیباج کے تھے ہر درخت پر ستر انواع کے میوے تھے جس وقت کوئی جنتی اس میوہ کو رغبت کی نگاہ سے دیکھے تو شاخ جھک کر سامنے آجائے اور اگر میوہ کھانے کی آرزو ہو تو فوراً میوہ ٹوٹ کر نورانی طبق میں دھرا ہوا سامنے آجائے۔ جتنا

Marfat.com

جی چاہے تناول کر کے باقی ماندہ درست اور سالم ہو کر اڑ کر اپنی جگہ پر چلا جائے۔

پرندے

ان درختوں پر خوشنما پرندے تھے جنت کے ہر نمونے ان میں موجود تھے ہزارہا انواع کے آواز سے گاتے ہوئے گزریں گے جب جنتی کہیں گے کہ اے پرندے! تیری آواز زیادہ دلکش ہے یا صورت؟ تو پرندہ کہے گا ان دونوں سے میرا گوشت زیادہ عمدہ ہے۔ اتنے میں اس پرندہ کا گوشت بریانی شدہ اسکے سامنے آجائیگا جتنا چاہے گا اس سے کھائے گا پھر وہ باقی ماندہ درست اور سالم پرندہ ہو کر اڑ کر چلا جائے گا۔ (معارج ۲ ص۱۸۶)

محبوب کی رضا

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب میں سب مکانات اور حوریں دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالایا۔ حق تعالےٰ نے فرمایا اے میرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے مکانات دیکھ کر راضی ہو گئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تیرا بندہ ہوں ناخوشی کی کیا مجال ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم ہے یہ سب نعمتیں میں نے تیرے دوستوں کے لیے پیدا کی ہیں اور تیرے دشمنوں پر حرام کی ہیں۔ اب جا کر دوزخ میں اپنے دشمنوں کے ٹھکانے ملاحظہ کرو۔

(ریاض الازہار ص۲۳۱)

Marfat.com

دوزخ کا دروازہ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب میں بہشت کی نعمتیں دیکھ چکا تو پھر دوزخ کی سختیاں دیکھنے کے لیے میں روانہ ہوا۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی ہمراہ ہو لیے تھے۔ جب دوزخ کے دروازہ پر پہنچے تو اس کا نام باب الامان تھا کہتے ہیں کہ تمام مکوّنات زمین و آسمان نے اللہ تعالیٰ سے امان طلب کی تو ان سب کو امان دینے کے لیے یہ دروازہ وجود میں آیا کہتے ہیں کہ یہ دروازہ بحکم خداوندی اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کے اشارہ سے کھل گیا تو دیکھا کہ دروازہ کا نور سے بنا ہوا ہے جس کی وسعت کا اندازہ عرش سے فرش تک پہنچا ہوا ہے۔

مالک خازن نار

ایک ہیبت ناک اور بارعب فرشتہ نظر آیا جس کے آگے سخت مزاج انیس فرشتے ماتحت کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں آگ کے گرز تھے۔ ان کے نتھنوں سے آگ کے شعلے بھڑکتے تھے۔ اور یہ تسبیح کہتے تھے۔ سُبحَانَ الّذِیْ لَا یَجُوْنُ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ مالک خازن نار ہے آپ نے اسکو سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا اور تعظیم کے لیے اٹھا اور خوشخبری سنائی جو کوئی آپ کی اتباع کریگا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے اور آپ کے نافرمانوں کے لیے یہ دوزخ تیار ہے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے استدعا کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کی سیر کرایئے۔ تب مالک نے

Marfat.com

عرض کی یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے قدموں کے نیچے نظر فرمایئے
آپ نے نظر فرمائی تو حجابات دور ہو گئے اور سب کچھ مکشوف ہوا پھر مالک نے ایک فرشتہ کو کہا جس کے نتھنوں سے آگ کے شعلے نکلتے تھے اور آگ کی چرخیاں ہاتھ میں لیے ہوئے گھما رہا تھا۔ ملے موحا ئیل ! جو چیز تیرے ہاتھ میں ہے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھا اور دوزخ کا سرپوش اٹھا لے فرمایا اسے دیکھا تو بہت ہی سیاہ نظر آئی فرشتے نے کہا جب دوزخ کو پہلے بنایا گیا تھا تو سرخ رنگ تھا۔ جب ہزار سال جلائی گئی تو اس کا رنگ سیاہ ہو گیا جیسا کہ اب دکھائی دے رہا ہے۔

عذاب کے اقسام

اس میں بہت اقسام کے عذاب اور انواع کی سزائیں ہیں۔ مثلاً ہاویہ کو دیکھا تو وہاں بدصورت اور سخت دل فرشتے اس قدر کثرت سے تھے کہ انکی گنتی خدا ہی جانتا ہے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کی مقراض تھی اور وہاں دو کنویں تھے ایک کا نام جب الحزن تھا۔ (غم کا کنواں) اور ایک کا نام طینتہ الخیال تھا (زہریلے کیچڑ کا کنواں) لوگوں کو ایک کنواں سے دوسرے کنواں میں ڈالا جا رہا تھا۔ وہ لوگ فریاد کرتے۔ مگر ان پر کوئی رحم نہ کرتا۔ اس کے بعد آگ کے صندوق نظر آئے جنکو تالے لگے ہوتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ ان میں بے شمار بچھو اور سانپ ہیں ان میں وہ لوگ بند ہیں جو کہ ظلم اور تکبر کرتے تھے اور سرکش تھے۔ اس کے بعد آگ کے جنگل مشاہدہ فرمائے کہ کہ اس میں آگ کے درخت تھے اور وہاں آگ کی چکیاں تھیں جن میں دوزخیوں کو پیسا جا رہا تھا۔

Marfat.com

دوزخ کے طبقے

دوزخ کے سات طبقے تھے اور ہر طبقے پر ایک داروغہ مقرر تھا مثلاً

۱۔ جہنم کے طبقہ پر صوحائیل داروغہ مقرر ہے۔

۲۔ سعیر پر طوفائیل۔

۳۔ حطمہ پر طرفائیل

۴۔ لظی پر شطائیل

۵۔ سقر پر وسطائیل۔

۶۔ جحیم پر طوفسطائیل

۷۔ ہاویہ پر طمطائیل خازن مقرر تھے ان سب میں سخت تر طبقہ ہاویہ ہے جو کہ سب سے نیچے ہے اور اسکو اسفل السافلین بھی کہتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے مالک سے پوچھا کہ یہ ساتواں طبقہ جسکا نام ہاویہ ہے کن لوگوں کے لیے ہے اس نے کہا کہ یہ طبقہ فرعون ہامان، نمرود اور اصحاب مائدہ اور منافقین کے لیے ہے۔ اس کے بعد چھٹے طبقہ کا حال دریافت کیا تو مالک نے کہا کہ اس میں وہ لوگ رہتے ہیں۔ جنہوں نے خدا کے ساتھ شرک کیا۔ بعد ازاں پانچویں طبقہ کی بابت پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں وہ یہودی لوگ رہتے ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی تھی۔ پھر دوسرے طبقہ کی بابت آپ نے پوچھا تو بتایا کہ اس میں وہ نصرانی رہتے ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی تھی۔

طبقہ جہنم کا حال

اس کے بعد آپ نے اوپر والے طبقہ کے بارہ میں سوال کیا جس کا نام

Marfat.com

جہنم ہے اور وہاں اگرچہ دوسرے طبقات کی بہ نسبت عذاب بہت کم تھا۔ لیکن اس میں ستر ہزار دریا آگ کے رواں تھے۔ اگر ذرہ برابر بھی ان کا شور دنیا میں سنائی دے تو کوئی جاندار زندہ نہ رہے اور اگر آسمان و زمین کے برابر کوئی چیز اس میں ڈال دیں پھر فرشتہ کو حکم ہو تو ہزار برس تک اسکو تلاش نہ کر سکے تب مالک نے شرم سے سر کو جھکا لیا اور آپکے سوال کا کچھ جواب نہ دیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مالک کو شرم حائل ہے کہ عرض نہیں کر سکتا اور کہتا ہے کہ مجھے معاف فرما دیئے۔ حضور الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مالک! شرم نہ کرو اور جو حال ہو تفصیل سے بیان کرو شاید آج کوئی بندوبست ہو سکے۔ تب مالک نے رو کر عرض کیا اے سید دو عالم اے فخر بنی آدم (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ جگہ آپ کی گناہ گار امت کے لیے ہے آپ انکو نصیحت فرمائیں کہ ایسے خطرناک طبقہ سے ڈریں۔ ورنہ قیامت کے دن مجھے عذاب خفیف کرنے کی کوئی طاقت نہ ہوگی اور میں اس دن گناہ گاروں پر رحم نہ کرونگا۔ نہ بوڑھوں کے سفید بالوں پر رحمت کرونگا۔ اور نہ نوجوانوں کے حالات پر شفقت کرونگا۔

شفاعت کی بشارت

اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مناجات کی اے خداوندا! میری امت کے لوگ نہایت ناتواں ہیں ان عذابوں کو برداشت نہیں کر سکیں گے۔ اے خداوندا تو غفور الرحیم ہے مجھے ان سب کا پیشوا بنا دیا ہے میری عزت کی لاج رکھ تب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا۔ اے میرے حبیب (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے نزدیک تیری عزت بہت ہے قیامت کے دن تیری شفاعت سے

Marfat.com

اتنے لوگوں کو بخش دونگا کہ تو خوش ہو جائے گا (معارج ج ۳ ص ـــــ)

بارگاہِ الٰہی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم

بہشت اور دوزخ کے عجائب اور غرائب مشاہدہ کرنے کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم، نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا۔

اَتَأْذَنَ لِیْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَی اللّٰہِ تعالیٰ قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ کیا تیری اجازت ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس واپس چلا جاؤں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی ہاں یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم القصہ آپ مکرر پھر بارگاہ الٰہی میں واپس ہو گئے تو خطاب آیا اے میرے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم یہ بتلایئے میرے بہشت کی نعمتیں اور دوزخ کی مصیبتیں دیکھ لی ہیں؟ آپ نے کہا ہاں اے خداوندا تیرے بہشت کی نعمتیں بے شمار ہیں اور دوزخ کے شدائد بھی گنتی سے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب واپس جاؤ اور دنیا میں لوگوں کو بہشت کی رغبت اور دوزخ سے نفرت دلاؤ۔ اور جب آپکو کوئی غم لاحق ہو تو آپ مجھے یاد کرنا کہ میں تیرے نزدیک ہوں۔ اور مظلوم کی آہ سے پرہیز کرنا کہ اس کی دعا جلد اثر کرتی ہے۔ دنیا کے مصائب و آلام پر صبر کرنا کہ دنیا بے وفا اور بے بقا ہے۔ اسکے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ الٰہی میں آداب بجا لا کر یہ دعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی

Marfat.com

نفسک؟ اس کے بعد آپ نے بارگاہ احدیت سے مراجعت فرمائی راستہ پر عرش مجید نے تہنیت کی رسم ادا کی پھر سدرۃ المنتہیٰ پر حضرت جبرئیل علیہ السلام ہمراہ ہوئے ملائکہ کروبیاں کی آفرین سنتے ہوئے چھٹے آسمان پر جلوہ گر ہوئے۔ (معارج النبوۃ ص۱۹۴ تا ص۱۹۲)

دوزخ کا داروغہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میرے سامنے پیش کی گئی اگرچہ وہ اس وقت ساتوں زمینوں کے نیچے ہے لیکن صورۃ مثالی میں میرے سامنے پیش ہوئی میں نے اس کے دروازے پر لکھا دیکھا۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ یعنی کافروں کی قیام گاہ جہنم میں نے دوزخ میں ایسا فرشتہ دیکھا کہ مجھے دیکھ کر نہ ہنسا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا کہ دوزخ کا داروغہ ہے اسے جب سے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا کبھی نہیں ہنسا اگر ہنستا تو آپکو دیکھ کر ہنستا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے فرمایا کہ اے خازن النار یہ ہیں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ انہیں سلام عرض کیجئے۔ اس نے مجھے اسلام علیکم کہہ کر مبارکباد پیش کی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے برگزیدہ اور معزز ترین رسول ہیں۔

(نکتہ) خازن نار سے السلام علیکم اس لیے کہلوایا گیا تاکہ آپکے دوزخ کے دہشت ناک منظر دور ہوں نیز اس طرف بھی اشارہ تھا کہ آپ پر ایمان لانے والے نیکبخت لوگ دوزخ سے نجات پالیں گے۔

دوزخ کا منظر حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے دوزخ کے مالک سے کہا کہ دوزخ کے مناظر دکھائیے چنانچہ میرے کہنے پر دوزخ کے اندرونی حصّہ کو مکمل طور پر کھولا گیا۔ تو اس سے اللہ تعالیٰ کے غضب و قہر کی جھلک دکھائی دی اگر دوزخ میں دنیا کے پتھر ڈالے جائیں تو وہ سب کو ایک سیکنڈ میں جلا کر راکھ بنا دے۔

(روح البیان پ۱۵)

Marfat.com

سرورِ مقدم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہِ عرب کی
۶۳۔ جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

حل لغات

بفتح المیم والدال قدم رکھنے کی جگہ کسی جگہ سے تشریف لانا۔ تابش۔ گرمی۔ چمک روشنی یہاں یہی مراد ہے جناں بکسر الجیم بہشت جھاڑ کانٹوں کے درخت بلور کے فانوس پہلا معنی مراد ہے۔ کنول ایک پھول کا نام سرخ کاغذ یا ابرق کا پھول جس میں موم بتی جلاتے ہیں۔ ایک شیشے کا ایک ظرف جس میں شمع جلاتے ہیں۔ یہاں پہلا معنیٰ مراد ہے۔

شرح

یہ تشریف آوری کے سرور و فرحت کی روشنی تھی کہ ماہ عرب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی تابشوں کی وجہ سے تمام جنتوں کے باغ کے کانٹے اب گلشن بنے ہوئے تھے اور یہاں کے تمام پھول کنول ہی کنول تھے۔

طرب کی نازش کہاں لچکتے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکتے
۶۴۔ یہ جوشِ ضدّین تھا کہ پودے کشاکشِ ارّہ کے تلے تھے

Marfat.com

حل لغات طرب خوشی۔ فرحت۔ نازش بے پروائی معشوق کا استغنا لچکئے لچکنا جھکنا۔ مڑنا۔ بل کھانا۔ ہلنا۔ کانپنا۔ قبول کرنا۔ ضدین ضد کا تثنیہ مخالف برعکس کشاکش کھینچا تانی دھکم دھکا۔ تکلیف۔ تکرار ہاتھا پائی۔ ارّہ تلے نیچے۔ ماتحت۔

شرح خوشی تو فخر و ناز سے چاہتی کہ وہ خوب جھومے لیکن ادب کا تقاضا تھا کہ خبردار معمولی سی حرکت بھی نہ ہو۔ ان دونوں ضدوں کا ایک عجیب جوش تھا کہ اس کشمکش میں پودے گویا ارّہ کے نیچے تھے۔

> خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے
>
> ۶۵۔
>
> ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلیے تھے

حل لغات چھاؤں سایہ۔ چھاں۔ پرچھاواں۔ روشنی تڑکے جمع تڑکا بہت سویرا۔ آلینا قریب پہنچ جانا۔ پکڑ لینا۔

شرح اللہ تعالیٰ کی قدرت پہ قربان کہ چاند حق یعنی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کروڑوں منزلیں طے کر کے واپس لوٹے تو ابھی نہ ستاروں نے سائے تبدیل کئے اور نہ ہی نور کے تڑکے قریب پہنچے یعنی اتنا دور دراز سفر اور پھر اللہ تعالےٰ کے حضور

Marfat.com

ہیں نا معلوم کتنا عرصہ گذرا اس کے باوجود حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا دور دراز سفر صرف ایک لمحہ میں طے فرمایا۔ چنانچہ آسمانوں سے پہلے آپ بیت المقدس میں تشریف لائے وہاں سے پھر مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ اپنے دولت کدہ پر تشریف لاتے جو کہ وہ بھی حرم شریف کے اندر کعبہ معظمہ کے حجر اسود کے قریب تھا یا پھر بی بی اُم ہانی کے گھر۔

معراج جسمانی اور ایک لمحہ کے متعلق عقلی دلیل

علم ہیئت کا مسلم قاعدہ ہے کہ سورج کے قرص کی دونوں طرفوں کے مابین کی عظمت و وسعت روئے زمین کے کرہ سے ایک سو ساٹھ سے کچھ اوپر زائد ہے۔ سورج کی ایک طرف سے دوسری طرف تک ثانیہ سے کم وقت میں پہنچ جاتی ہے۔ ثانیہ دقیقہ کے ساٹھوں اجزاء کو کہتے ہیں اور دقیقہ درجہ کے ساٹھوں اجزاء کے ایک جزء کا نام ہے اور درجہ ساعۃ کی پندرہ اجزاء سے ایک جز کو کہا جاتا ہے۔ جب یہ سرعت ایک جماد کے لیے ممکن ہے تو افضل الکائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے کیونکر ممکن نہ ہو حالانکہ سب کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ کائنات پہ قدرت رکھتا ہے اس معنے پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر میں یا اس سواری میں جو آپ کو عرش تک لے گئی قدرت پیدا فرما دی۔

پانی جاری تھا

حضرت شیخ الشہیر بآفتادہ آفندی قدس سرہ نے فرمایا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پہ تشریف لے گئے تو واپسی پر آپ کے کوزے سے پانی ویسے ہی بہ رہا تھا۔ جیسے آپ اسے چھوڑ گئے تھے۔ معراج کے اس واقعہ کا انکار مومن تو نہیں کر

Marfat.com

سکتا البتہ جو عقل کی قید میں گرفتار ہے اس کو مشکل نظر آئے گا لیکن محققین کے نزدیک کوئی مشکل نہیں اور نہ ہی انہوں نے انکار کیا اس لیے کہ شئے لطیف آن واحد میں جمیع عوالم میں سیر کر لیتی ہے مثلاً انسان میں عقل لطیف ہے وہ آن واحد میں مشرق و مغرب بلکہ جمیع عوالم میں دورہ کرتا ہے اور یہ بدیہی امر ہے۔ ادنٰے تمیز رکھنے والا بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا بلکہ بے عقل اور چھوٹے بچے تک اس کا اقرار رکھتے ہیں۔ اور حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم تو لطیف ترین ہیں ان کے لیے انکار کیوں؛

حضور پر نور امام الانبیاء والمرسلین شہ انس والجان، سیّاح عرش ولامکاں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلّم اپنی رفعتِ شان کا پھریرا اڑاتے اور گنہگار اُمّت کی بخشش کا پروانہ لہراتے ہوئے بڑی مدّت گزارنے کے بعد عالم لاہوت و ملکوت کی سیر سے فارغ ہو کر عالم ناسوت کی جانب جبریل کی معیت میں اس حال میں واپس لوٹے کہ بستر گرم تھا زنجیر در کو جنبش تھی۔ وضو کا پانی جاری تھا ؎

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
اک پل میں سر عرش گئے آئے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم)

ازالۂ وہم

کوتاہ نگاہیں اس میں جس قدر چاہیں تعجب کریں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ نگاہیں جو نور ایمان سے معمور ہیں اور جو قلوب قدرتِ خداوندی پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ اِنَّ اللہَ علٰے کُلِّ شَیئٍ قدیر۔ ان کے لیے یہ امر کوئی تعجب خیز نہیں۔

دلائل

(۱) پابندانِ گرفتار عقل کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری نگاہ ایک جنبش سیکنڈ کے ایک سو بیسویں حصہ میں

Marfat.com

آسمان تک پہنچ کر واپس آسکتی ہے. تو رسول برحق صلے اللہ علیہ وسلم کا عرشِ اعظم سے واپس لوٹ آنا بعید از قیاس کیسے ہوا. جب کہ ہمارے حضور ہماری نگاہ سے کروڑوں درجات سے بڑھ کر لطیف تر ہیں۔

۲۔ دورِ حاضر کی اختراعات مثلاً ٹیلی فون، برقی رو جو حکمت الہیہ کی بسیط و محیط قوتوں کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے سے نہ صرف چند منٹوں بلکہ سیکنڈوں میں سینکڑوں میل کا فاصلہ طے ہونا روز و شب کا معمول بن چکا ہے۔ اور یہ ایسا مشاہدہ ہے کہ کوئی عقل اس کا انکار نہیں کر سکتی.

اگر انسانی اختراعات میں ایسی قوتیں کارفرما ہو سکتی ہیں تو قادرِ مطلق خدائے قدوس سے ایسی قوتوں کا ظہور بدرجہ اولیٰ ممکن الوقوع ہوگا۔

۳۔ حقیقت یہ ہے کہ رحمتِ مجسّم نبی مکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم روح کائنات ہیں اور کوئی جسم رُوح کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ کائنات کے وجود کو پیدا کرنے سے پہلے خالق کائنات نے روح کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا فرمایا کیونکہ رُوح کا مرتبہ کے اعتبار سے جسم سے مقدم ہونا ضروری ہے. اسی لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ کہ تمام اشیاء سے قبل اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

اعلیٰحضرت مجددِ دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو!

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے!

جس طرح کسی جسم کا قیام روح کے بغیر محال ہے. اسی طرح کائنات

Marfat.com

کا قیام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر محال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب شب معراج روحِ کائنات عالمِ بالا کو چلی گئی تو جسدِ کائنات کی نبضیں رُک گئیں۔ اس کی مثال اس طرح سمجھیں کہ ایک کارخانہ معمول کے مطابق چل رہا تھا۔ تمام کل پُرزے اپنے اصول کے مطابق حرکت کر رہے تھے۔ اور ان کے حرکت کرنے سے تمام کام انجام پذیر ہو رہا تھا۔ اگر کپڑا بننے کا کارخانہ ہے تو مشین میں دھاگے کے مخصوص اجتماع سے کپڑا تیار ہو رہا تھا کہ اچانک برقی رو جو کارخانہ کے لیے بمنزلہ روح ہے۔ بند ہو گئی۔ تو سارا کارخانہ اُسی جگہ رُک جائے گا اور تمام

کُل پُرزے اپنے اپنے مقام پر ٹھہر جائیں گے۔ تاوقتیکہ برقی رو پھر سے آ جائے۔ اس وقت کارخانہ کا ہر پُرزہ پھر اسی جگہ سے حرکت کرنے لگ جائے گا۔ جہاں وہ آ کر رکا تھا۔

شب معراج بالکل یہی ماجرا ہوا۔ جب اللہ کریم نے روح کائنات حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دنیا سے بلا لیا آپ عالم بالا کو تشریف لے گئے تو ساری کائنات کی نبضیں رک گئیں۔

اس اعتبار سے سورج چاند ستارے سیارے سب کے سب اپنی حرکت ارادیہ سے رُک گئے اور اس وقت تک رُکے رہے جب تک کہ روح کائنات واپس نہ لوٹی۔ تو جسم کائنات متحرک ہوا اور جہاں اس کی حرکت رکی تھی وہاں سے حرکت کا آغاز ہوا۔ اسی لیے ہم کہا کرتے ہیں کہ ابھی بستر گرم تھا اور وضو کا پانی ابھی سے پھر آگے بڑھا۔

ثابت ہوا کہ ؎

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا وہ نہ ہوں عالم نہیں

Marfat.com

معراج سے واپسی

بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پہ جانے کا ذکر کہیں نہیں حالانکہ ان کا ذکر واپسی بھی قرآن مجید میں موجود ہے وہ ہے اسریٰ بعبدہٖ، بایں معنی کہ اسریٰ خود متعدی ہے باء اس کی متعدی پر داخل ہو کر بتا رہی ہے کہ خود اللہ تعالےٰ لے گیا اور خود اس نے واپس پہنچایا۔ علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قَالَ جَعْفَرُ ٱلصَّادِقُ رَضِيَ ٱللّٰهُ عَنْهُ ٱلنَّجْمُ هُوَ ٱلنَّبِيُّ صَلَّى ٱللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوِيُّهٗ نُزُوْلُهٗ مِنَ ٱلسَّمَآءِ لَيْلَةَ ٱلْمِعْرَاجِ وَجُوِّزَ عَلٰى هٰذَا اَنْ يُّرَادَ بِهُوِيِّهٖ صُعُوْدُهٗ وَعُرُوْجُهٗ عَلَيْهِ ٱلصَّلٰوةُ وَٱلسَّلَامُ اِلٰى مُنْقَطِعِ ٱلْاَيْنِ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نجم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام مراد ہیں اور ھَوٰی سے مراد معراج سے اترنا ہے اور اس سے یہ بھی جائز ہے کہ ھَوٰی سے مراد معراج پہ جانا ملحوظ ہو اور آپ کا اوپر چڑھنا اور لامکان تک معراج کرنا مراد ہے (روح المعانی پ ۲۷ ص ۳۸)

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے معراج پر آنے جانے کی قسم اٹھائی ہے۔ امام دمیری لکھتے ہیں کہ روایت ہے کہ معراج براق پہ ہوا۔ اور نزول بغیر براق کے ہوا۔ اس لیے کہ عروج میں آپ کا براق پر سوار ہو کر جانا۔ ایک شان ظاہر کرنے کے لیے تھا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے سواری کیا تھی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ نزول بھی براق پر ہوا۔ گرچہ حدیث شریف میں اس کا تذکرہ نہیں ہے۔ جس طرح قرآن مجید میں ہے۔

Marfat.com

وَ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ (پ ۱۴ ع ۱۷)

اور تمہارے لیے کُرتے بنائے جو تم کو گرمی اور سردی سے بچاتے ہیں۔
(یہاں نص میں گرمی کا ذکر ہے اور سردی کا ذکر نہیں مگر معنی میں مراد ہے۔ اس طرح یہاں حدیث شریف میں براق پر سوار ہو کر جانے کا بیان ہے اور واپسی میں براق پر سوار ہو کر آنا گو عنوان میں ملفوظ نہیں۔ مگر معنوں میں ملحوظ ہے) حیواۃ الحیوان ج ۲ ص ۳۰۶)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم بالا کی سیر سے جبریل کی معیت میں واپس آرہے تھے تو آسمانوں پر انبیاء علیہم التسلیمات اپنے اپنے مقامات پر کھڑے آپ کو الوداع کہہ رہے تھے اور صلوات وسلام پیش کرتے ہوئے حصول شرف معراج پر مبارک باد پیش کر رہے تھے واپسی پر حضور علیہ السلام کے ساتھ براق تھا یا نہیں۔ اس سلسلے میں تحقیق کرنے پر کوئی واضح بات اور امر محقق سامنے نہ آیا۔ البتہ بعض محققین کی عبارات سے جستہ جستہ تضاد مترشح ہوتا ہے۔ جو کہ میرے خیال میں اس مہتمم بالشان واقعہ کی روایت میں تقدم وتاخر کے نتیجے میں واقع ہوا ہے۔ چنانچہ محقق دمیری اپنی معتبر کتاب حیوات الحیوان میں اس جانب گئے ہیں کہ معراج میں جاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے براق کی سواری کا انتخاب اس لیے عمل میں لایا گیا کہ مہمان مہتمم بالشان کی عظمت کو چار چاند لگ جائیں اور واپسی پر بغیر براق کے آپ کو روانہ کیا گیا۔ تاکہ اس بات کا ثبوت مل جائے کہ اللہ تعالیٰ معراج میں بلانے کے لیے کسی سواری کا محتاج نہیں۔ اور اس کی قدرت کاملہ سے یہ امر بعید نہیں۔ کہ بغیر کسی ظاہری وسیلہ کے جب چاہے لے جائے اور جیسے چاہے واپس کر دے۔ حضرت حذیفہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں جس

Marfat.com

طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم براق پر تشریف لے گئے اسی طرح واپس آئے ہوں۔

قافلوں کی کہانی

مواہب لدنیہ مع زرقانی میں ہے کہ

وَقَدْ رَوَى الطَّبَرَانِيُّ	طبرانی اور ابن مردویہ نے
وَابْنُ مَرْدَوِيَةَ عَنْ أُمِّ	حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا
هَانِي قَالُوْا أَخْبِرْنَا عَنْ	سے روایت کیا کہ قریش مکہ نے
عِيْرِنَا، فَقَالَ أَتَيْتُ عَلَى	حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
عِيْرِ بَنِيْ فُلَانَ بِالرَّوْحَاءِ	(اگر آپ واقعی بیت المقدس سے
قَدْ ضَلُّوْا نَاقَةً لَهُمْ	ہو کر آئے ہیں تو) ہمارے قافلوں
فَانْطَلَقُوْا فِيْ طَلَبِهَا	کا حال بتائیے۔ حضور علیہ السلام
فَانْتَهَيْتُ إِلَى رِحَالِهِمْ	نے فرمایا ایک قافلہ جو بنی فلاں
فَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ أَحَدٌ	کا تھا (حضور علیہ السلام نے نام
وَإِذَا قَدَحُ مَاءٍ فَشَرِبْتُ	بتایا تھا۔ راوی کو نام یاد نہیں رہا)
مِنْهُ ثُمَّ انْتَهَيْتُ إِلَى عِيْرِ	اس پر مقام روحاء میں سے گزرا۔
بَنِيْ فُلَانَ فِيْهَا جَمَلٌ عَلَيْهِ	ان کی ایک اونٹنی گم ہوگئی تھی
غِرَارَتَانِ غِرَارَةٌ سَوْدَاءُ	وہ لوگ اس کی تلاش میں گئے
وَغِرَارَةٌ بَيْضَاءُ فَلَمَّا	ہوئے تھے میں ان کے پالانوں
حَاذَيْتُ الْعِيْرَ نَفَرَتْ	اور سامان کی طرف آیا، تو وہاں
وَصُرِعَ ذٰلِكَ الْبَعِيْرُ	کوئی نہ تھا۔ پانی کا ایک پیالہ وہاں
وَانْكَسَرَ ثُمَّ انْتَهَيْتُ	رکھا ہوا تھا۔ میں نے اُسے پی
إِلَى عِيْرِ بَنِيْ فُلَانٍ	لیا۔ پھر اس کے بعد میں دوسرے

Marfat.com

فِی التَّنْعِیْمِ یَقْدُمُهُمْ
جَمَلٌ اَوْرَاقُ عَلَیْهِ
مسحٌ اَسْوَد وغرارتان
سَوْدَا وَاتُ وَهَاهُوَ ذَه
تَطْلَعُ عَلَیْکُمْ مِنَ الثَّنِیَّةِ
فَاسْتَقْبَلُوا الْاَ مَلَ
فَقَالُوا هَلْ ضَلَّ لَکُمْ
بَعِیْرٌ قَالُوا نَعَمْ فَسَأَلُوا
الْعِیْرَ الْاٰخَرَ فَقَالُوا هَلْ
اِنْکَسَرَ لَکُمْ نَاقَةٌ حَمْرَاءُ
قَالُوا نَعَمْ. قَالُوا هَلْ
کَانَ عِنْدَکُمْ قَصْعَةٌ
مِنْ مَّاءٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا
وَاللّٰهِ وَضَعْتُهَا فَمَا
شَرِبَهَا اَحَدٌ مِّنَّا وَلَا
اُهْرِیْقَتْ فِی الْاَرْضِ
(زرقانی جلد ۶ ص ۱۲۲)

قافلہ تک پہنچا۔ جو بنی فلاں کا
تھا (حضور علیہ السلام نے نام بتایا
تھا راوی کو یاد نہیں رہا۔) اور یہ
قافلہ مقام ذی طوی میں تھا یا
مقام ذی مُر میں اونٹ تھا.
جس پر دو بوریاں لدی ہوئی تھیں
ایک سیاہ (دھاری دار) جب
میں قافلہ سے ہو کر گزرا تو قافلہ
میں سے ایک اونٹ بھاگا
وہ گر پڑا اور اس کا پاؤں ٹوٹ
گیا۔ پھر میں تمہارے تیسرے
قافلے تک پہنچا جو مقام تنعیم
میں ملا۔ اور وہ بنی فلاں کا تھا
اس قافلے کے آگے آگے ایک
بھورے رنگ کا اونٹ چل رہا
تھا۔ اس پر ایک سیاہ فام
حبشی سوار ہے۔ اور دو سیاہ
(دھاری دار بوریاں غلہ کی) اس پر لدی ہوئی ہیں اور وہ بالکل قریب
آگیا ہے (کدی کی پہاڑی سے) عنقریب طلوع شمس کے ساتھ چمکنے
والا ہے (بیضاوی کشاف مظہری وغیرہ) تفاسیر کے حوالہ سے گزر
چکا ہے۔ کہ قریش نے اسی قافلہ کے انتظار میں کچھ آدمی بٹھا دیئے

Marfat.com

تھے اور کچھ لوگ سورج کے انتظار میں مقرر کر دیئے گئے تھے۔ چنانچہ ایک طرف سے آواز آئی کہ سورج نکل آیا۔ فوراً دوسری طرف سے آواز آئی قافلہ آ گیا۔

جس قافلہ کا اونٹ گم ہو گیا تھا اس کا واقعہ جو ابن حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

قَدْ اَضَلُّوْا بَعِيْرًا لَّهُمْ قَدْ جَمَعَهٗ فُلَانٌ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا صَوْتُ مُحَمَّدٍ۔

قافلہ والوں کا جو اونٹ گم ہو گیا تھا۔ اُسے فلاں شخص پکڑ کر لایا تھا (حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اس آدمی کا نام بتایا تھا۔ راوی کو یاد نہیں رہا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان قافلہ والوں پر سلام کہا تو ان میں سے بعض نے کہا یہ محمد کی آواز ہے۔

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم)

قصّہ قافلہ کا خلاصہ

خلاصہ کلام یہ کہ یہ تین قافلے تھے۔ ایک کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ سورج طلوع ہوتے ہی آ جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (تفسیر مظہری پ ۱۵ ص ۶)

دوسرے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے مکہ میں داخل ہو گا۔ جب سورج غروب ہونے کا وقت قریب آیا اور وہ قافلہ نہ پہنچا تو اللہ تعالےٰ نے سورج کو روک لیا۔ یہاں تک کہ قافلہ مکّہ معظمہ میں پہنچ گیا۔ (مواہب اللدنیہ جلد ۲ ص ۹)

ہر قافلہ کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نشانیاں بتائی تھیں۔ جب وہ قافلے واپس آئے اور کفّار مکّہ نے ان سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے

Marfat.com

تصدیق کی۔ اور حضور علیہ السّلام کی بتائی ہوئی ایک ایک نشانی کو صحیح تسلیم کیا لیکن ایمان نہ لائے۔ اور معاذ اللہ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ کہہ کر اپنی شقاوتِ ازلیہ کا ثبوت دیا۔ (تفسیر مظہری وغیرہ)

نبیِ رحمت شفیعِ اُمّت رضاؔ پہ لِلّٰہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصّہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے ۶۶

حل لغات عنایت مہربانی۔ لطف فیض بخشش۔ دیا توجہ التفات۔ خلعت لباس جو انعام میں بادشہ وغیرہ دیں۔ بٹے تھے تقسیم ہوئے تھے۔

شرح اے نبی رحمت اے شفیع امت رضاؔ (امام اہلسنّت) پہ عنایت ہو۔ اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ نصیب ہو۔ جو وہاں رحمت خاص سے تقسیم ہوئے تھے۔

معراج پاک کا سب سے بڑا تحفہ نماز ہے ایمان و عقائد کے بعد تمام فرائض میں نماز کا درجہ سب سے اہم ہے۔ اس کی عظمت کا اندازہ اس امر سے کریں کہ پروردگارِ عالم نے جُملہ احکامات اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر عطا فرمائے لیکن نماز کو فرض کرنے کے لیے آپ کو عرش اعظم پر بُلایا گیا۔

اہلِ رموز نے معراجِ پاک کے اس تحفے کو اُمّت محمدیہ کے لیے ایک بہت

Marfat.com

بڑی نعمت قرار دیا ہے۔ جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج شریف میں دنا فتدلّٰی کے تحت قربت پر متمکن ہو کر جمالِ خداوندی کا مشاہدہ کیا۔ اور کلامِ خداوندی سے سرفرازی حاصل کی تو آپ کو اپنی امّت یاد آئی اور جی میں کہنے لگے کہ کاش میری امّت کو بھی معراج سے حصّہ نصیب ہوتا۔ ارشادِ خداوندی ہوا۔ اے پیارے حبیب علیہ السّلام جو باتیں میں آپ کے ساتھ لامکان میں کر رہا ہوں۔ انہیں میں نے نماز میں جمع کر دیا ہے آپ میری جانب سے اپنی اُمّت کے لیے یہ تحفہ لیتے جائیں جب وہ پانچ وقت نماز پڑھیں گے۔ تو ان کو بھی شرف معراج سے حصّہ نصیب ہو جائے گا۔ اسی لیے سرورِ کائنات مختارِ شش جہات حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الصّلوٰۃ معراجُ المومنین۔ نماز مومن کی معراج ہے۔

نماز چونکہ تحفۂ خداوندی ہے۔ جو پروردگار نے اپنی خاص رحمت سے امّتِ محمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔ اور یہ اصول ہے۔ کہ تحفے کو رد کرنا تحفہ دینے والی کی توہین ہے۔

۱۔ خدا کے دربار میں حاضری معراج کا نقشہ ہے۔

۲۔ نماز معراج شریف کے موقع پر فرض ہوئی۔

۳۔ التحیّات میں معراج کے انوار و تجلّیات پائے جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معراج تو یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرّف ہوئے اور بے حجاب خدا کا جمال دیکھا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اس دنیا کی حیاتِ ظاہری میں جسمانی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کسی کو نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ہماری معراج حضور نبی کریم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جانا ہے۔ اس طرح کہ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا قرب حاصل ہو جائے کہ ہم اسی دنیا میں بحالت بیداری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال مبارک اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

اس حکمت کے لیے تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کے الفاظ رکھے ہیں۔ نماز میں اپنے قصد و ارادہ سے غیر اللہ کو بلانا اور پکارنا نماز کے فساد کا موجب ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کے صیغہ سے پکارنا واجب ہے معلوم ہوا کہ مومن بحالت نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔ اب اگر وہ اپنی پاکیزگی طہارت اور محبت و اخلاص کو اس درجہ قوی کرے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کہتے وقت اس کی بصیرت نورِ جمالِ محمدی کو دیکھ سکے۔ تو بس یہی اس کی معراج ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنا اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہے اور حضور علیہ السلام کا دیکھنا ہے۔ اسی لیے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں۔

وَاَحْضِرْ فِیْ قَلْبِكَ	یعنی نماز پڑھتے ہوئے اپنے
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ	دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ الْكَرِیْم	کو حاضر کرو۔ اور اسی حال میں
وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ	اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا
اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ	النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ (احیاء العلوم جلد اول ۱۵۵)	وَبَرَكَاتُهٗ کہو۔

فائدہ التحیات میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر سمجھ کر السلام علیک ایہا النبیؐ الخ عرض کرے جن لوگوں

Marfat.com

نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ چونکہ معراج کی رات ایسے کہا گیا اسی لیے بطورِ حکایت کہنا ہوگا ان کا یہ قول غلط ہے۔ تفصیل و تحقیق کے لیے دیکھئے فقیر کی تصنیف "رفع الحجاب عن تشہد اہل الحق و اہل العرب"۔

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبولِ سرکار ہے تمنّا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے

حل لغات

ثنا تعریف وظیفہ روزمرہ پڑھنے کی دعا وہ چیز جو ہر روز کے واسطے مقرر ہو۔ ردی بفتح اول و کسر واو و تشدید یاء بمعنی سیراب و تازہ اور اصطلاح شعراء میں قافیہ کا حرف اصلی جس پر قافیہ کا دارومدار ہو۔ قافیہ ردیف سے پہلے کا لفظ یا حرف۔

شرح

میرا وظیفہ ہے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنا اور تمنا قلبی یہی ہے کہ خدا کرے اس سرکار دربار میں میری یہ کاوش قبول ہے۔ اس سے نہ تو مجھے کوئی شاعری کی ہوس ہے اور نہ ردی کی پرواہ اور نہ قافیہ کا خیال۔

اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے شاعروں کو درس دیا ہے کہ شعر گوئی اور نعت خوانی سے صرف اور صرف مقصد رضا جوئی خدا و مصطفیٰ (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو اور بس۔

اس سے وہ شعراء کرام اور نعت خوانان حضرات سوچیں کہ وہ یہ مقدس

Marfat.com

شعبہ کس ارادہ پر سنبھالے ہوئے ہیں اگر ناموری اور شہرت اور نام و نمود یا زورِ بیان مطلوب ہے تو پھر خدا حافظ۔ اگر رضائے خدا و مصطفےٰ جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مطمح نظر ہے تو مبارکباد۔

امام احمد رضا کی شاعری

اس شعر میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے حسبِ عادت انکسار و تواضع سے کام لیا ہے ورنہ آپ کی شاعری کو بڑے بڑے اونچے شعراء سلام کرتے ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر محمد اسحاق لکھتے ہیں کہ مولانا اپنی بے شمار دیگر خوبیوں کے علاوہ ایک باکمال شاعر بھی تھے۔ ان کے اردو فارسی کلام کو تو اس قدر شہرت حاصل ہے کہ اس کے حوالے اکثر شعری نگارشات اور دواوین میں پائے جاتے ہیں نعتیہ شاعری میں انہیں نمایاں مقام حاصل ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری میں ایک جذب اور کشش ہے۔ بحریں مترنم اور الفاظ فصیح ہیں مولانا کی اردو شاعری کو اکثر آئمہ فن نے سراہا ہے۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان کہتے ہیں۔ یہ غالباً واحد عالم دین ہیں جنہوں نے نظم و نثر دونوں میں بے شمار محاورات استعمال کئے ہیں۔ اور علمیت سے اردو شاعری میں چار چاند لگائے ہیں۔

(معارف رضا کراچی ۱۹۸۷ء)

۲۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان لکھتے ہیں

اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ اپنے دور کے بے مثل علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے فضل و کمالات، ذہانت و فطانت طباعی اور دراکی کے سامنے بڑے بڑے علماء فضلاء، یونیورسٹیوں کے اساتذہ، محققین اور مستشرقین نظروں میں نہیں جچتے۔ مختصر یہ ہے کہ وہ کون سا

Marfat.com

علم ہے جو انہیں نہیں آتا تھا؟ وہ کون سا فن ہے جس سے وہ واقف نہیں تھے۔ شعر و ادب میں بھی ان کا لوہا ماننا پڑتا ہے اور میرا تو ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ اگر صرف محاورات، مصطلحات، ضرب الامثال میں بھی اور بیان و بدیع کے متعلق تمام الفاظ ان کی جملہ تصانیف سے یکجا کر لیے جائیں تو ایک ضخیم لغت تیار ہو سکتی ہے۔ (معارف رضا ۱۹۸۳ء)

۳۔ ڈاکٹر سرور اکبر آبادی فرماتے ہیں کہ

جب ہم حضرت رضا کی جامع الصفات شخصیت پر غور کرتے ہیں تو آپ کی ذاتِ گرامی دیگر شعراء سے نہایت ممتاز و ممیز نظر آتی ہے (ایضاً)

نوٹ:۔ آپ کی شاعری پر مفصل رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ معارف رضا کراچی میں ان کی تفصیل معلوم کی جا سکتی ہے فصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

هذا آخر یا رقمہ قلم الفقیر القادری ابی الصالح

محمد فیض احمد اویسی غفرلہ بہاول پور پاکستان

۹ ربیع الآخر ۱۴۱۶ھ بروز سہ شنبہ قبل العصر

(الحمد للہ علیٰ ذلک)

Marfat.com

قصیدہ معراجیہ

نمبر شمار	فہرست اشعار	[illegible]
1	وہ سرور کشور رسالت	32
2	بہار ہے شادیاں مبارک	36
3	وہاں فلک پر یہاں زمیں میں	40
4	یہ چھوٹ پڑتی تھی ان کے رخ کی	41
5	نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ	43
6	نظر میں دولہا کے پیارے جلوے	57
7	خوشی کے بادل امنڈ کے آئے	65
8	یہ جھوما میزاب زر کا جھومر	66
9	دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے	66
10	پہاڑیوں کا وہ حسن تزئین	67
11	نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس	68
12	پرانا پر داغ ملگجا تھا	69
13	غبار بن کر نثار جائیں	69
14	خدا ہی دے صبر جان پر غم	70
15	اتار کر ان کے رخ کا صدقہ	73
16	وہی تو اب تک چھلک رہا ہے	74
17	بچا جو تلووں کا ان کے دھوون	75
18	خبر یہ تحویل مہر کی تھی	77
19	تجلی حق کا سہرا سر پر	77
20	جو ہم بھی واں ہوتے خاک گلشن	78
21	ابھی نہ آئے تھے پشت زیں تک	79

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست اشعار	صفحہ
22	عجب نہ تھا رخش کا چمکنا	81
23	ہجوم امید ہے گھٹاؤ	83
24	اٹھی جو گرد رہ منور	83
25	ستم کیا کیسی مت کٹی تھی	84
26	براق کے نقش سم کے صدقے	85
27	نماز اقصی میں تھا یہی سر	89
28	یہ ان کی آمد کا دبدبہ تھا	97
29	نقاب الٹے وہ مہر انور	100
30	یہ جوشش نور کا اثر تھا	103
31	بڑھا یہ لہرا کے بحر وحدت	110
32	وہ ظل رحمت وہ رخ کے جلوے	114
33	چلا وہ سرو چماں خراماں	120
34	جھلک سی اک قدسیوں پر آئی	123
35	تھکے تھے روح الامیں کے بازو	123
36	روش کی گرمی کو جس نے سوچا	130
37	جلو میں جو مرغ عقل اڑے تھے	130
38	قوی تھے مرغان وہم کے پر	136
39	سنا یہ اتنے میں عرش حق نے	136
40	یہ سن کے **بیخود** پکار اٹھا	140
41	جھکا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ	142
42	ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں	149
43	یہی سماں تھا کہ پیک رحمت	149
44	بڑھ اے محمد قریں ہو احمد	156
45	تبارک اللہ شان تیری	161

Marfat.com

نمبر شمار	فہرستِ اشعار	صفحہ
46	خرد سے کہدو کہ سر جھکا لے	162
47	سراغ این و متی کہاں تھا	163
48	ادھر سے پیہم تقاضے آنا	171
49	بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے	172
50	پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا	172
51	ہوا یہ آخر کہ ایک بجرا	173
52	کسے ملے گھاٹ کا کنارا	174
53	اٹھے جو قصر دنی کے پردے	175
54	وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا	176
55	محیط و مرکز میں فرق مشکل	176
56	حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے	178
57	زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں	180
58	وہی ہے اول وہی ہے آخر	180
59	کمان امکاں کے جھوٹے نقطو	182
60	ادھر سے تھیں نظر شہ نمازیں	183
61	زبان کو انتظار گفتن	190
62	وہ برج بطحا کا ماہ پارا	193
63	سرور مقدم کی روشنی تھی	205
64	طرب کی نازش کے ہاں لچکیے	205
65	خدا کی قدرت کہ چاند حق کے	206
66	نبی رحمت شفیع امت	216
67	ثنائے سرکار ہے وظیفہ	219

Marfat.com

Marfat.com

بزرگان دین کے حالات و واقعات

پر مشتمل ایک ممتاز اور مستند تذکرہ

اخبار الاخیار

(مصنف: شیخ عبد الحق محدث دہلوی)

کا اردو ترجمہ جلد شائع ہونے والا ہے ان شاء اللہ

Marfat.com

بزرگانِ دین کے حالات و واقعات

پر مشتمل با مستند اور مشہور تذکرہ

اخبار الاخیار

(مصنف: شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

کا اردو ترجمہ جلد شائع ہونے والا ہے۔ ان شاء اللہ

Marfat.com